کلکتہ • جمعہ، ۱۵/ اگست ۲۰۲۵ء • بمطابق ۲۰ رصفر المظفر ۱۴۴۷ھ •
Friday, 15th August 2025 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ●
Pages-20 ● 220:شمارہ ● 12:جلد ● KOLKATA ●
E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com,
Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna

Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney

अवामी न्यूज़

روزنامہ
# عوامی نیوز

₹5/- only

کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com

بے باک صحافت کا علمبردار

Aawami news
Kolkata
Friday, 15th August 2025
Also published from Ranchi & Patna

یوم آزادی مبارک

روزنامہ
عوامی نیوز
کولکاتا
جمعہ،۱۵/اگست ۲۰۲۵ء



## آوارہ کتوں پر سپریم کورٹ میں گرما گرم بحث، تین رکنی بینچ نے فیصلہ محفوظ کرلیا

نئی دہلی، 14 اگست (یو این آئی) قومی خطہ راجدھانی دہلی (این سی آر) میں آوارہ کتوں کو پکڑنے اور انہیں پناہ گاہوں میں بھیجنے سے متعلق عدالت عظمیٰ کے 11 اگست کے حکم پر روک لگانے کی درخواستوں پر جمعرات کو ایک بار پھر گرما گرم بحث ہوئی اور متعلقہ فریقین کے دلائل سننے کے بعد سہ رکنی بینچ نے فیصلہ محفوظ رکھ لیا ہے۔ چیف جسٹس بی آر گوئی نے دو رکنی بنچ کے 11 اگست کے حکم پر از خود نوٹس لیتے ہوئے اس معاملے میں بدھ کو جسٹس وکرم ناتھ کی سربراہی میں تین ججوں کی ایک نئی بنچ تشکیل دی تھی جس میں جسٹس ناتھ، جسٹس سندیپ مہتا اور جسٹس این وی انجاریا کی بنچ نے آج اس کیس کی سماعت کی اور دو رکنی بنچ کے حکم کی صداقت پر سوال اٹھانے والے تمام مداخلت کاروں سے حلف نامہ داخل کرنے کو کہا۔ سہ رکنی بنچ نے ریمارکس دیئے کہ ایک طرف انسانوں کا دکھ ہے تو دوسری طرف جانوروں سے محبت کرنے والے ہیں۔ جمعرات، 14 اگست کو سماعت کے دوران اس بنچ نے میونسپل کارپوریشن آف دہلی (ایم سی ڈی) کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل سے کہا کہ یہ سب ان کی (میونسپل کارپوریشن) کی کوتاہی اور بے عملی کا نتیجہ ہے۔ بنچ نے سرزنش کرتے ہوئے کہا، حکومت کچھ نہیں کرتی، مقامی اہلکار کچھ نہیں کرتے۔ مقامی افسران وہ نہیں کر رہے جو انہیں کرنا چاہیے، انہیں یہاں ذمہ داری لینی چاہیے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے سپریم کورٹ میں دہلی حکومت کی طرف سے پیش ہوتے ہوئے کہا کہ ہر سال کتے کے کاٹنے کے 37 لاکھ واقعات ہوتے ہیں۔ یعنی روزانہ اوسطاً 10,000 کتے کاٹتے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق ریبیز کی وجہ سے ہر سال تقریباً 20 ہزار اموات ہوتی ہیں۔ یہ دلیل دیتے ہوئے کہا کہ نس بندی سے ریبیز نہیں رکتا، انہوں نے کہا، اگر کتوں کو بھی ٹیکہ لگایا جائے تو وہ بچوں کو زخمی کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔ سانپوں کی صرف چار یا پانچ اقسام ہی زہریلی ہوتی ہیں، لیکن ہم انہیں گھروں میں نہیں رکھتے۔ کوئی نہیں کہتا کہ کتوں کو مارو، لیکن انہیں الگ رکھنا ضروری ہے۔ بچے باہر کھیلنے اور اسکول جانے سے ڈر رہے ہیں۔

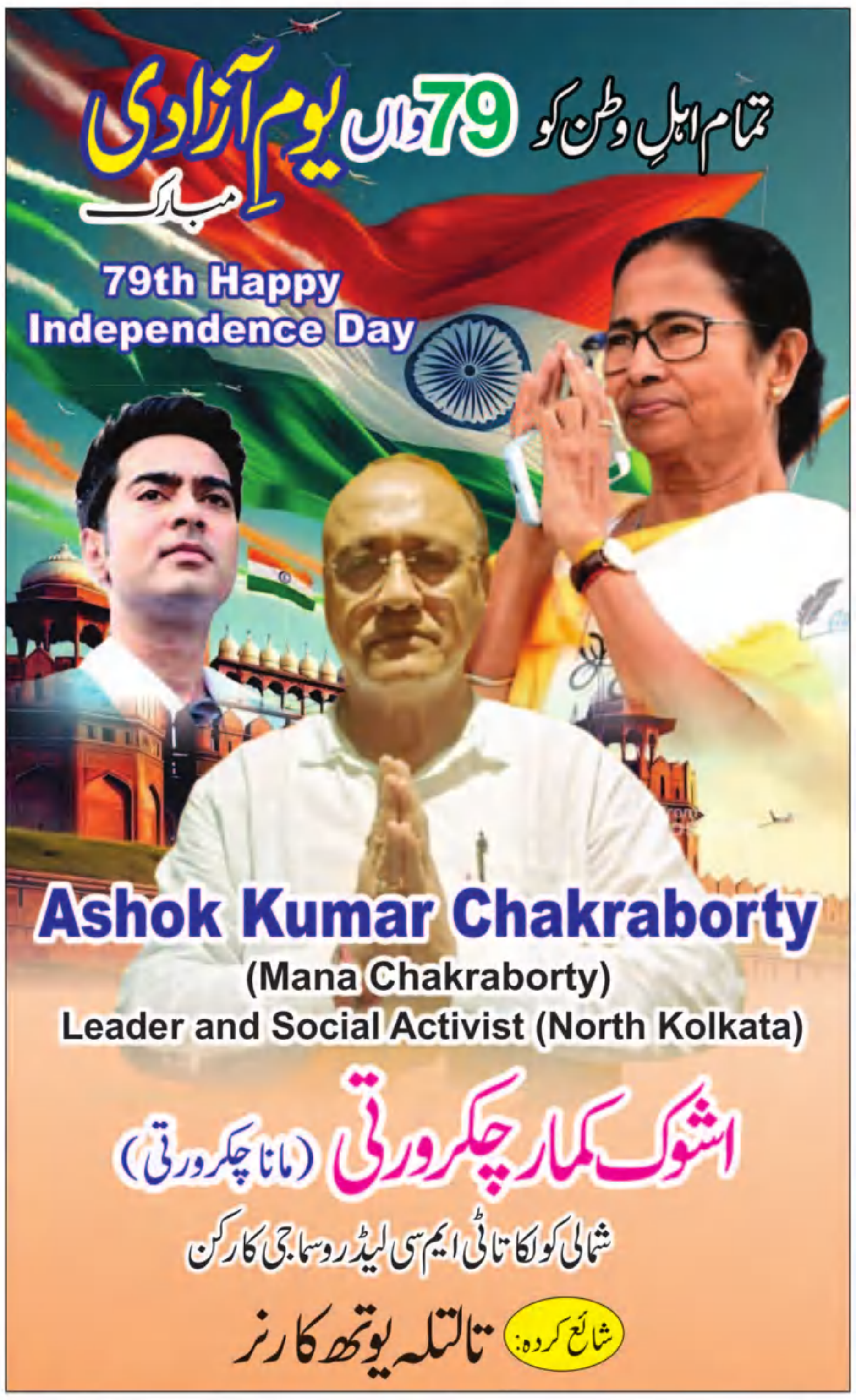

## دہلی میں موسلا دھار بارش، سڑکوں پر پانی بھر جانے سے نظام زندگی درہم برہم

نئی دہلی، 14 اگست (یو این آئی) دہلی-این سی آر میں جمعرات کی صبح موسلا دھار بارش سے لوگوں کو امس بھری گرمی سے راحت ملی، لیکن دوسری طرف مختلف علاقوں میں پانی بھر جانے اور سڑکوں پر پانی جمع ہونے سے نظام زندگی متاثر ہوا۔ قومی راجدھانی کے دوارکا، سبرو تو پارک، آؤٹر رنگ روڈ لاجپت نگر، آر کے پورم، لودھی روڈ، وسطی دہلی، شمال مشرقی دہلی، مشرقی دہلی میں شدید بارش ہوئی۔ مختلف علاقوں میں گھٹنوں تک پانی بھر رہا اور کچی کالونیوں میں لوگوں کے گھروں میں بارش کا پانی داخل ہوگیا۔ موسلا دھار بارش کے باعث انڈر پاس اور دیگر مقامات میں گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں اور ٹریفک جام کے باعث لوگ کئی گھنٹے کی تاخیر سے اپنے دفاتر پہنچے۔ دریں اثناء، محکمہ موسمیات نے 14 سے 17 اگست تک قومی راجدھانی کے لیے ریڈ الرٹ اور اتراکھنڈ کے اضلاع کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے کہا، "اگلے تین گھنٹوں کے دوران ہریانہ، چنڈی گڑھ، دہلی، پنجاب، ہماچل پردیش، اتراکھنڈ، شمالی مدھیہ پردیش اور مغربی اتر پردیش میں متوسط سے شدید بارش ہوسکتی ہے۔ "اس کے علاوہ آج ہریانہ میں شدید بارش کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ موسلا دھار بارش کی وجہ سے ریاست کے نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے اور ٹریفک جام ہونے کا خطرہ ہے۔ بارش کی وجہ سے دہلی ٹریفک پولس اور دیگر سکیورٹی ایجنسیاں الرٹ موڈ پر ہیں۔ بارش کے باوجود مختلف مقامات پر ٹریفک پولس اہلکار تعینات دیکھے گئے ہیں۔ محکمہ موسمیات نے پیش گوئی کی ہے کہ آج دوپہر تک کئی علاقوں میں وقفے وقفے سے بارش ہوگی اور آئندہ 24 گھنٹے میں ہلکی بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آج دن بھر ہلکی سے درمیانی بارش ہوسکتی ہے جس کے باعث درجہ حرارت 24 سے 34 ڈگری سلسیس کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ ہوا میں نمی کا تناسب 68 سے 85 فیصد کے درمیان رہے گا۔ دہرادون، ٹہری، پوڑی، ہریدوار، ادھم سنگھ نگر، نینی تال اور باگیشور سمیت اتراکھنڈ کے کئی علاقوں میں اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

## راہل گاندھی نے لوگوں سے شفاف ووٹر لسٹ کے لیے عوامی تحریک میں شامل ہونے کی اپیل کی

نئی دہلی، 14 اگست (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا ہے کہ لوگوں کے ووٹ چوری ہو رہے ہیں، اس لیے تمام لوگوں کو متحد ہو کر شفاف ووٹر لسٹ کے لیے عوامی تحریک میں شامل ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وہ 'ایک شخص ایک ووٹ' کے اصول کے حق کی فیصلہ کن جنگ لڑ رہے ہیں۔ یہ لڑائی ملک کے آئین اور جمہوریت کو بچانے کی ہے، اس لیے وہ ملک کے عوام سے اس تحریک میں شامل ہونے کی اپیل کر رہے ہیں۔ مسٹر راہل گاندھی نے کہا، 17 "اگست سے ووٹ ادھیکار ریلی کے ساتھ، ہم بہار کی سرزمین سے ووٹ چوری کے خلاف براہ راست لڑائی شروع کر رہے ہیں۔ یہ صرف انتخابی مسئلہ نہیں ہے، یہ جمہوریت، آئین اور 'ایک شخص ایک ووٹ' کے اصول کی حفاظت کے لیے فیصلہ کن جنگ ہے۔ "انہوں نے کہا، "ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ پورے ملک میں صاف شفاف ووٹر لسٹ بنائی جائے۔ نوجوان، مزدور، کسان، ہر شہری کو اٹھ کھڑا ہونا چاہئے اور اس عوامی تحریک میں شامل ہونا چاہئے۔ اب کی بار ووٹ چوروں کی ہار- عوام کی جیت، آئین کی جیت"۔

## سپریم کورٹ نے جموں و کشمیر کا ریاستی درجہ بحال کرنے کی عرضی پر مرکز سے جواب طلب کیا

نئی دہلی، 14 اگست (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جموں و کشمیر کے مکمل ریاست کا درجہ بحال کرنے کی درخواست پر جمعرات کے روز مرکز سے جواب طلب کیا۔ چیف جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس کے ونود چندرن کی بنچ نے مرکز کی طرف سے پیش ہونے والے سالیسٹر جنرل تشار مہتا سے کہا کہ وہ اس معاملے میں ظہور احمد بھٹ اور عرفان حفیظ لون کی درخواستوں پر آٹھ ہفتوں کے اندر اپنا موقف پیش کریں۔ بنچ کے سامنے مسٹر تشار مہتا نے کہا کہ ریاستی درجہ بحال کرنے کا فیصلہ کرنے کے ضمن میں بہت سے حقائق پر غور کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے (حکومت) انتخابات کے بعد مکمل ریاست کا درجہ دینے کی یقین دہانی کرائی تھی لیکن ملک کے اس علاقے میں صورتحال کچھ عجیب ہے۔ اس پر سینئر ایڈوکیٹ گوپال شنکر نارائن نے درخواست گزاروں کی طرف سے کہا کہ مرکزی حکومت نے آرٹیکل 370 کو رد کرنے کے جواز پر سماعت کے دوران مکمل ریاست کا درجہ بحال کرنے کے سلسلے میں اس عدالت کو یقین دہانی کرائی تھی۔ اس یقین دہانی پر اب 21 ماہ گزر چکے ہیں۔ ان کی دلیل پر بنچ نے کہا، "پہلگام (دہشت گردانہ حملہ) میں جو کچھ ہوا اسے آپ نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں۔ پارلیمنٹ اور ایگزیکٹو کو ریاست کے درجہ کے بارے میں فیصلہ کرنا ہوگا۔ "واضح رہے کہ 22 اپریل 2025 کو دہشت گردوں کے ایک گروپ نے پہلگام میں 26 سیاحوں کو ان کا مذہب پوچھ کر قتل کر دیا تھا، جس کے بعد پاکستان میں دہشت گردوں نیٹ ورک کے خلاف 'آپریشن سندور' کے تحت مسلح آپریشن کیا گیا تھا۔ اکتوبر 2024 میں دائر درخواست میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ جموں و کشمیر کے ریاستی درجہ کو بروقت بحال نہ کرنا وفاقیت کے نظریے کی خلاف ورزی ہے جو آئین کے بنیادی ڈھانچے کا حصہ ہے۔

## پولیس، فائر بریگیڈ، ہوم گارڈ اور سول ڈیفنس کے 1090 اہلکاروں کو بہادری اور خدمات کے لیے صدارتی تمغے

نئی دہلی، 14 اگست (یو این آئی) یوم آزادی کے موقع پر پولیس، فائر بریگیڈ، ہوم گارڈ، سول سیکورٹی اور اصلاحی خدمات کے لیے کل 1090 اہلکاروں کو بہادری اور خدمات کے صدارتی تمغوں سے نوازا گیا ہے۔ وزارت داخلہ نے بدھ کے روز بتایا کہ 233 اہلکاروں کو بہادری کا صدارتی تمغہ، 99 کو امتیازی خدمات کا صدارتی تمغہ اور 758 اہلکاروں کو قابل ستائش خدمات کے لیے صدارتی تمغوں سے نوازا گیا ہے۔ بہادری کے لیے کل 233 صدارتی تمغوں میں سے 226 پولیس اہلکاروں، چھ فائر سروس کے اہلکاروں اور ایک فوجی اور نیم فوجی دستوں کے اہلکار کو دیا گیا ہے۔ بہادری کے صدارتی تمغے جان و مال کی حفاظت، جرائم کو روکنے یا مجرموں کو گرفتار کرنے میں غیر معمولی بہادری اور بہادری کے خصوصی کارناموں کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں۔ اس میں متعلقہ افسر کی ذمہ داریوں اور فرائض کو مدنظر رکھتے ہوئے خطرے کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ بہادری کے کل 233 صدارتی ایوارڈز میں سے زیادہ تر (152) جموں و کشمیر میں تعینات اہلکاروں کو دیے گئے ہیں، بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ علاقوں میں تعینات 54 اہلکار، شمال مشرق میں تعینات تین اہلکار اور دیگر علاقوں میں تعینات 24 اہلکاروں کو ان کی بہادری کے کارناموں کے لیے صدارتی ایوارڈز دیے گئے ہیں۔

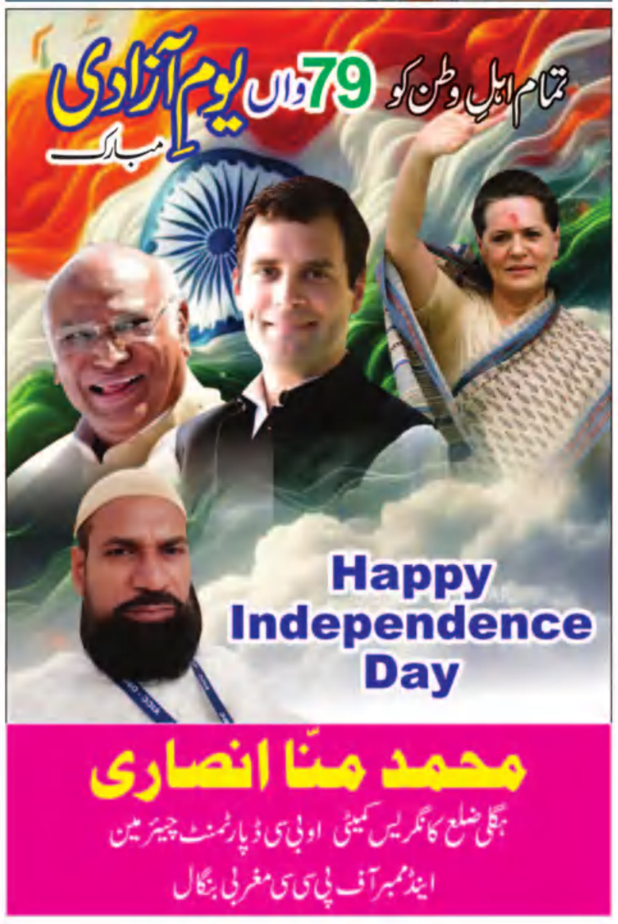

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
# عوامی نیوز
3
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

Pages-20 ● 220:شمارہ ● 12:جلد ● KOLKATA ● Friday, 15th August 2025 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● بطابق ۲۰ رصفر المظفر ۱۴۴۷ھ ● جمعہ، ۱۵/ اگست ۲۰۲۵ء ● کلکتہ


## یومِ آزادی کی مبارک باد
## اعلانِ تعطیل

اہلِ وطن کو یومِ آزادی کی دلی مبارک باد۔ اس موقع پر دفتر ''عوامی نیوز'' میں چھٹی رہے گی اور 16 اگست کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ اگلا شمارہ 17 اگست کو شائع ہوگا۔ (ادارہ)

# ایس آئی آر: الیکشن کمیشن کو ہٹائے گئے 65 لاکھ لوگوں کا ڈاٹا منظر عام پر لانا ہی ہوگا، سپریم کورٹ کی سخت ہدایت

پٹنہ، 14 راگست: بہار میں ووٹرس کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے بعد ڈرافٹ ووٹر لسٹ جاری کر دی گئی ہے۔ الیکشن کمیشن کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق مختلف وجوہات کی بنیاد پر 65 لاکھ لوگوں کا نام لسٹ سے کاٹ دیا گیا ہے۔ ان کاٹے گئے ناموں کا ڈاٹا الیکشن کمیشن نے منظر عام پر نہیں لایا ہے، لیکن اب اسے یہ ڈاٹا جاری کرنا ہوگا۔ ایسا اس لیے کیونکہ سپریم کورٹ نے ایسا کرنے کی ہدایت دے دی ہے۔

بہار میں ایس آئی آر معاملہ پر سپریم کورٹ میں آج انتہائی اہم سماعت ہوئی۔ عدالت عظمیٰ نے اس دوران الیکشن کمیشن سے کہا کہ 65 لاکھ ووٹ ہٹائے گئے ہیں، ان لوگوں کا ڈاٹا کیوں منظر عام پر نہیں لایا گیا۔ سپریم کورٹ نے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ انھیں جاری کیجیے، کیونکہ یہ ضروری ہے۔ جواب میں الیکشن کمیشن نے کہا کہ ''ٹھیک ہے، آپ کا حکم ہے تو کر دیں گے۔''

جسٹس سوریہ کانت نے آج سماعت کے دوران کہا کہ ہم نہیں چاہتے کسی بھی طرح شہریوں کے حقوق سیاسی پارٹیوں کے کارکنان پر منحصر ہوں۔ انھوں نے الیکشن کمیشن سے کہا کہ آپ نے سنا ہی ہوگا کہ ڈرافٹ رول میں مردہ یا زندہ لوگوں کو لے کر سنگین تنازعہ ہے۔ عدالت نے یہ سوال بھی کیا کہ آپ کے پاس ایسے لوگوں کی پہچان کرنے کا کیا نظام ہے؟ جس سے اہل خانہ کو پتہ چل سکے کہ ہمارے لوگوں کو فہرست میں مردہ کی شکل میں شامل کر دیا گیا ہے؟ سپریم کورٹ نے واضح لفظوں میں کہا کہ آپ ہٹائے گئے لوگوں کی لسٹ بھی ویب سائٹ پر ڈالیں، تاکہ

(باقی صفحہ 6 پر)

## ووٹ ادھیکار یاترا سے قبل راہل گاندھی کی یلغار، کہا- 'جمہوریت کی حفاظت کے لیے فیصلہ کن جنگ لڑیں گے'

پٹنہ: 14 راگست: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی 17 اگست سے بہار کی سرزمین سے 'ووٹ ادھیکار یاترا' کا آغاز کریں گے۔ یہ یاترا باضابطہ طور پر ساسارام کے ریلوے میدان سے ایک عوامی جلسے کے ساتھ شروع ہوگی اور یکم ستمبر کو پٹنہ کے تاریخی گاندھی میدان میں عوامی جلسہ کے ساتھ اختتام پذیر ہوگی۔ اس مہم کا مقصد ووٹ چوری کے خلاف عوامی بیداری پیدا کرنا اور صاف وشفاف ووٹر لسٹ کو یقینی بنانا ہے۔ یہ یاترا کانگریس کے علاوہ بہار میں 'انڈیا' اتحاد کے دیگر اہم اتحادیوں کی شمولیت کے ساتھ انجام پائے گی۔ راہل گاندھی کے ساتھ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے رہنما اور سابق نائب وزیر اعلیٰ تیجسوی یادو سمیت مختلف جماعتوں کے بڑے قائدین شریک ہوں گے۔

راہل گاندھی نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ کانگریس اور اس کے اتحادی بہار کی سرزمین سے ووٹ چوری کے خلاف براہ راست جنگ شروع کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق یہ صرف ایک انتخابی مسئلہ نہیں بلکہ جمہوریت، آئین اور 'ون مین، ون ووٹ' کے اصول کی حفاظت کا فیصلہ کن جنگ ہے۔

انھوں نے اپنے پیغام میں لکھا، ''17 اگست سے

(باقی صفحہ 6 پر)

## اسرائیلی فوج نے شمالی غزہ میں حملے بڑھا دیے، مزید 90 سے زائد فلسطینی شہید

غزہ، 14 اگست (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے شمالی غزہ میں حملے بڑھا دیے، دیگر علاقوں پر بھی بمباری کی جس کے نتیجے میں مزید 90 سے زائد فلسطینی شہید ہوگئے۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق بدھ کو اسرائیلی فوج کی جانب سے شمالی غزہ میں حملے کیے گئے جبکہ دیگر علاقوں پر بھی بمباری سے اب تک مزید 90 سے زائد فلسطینی شہید ہوئے۔ امداد لینے کے لیے جمع 37 فلسطینی بھی شہدا میں شامل ہیں۔ غزہ میں قحط کی صورتحال بھی برقرار ہے جہاں بھوک کی شدت سے مزید 8 فلسطینی انتقال کر گئے، اسرائیل کی مسلط کردہ بھوک سے اموات کی تعداد 235 ہوگئی ہے۔ دوسری جانب یورپی ممالک نے غزہ میں بڑھتے قحط پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسرائیل

(باقی صفحہ 6 پر)

## پاکستان میں آزادی کا جشن ماتم میں تبدیل، فائرنگ واقعہ میں بچی سمیت 3 افراد کی موت، 60 سے زائد زخمی

لاہور، 14 راگست: پاکستان میں یوم آزادی کا جشن اس وقت ماتم میں تبدیل ہوگیا جب کراچی میں تقریبات کے دوران ہوائی فائرنگ میں 3 لوگوں کی موت ہوگئی۔ مہلوکین میں ایک بزرگ شخص اور ایک 8 سال کی لڑکی بھی شامل ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس لاپروائی سے کی گئی گولی باری میں 60 سے زیادہ افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ پاکستان کے ایک نیوز چینل کے مطابق راحت وبچاؤ ٹیم کے

(باقی صفحہ 6 پر)

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | جمعہ، ۱۵؍اگست ۲۰۲۵ء

## جھنڈا اونچا رہے ہمارا.....! جنگِ آزادی، قربانیاں اور.....!

آج پندرہ اگست یوم آزادی ہے اور تمام ہندستانی اس آزادی کے 79 واں جشن میں شامل ہورہے ہیں جب فرنگیوں کے خلاف زبردست جنگ لڑی گئی تھی اور مجاہدین آزادی موہن داس کرم چند گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو، مولانا ابوالکلام آزاد، نیتا جی سبھاش چندر بوس، رابندر ناتھ ٹیگر، قاضی نذرالاسلام، حسرت موہانی سبھوں نے اپنے اپنے طور پر جنگ آزادی کی تحریک میں حصہ لیا، مار کھائی، جیل گئے تختہ دار پر چڑھائے گئے، غرضیکہ ہر قسم کے ظلم وستم اور اذیت کا سامنا کیا لیکن فرنگیوں کے آگے کبھی سر نہ جھکایا، البتہ وہ فرقہ پرست اپنی گندی حرکتوں پر اگر زندہ ہیں تو آج بھی پچھتا رہے ہوں گے کہ انہوں نے مجاہدین آزادی کے خلاف فرنگیوں کے لئے مخبری کیوں کی اور کیوں چند طلائی سکوں کے عوض میں اپنا ایمان اپنی قومیت کو یکسر فراموش کر بیٹھے لیکن یہ فرقہ پرست تو ایسے ہیں کہ ان کی ذہنیت، ان کی زندگی بذات خود ایک لعنت بن کر رہ گئی ورنہ وہ بھی کالر اٹھا کر بڑے فخر سے کہتے کہ آر ایس ایس، جن سنگھ، یا ہندو مہا سبھا کے اس نمائندے نے انگریزی حکومت کے خلاف بغاوت کی اور انہیں سزائے موت دی گئی اور وہ ہنستے ہنستے تختہ دار پر چڑھ گئے۔ لیکن وہ تو کسی ایک کی بھی مثال نہیں دے سکتے ہیں بلکہ ان کے اندر کی اخلاقی گراوٹ تو اس حد تک ہے کہ مہاتما کے قاتل، آر ایس ایس، ہندو مہا سبھا اور جن سنگھ کا نمائندہ ناتھورام گوڈسے کو ملک کا عظیم سپوت بتایا یعنی اس نے مہاتما کو قتل کرنے کے عوض میں عظیم سپوت کا درجہ حاصل کیا اور ان کی یہ سوچ اور یہ سطحی ذہنیت کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اس ملک کے لوگ جہاں 79 واں جشن آزادی کو دھوم دھام سے منانے کا پروگرام یکم اگست سے شروع کر چکے تھے ان میں سے چند کی ذہنیت دیکھی جائے تو شرم کے مارے آنکھیں جھک جائیں گی کہ انہی کے قبیل کے لوگوں نے ناتھورام گوڈسے کے نام پر ایک مندر بنائی اور اس میں گوڈسے کی تصویر رکھ کر اس کی پوجا کرنا شروع کر دی تو یقین کرنا مشکل ہوگیا کہ کیا یہی آزاد ہندستان کی تصویر ہے جہاں کے لوگ گوڈسے اور نریندر مودی کو بھگوان کا درجہ دیکر ان کی پوجا شروع کر دیں۔ اس وقت جبکہ نومبر 2025 میں ہونے والے بہار الیکشن کے سلسلے میں چیف الیکشن آف انڈیا حکمراں جماعت کے آگے اس طرح سے سرنگوں ہوئے کہ انہوں نے انتخابی فہرست میں ایسی گڑبڑی کی کہ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے مودی حکومت اور الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ملی بھگت اور ووٹ چوری کی سازش سبھوں کے سامنے منکشف کر دی اور بقول راہل گاندھی الیکشن کمیشن آف انڈیا بی جے پی حکومت کی دلال ہے اور اگر الیکشن کمیشن آف انڈیا کا لعنت سے بھرا ہوا عہدہ سنبھالنے والے کے اندر اگر ذرا بھی شرم وحیا ہوتی تو وہ اسی وقت استعفیٰ دیتے اور راہل گاندھی کے خلاف سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کرتے کہ راہل گاندھی نے انہیں بی جے پی حکومت کا دلال کہا ہے لیکن ای سی آئی کی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ وہ راہل گاندھی کے خلاف عدالت سے رجوع کرتے کیونکہ چور کا دل ہی کتنا ہوتا ہے اس وقت تو ای سی آئی کو رات کے وقت نیند بھی نہیں آرہی ہوگی جب سپریم کورٹ راہل گاندھی کے پیش کردہ ثبوتوں کی بنیاد پر ان سے جواب طلب کرے گی اور جواب اطمینان بخش نہ ہونے کی صورت میں اس کے خلاف مواخذہ (Impeachment) کی تحریک شروع ہوگی جس طرح سے اس وقت جسٹس ورما کے خلاف مواخذہ سماعت جاری ہے جن کے گھر میں اتفاقاً آگ لگ جانے کی وجہ کھدائی کرنے والوں کو پتھر کی سلیوں کے درمیان لاکھوں، کروڑوں نہیں اربوں ارب روپئے چھپا کر رکھے گئے تھے اس وقت ای سی آئی بالکل جسٹس ورما کی پوزیشن میں ہے ایسے میں کیا 79 واں یوم آزادی کے موقع پر نریندر مودی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ لال قلعہ کے منڈیر سے عوام سے خطاب کریں، کیا ہمارے آباء واجداد اور بزرگوں نے اسی لئے ملک کی خاطر اپنی جانیں قربان کی تھیں کہ ملک کو نریندر مودی کی شکل میں جملہ باز وزیر اعظم ملے اور جو الیکشن کمیشن آف انڈیا سے گٹھ جوڑ کر کے لاکھوں کروڑوں لوگوں بلکہ صرف مسلمانوں کے نام انتخابی فہرست سے خارج کرے اور ملک کی کوئی عدالت اور جج فرقہ پرستوں سے کوئی سوال نہ پوچھے۔ تاریخ گواہ ہے جس حکمراں نے بھی اپنے اثر ورسوخ سے عدلیہ کو کرایہ کا ٹٹو بنانے کی کوشش کی اس کا بیڑا غرق ہوکر رہا اور یہی سچویشن پورے ملک میں 2014 سے ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہم یہ فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایک آزاد ہندستان میں سانس لے رہے ہیں اور یہ آزادی ہمارے ان بزرگوں کی قربانیوں کی دین ہے جنہوں نے اس ملک کو غلامی سے آزاد کرانے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دیں اور کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹے آج ہم ان مجاہدین آزادی کو سلام کرتے ہیں۔ (خ الف ف)

# موجودہ حکومت میں مسلمانوں کا حال زار اور ہندوستان کی آزادی میں مسلمانوں کی قربانیاں

مفتی محمد مجاہد حسین حبیبی
سکریٹری: آل انڈیا تبلیغ سیرت مغربی بنگال۔ 6 ر تالتلہ لین، کلکتہ: 14

آج ۱۵؍اگست ۲۰۲۵ء کا دن ہے۔ پورا ہندوستان جشن آزادی کی خوشیوں سے معمور ہے اور پورا ملک مسرت وشادمانی کے نغموں سے گونج رہا ہے۔ ہر صوبہ، شہر، قصبہ، علاقہ، گلی، محلہ ترنگوں سے آراستہ ہے، اور ہر کوئی ایک دوسرے کو ملک کی آزادی کی مبارکبادیاں دے رہا ہے۔ لیکن قوم مسلم جس نے ملک کی آزادی میں کلیدی رول اور کردار ادا کیا وہ مکمل طور پر اس وقت مشق ستم بنی ہوئی ہے۔ دہلی، گجرات، آسام، اتراکھنڈ، اتر پردیش، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، ہماچل، ہریانہ، اور بہت سے علاقوں میں حکمراں ٹولہ کے ذریعہ مسلم قوم ستائی جارہی ہے، ان ریاستوں میں سینکڑوں مسجد، مدرسہ شہید کردیے گئے اور سینکڑوں پر تالے لگادیے گئے، اور ہزاروں مکانات ظلماً ڈھادیے گئے اور سینکڑوں مسلم نوجوانوں کو ظلماً قید وبند سے دوچار کر رکھا گیا ہے۔ ہاں یہ وہی قوم ہے جس نے ملک کی آزادی کے لیے بڑی قربانیاں دیں۔ اور ملک کی آزادی کے لیے بڑی سے بڑی آزمائشوں کو گلے لگایا۔ آج فرقہ پرست حکومت اور طاقت کے ہاتھوں سخت مشکلات سے دوچار ہے۔

حقیقت اور سچائی یہ ہے کہ فرقہ پرست بھارتی جنتا پارٹی نے حکومت کی کرسی میں بنے رہنے کے لیے پورے ملک کو فرقہ پرستی کی آگ میں جھونک دیا ہے اور ہندو مسلمان کے درمیان نفرت کی آگ کو ہوا دے کر پورے ملک اور قوم کو بری طرح شر اور فساد کی طرف دھکیل دیا ہے۔ ایسے میں یہ نہایت ہی ضروری ہوجاتا ہے کہ ہر فرد خواہ ہندو ہو یا مسلمان وطن عزیز ہندوستان کی تاریخ پڑھے اور سمجھے تاکہ سچائی سے آگاہ ہونے کے ساتھ وہ اپنے ملک کے حق میں کچھ بہتر کر گزرنے میں کامیاب ہوسکے۔ یہ حقیقت اور سچائی ہے کہ ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں قوموں نے جی جان اور سب کچھ قربان کرکے آخری دم تک کندھے سے کندھا ملا کر آزادی کی لڑائی میں حصہ لیا ہے تبھی ملک کی آزادی ممکن ہوسکی۔ مگر یہ بھی اپنی جگہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ انگریزوں سے پنجہ آزمائی اور جنگ وجدال کی ابتدا کا سہرا مسلمانوں ہی کے سر ہے وہی ہر مورچہ میں پیش پیش رہے اور ہر مقام پر قیادت کا فریضہ انجام دیتے رہے اور دوسروں کے مقابلے میں بڑھ چڑھ کر آزادی کی لڑائی میں حصہ لیتے رہے۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے لے کر ۱۹۴۷ء تک ملک کی خاطر لاکھوں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور وہ ملک پر قربان ہوگئے۔ ان میں سے چند ہزار مسلمانوں کے نام آج بھی انڈیا گیٹ دہلی پہ نقش ہیں جو آج کی تاریخ میں مسلمانوں کی قربانیوں کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس تاریخی ثبوت کے ساتھ خود انگریز مصنف رسل (Rassel) ''میری ہندوستانی بغاوت کی ڈائری' میں لکھتا ہے: ''واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا طبقہ ہی ہماری خاص مشکلات کا باعث ہے اور مسلمانوں ہی کی طرف سے خصوصی مزاحمت ہے اگر ہم ایک تنظیم جدوجہد کے ذریعہ مسلمانوں کی روایات اور مسجدوں کو نیست ونابود کردیں تو یہ عیسائی مذہب اور برطانیہ کی حکومت دونوں کے لیے بہتر ہوگا''۔ (راشٹریہ سہارا جنگ آزادی نمبر ص:۹)

تاریخ کا مطالعہ کرنے والے اس سچائی سے بخوبی واقف ہیں کہ ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی میں جب انگریزوں کے خلاف یہ انقلابی جنگ لڑی گئی ہے اس وقت انگریز پورے ہندوستان کے حکمراں بن چکے تھے۔ انگریزوں کی طاقت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ عوام کا تو ذکر ہی کیا انھوں نے اس ملک کے بڑے سے بڑے حکمرانوں کو کچل کر رکھ دیا تھا۔ اس کے علاوہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک لاکھ ستر ہزار انگریز سپاہی برطانیہ سے بلوائے گئے تھے اور تین لاکھ دس ہزار ہندوستان میں بھرتی کیے گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ اتنی بڑی طاقت ور فوج اور ایسی اہم تیاریوں کے ہوتے ہوئے انگریزوں سے مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ لیکن انقلابیوں کا جوش اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ انھوں نے انگریزی طاقت کی پرواہ کیے بغیر اپنے آپ کو اس پہاڑ سے ٹکرادیا اور ناسازگار حالات کے باوجود انگریزوں سے ایسا سخت مقابلہ کیا کہ انگریز انقلابیوں کے نام سے کانپنے لگے، بے سروسامانی کے باوجود انقلابیوں نے ساڑھے چار ماہ تقریباً ہر مورچہ پر انگریزوں کو شکست دی۔ وہ سب آزادی وطن کے نشہ سے سرشار تھے وہ وطن عزیز کی خاطر اپنی جانیں قربان کررہے تھے یہ حقیقت ہے کہ اگر اس نازک موقع پر غداران وطن نے غداری نہ کی ہوتی اور انقلاب پسندوں کو عوام کی جانب سے پوری حمایت اور امداد حاصل ہوگئی ہوتی تو انگریزی حکومت کا خاتمہ ہندوستان سے ۱۸۵۷ء میں ہی ہوچکا ہوتا۔

**مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی سرپرستی میں پہلی جنگ آزادی:** ۱۴؍ستمبر ۱۸۵۷ء کو علی الصبح گوروں (انگریزی فوج) کی تین پلٹنیں اور ایک گورکھا پلٹن اور چند سوار ٹوٹی ہوئی فصیل کے راستہ سے دہلی شہر میں داخل ہونے شروع ہوگئے۔ انقلابیوں کے پاس اگرچہ سامان جنگ باقی نہ تھا لیکن پھر بھی انھوں نے بجلی کی سرعت کے ساتھ مقابلہ پر آکر بے شمار گوروں کو ختم کردیا مگر بے سروساماں انقلابی آخر کہاں تک مقابلہ کرتے مجبوراً ان کو پسپا ہونا پڑا۔ ادھر مزید انگریزی فوج کشمیری دروازہ کے راستہ شہر میں داخل ہوگئی، مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو جب معلوم ہوا کہ انگریزوں کا دہلی پر قبضہ ہوچکا ہے اور ان کے ہاتھوں بری طرح ہندوستانیوں کا قتل عام ہورہا ہے تو بادشاہ نے شہر میں منادی کرادی کہ اب وقت آگیا ہے کہ میں خود انگریزوں کا مقابلہ کروں رعایا اور فوج کا فرض ہے کہ وہ میرے ساتھ اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے میدان میں آجائے۔ (خونین انقلاب کی تاریخ، ص:۹۷)

بادشاہ کے اعلان کے بعد ہزاروں افراد ملک کے لیے کٹ مرنے کے لیے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔ لیکن وہ اک تربیت یافتہ فوج سے بے سروسامانی کی حالت میں کیسے مقابلہ کرسکتے تھے نتیجتاً انقلابیوں کو شکست ہوئی اور مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر گرفتار کرکے نظر بند کردیے گئے اور شہزادوں کو منظر عام پر لاکر قتل کردیا گیا۔ (انقلاب کی خونین تاریخ۔ ص:۱۰۲)

**شاہی خاندان اور شہزادوں اور امرا پر انگریزوں کے مظالم:** بہادر شاہ ظفر کی گرفتاری اور شہزادوں کے قتل کے ساتھ انگریز فوج بری طرح شہریوں سے انتقام لے رہی تھی شہریوں کا وہ مجمع جو شہزادوں کی سواری کے ساتھ ساتھ روتا ہوا جارہا تھا اسے بھی نہیں چھوڑا گیا چنانچہ اس مجمع پر جی کھول کر گولیاں برسائی گئیں، انگریزوں نے جوش انتقام میں اکثر مکانوں کو آگ لگا دی جلے ہوئے مکانوں کے شعلے آسمان سے بات کررہے تھے، رعایا اور شرفا کا قتل عام پوری بے دردی کے ساتھ جاری تھا، شریف خاندان کی عورتوں کی حالت یہ تھی کہ وہ پریشان حال ننگے سر ننگے پاؤں ادھر ادھر ماری پھر رہی تھیں۔ نہ ان کی جان محفوظ تھی نہ آبرو، انگریزوں کے علاوہ لٹیروں اور بدمعاشوں کے گروہ بھی دلی والوں کے لیے مصیبت بنے ہوئے تھے، حالت یہ تھی کہ اگر کوئی غریب کسی نہ کسی طرح انگریزوں کی تیغ ستم سے بچ جاتا تو اسے لٹیرے اور بدمعاش لوٹ کر ختم کردیتے تھے یہ کیفیت ہفتوں جاری رہی انگریزوں کی خواہش یہ تھی کہ جس طرح شہزادوں کو گولی کا نشانہ بنایا گیا ہے، اسی طرح بادشاہ کو بھی تہہ تیغ کردیا جائے لیکن اندیشہ یہ تھا کہ کہیں بادشاہ کے قتل سے سارے ملک میں نئے سرے سے بغاوت نہ برپا ہوجائے اس لیے یہی مناسب سمجھا گیا کہ بادشاہ پر مقدمہ چلایا جائے چنانچہ انگریزوں نے کئی مہینے تک مغل بادشاہ کو فوجی عدالت کے کٹہرے میں کھڑا رکھا اور بالآخر اسے جلاوطنی کی خوفناک سزا کا حکم سنایا اور بادشاہ کو رنگون جلاوطن کردیا گیا جہاں وہ جلاوطنی کے عالم میں جاں بحق ہوگئے۔ (انقلاب کی خونین تاریخ۔ ص:۱۰۳)

انگریزوں نے جس طرح شاہی خاندان کو نشانا بنایا تھا اسی طرح انھوں نے ان محبان وطن اُمرا سے بھی جی کھول کر انتقام لیا جنھوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لیا تھا۔ چنانچہ عبدالرحمٰن خاں نواب جھجر اور راجہ بلب گڈھ کو پھانسی دے دی گئی۔ نواب مظفرالدولہ کو الور سے گرفتار کرکے گولی سے اڑادیا گیا۔ نواب امیر خاں اور نواب مرتضیٰ خاں جاگیردار پلول کو لاہور میں گرفتار کرکے دہلی لاکر پھانسی پر لٹکایا گیا۔ غرض دہلی اور نواح دہلی کے امرا اور معززین میں سے شاید ہی کوئی ایسا بچا ہو جسے انگریزوں نے موت کے گھاٹ نہ اتار دیا ہو۔ جو معززین کسی نہ کسی طرح بچ گئے تھے وہ تباہ حال ہونے کے بعد جدھر منہ اُٹھا نکل گئے۔ انگریز کا یہ ظلم وستم صرف دہلی تک محدود نہیں رہا بلکہ ان تمام شہروں کے باشندوں سے انگریزوں نے جی بھر کر انتقام لیا جہاں کے باشندوں نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا چنانچہ دہلی کے علاوہ میرٹھ، کانپور، الہ آباد، آگرہ، بنارس لکھنؤ، بریلی، بدایوں، مرادآباد، جھانسی اور دوسرے شہروں کے باشندوں پر وہ مظالم کئے گئے ہیں جن کو بربریت کا بدترین نمونہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ (انقلاب کی خونین تاریخ۔ ص:۱۰۴)

**انگریزی درندگی کی انتہا:** شہروں کے علاوہ انگریزوں نے بے شمار گاؤں بھی اُجاڑ کر رکھ دیئے ان کی بربریت کی کیفیت یہ تھی کہ یہ آباد گاؤں کو آگ لگادیتے تھے اور جب گاؤں کے مرد عورتیں بوڑھے اور بچے بدحواس ہوکر گھروں سے نکل کر بھاگتے تھے تو ان کا جنگلی جانوروں کی طرح شکار کرتے تھے اور اس شکار میں ان کو خاص لطف آتا تھا چنانچہ انگریز مورخ سرجان غدر کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے: انگریزوں نے انتقام کے جوش میں اندھے ہوکر نہ عورتوں کو بخشا نہ بچوں کو ہندوستانیوں کو گولیوں سے اُڑانے میں انگریزوں کو خاص لطف آتا تھا۔ (انقلاب کی خونین تاریخ۔ ص:۱۰۴)

ایک دوسرا مورخ رسل لکھتا ہے کہ کبھی کبھی مسلمانوں کو مارنے سے قبل انھیں سُور کی کھال میں سی دیا جاتا تھا اور سور کی چربی ان کے جسم پر مل دی جاتی تھی اور پھر انھیں زندہ جلادیا جاتا تھا۔ ان بیانات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انگریزوں نے غدر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندوستانیوں کے ساتھ کیسی درندگی کا سلوک کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انگریزوں نے ظلم اور ستم کی انتہا کردی تھی۔ ان کے ظلم وستم کا ایک ادنیٰ سا نمونہ یہ ہے کہ دہلی، میرٹھ، لکھنؤ اور کانپور میں جو بے گناہ انگریزوں کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے ان کی لاشوں کا اتنا بڑا انبار تھا کہ ان کو ٹھکانے لگانے میں کئی مہینے صرف ہوئے تھے۔

(انقلاب کی خونین تاریخ۔ ص:۱۰۴)

ایک ہندوستانی مورخ نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی شکست کے بعد کے حالات تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے: ''دہلی کی گلی کوچوں میں پھانسیاں لٹکی ہوئی تھیں اور انگریزوں کی حالت یہ تھی کہ جو نوجوان بھی نظر پڑجاتا تھا اسے باغی قرار دے کر پھانسی پر لٹکادیتے تھے یہ قتل عام ایک دو دن نہیں بلکہ مہینوں جاری رہا۔ تقریباً چھبیس ہزار نوجوانوں کو صرف دہلی میں پھانسی پر لٹکایا گیا جو گولیوں سے شہید ہوئے ان کا کوئی شمار نہیں غرض انگریزوں نے دہلی والوں پر وہ مظالم توڑے جو اس سے قبل دنیا کی تاریخ میں مفقود ہے۔'' (انقلاب کی خونی تاریخ ص:۱۰۴)

ایک غیر مسلم مورخ اپنی کتاب 'مسلمان مجاہدین' میں لکھتا ہے: ایک اندازہ کے مطابق ۱۸۵۷ء میں پانچ لاکھ مسلمانوں کو پھانسیاں دی گئیں تھی جو بھی معزز مسلمان انگریزوں کے ہاتھ لگ گیا اس کو ہاتھی پر بٹھایا گیا درخت کے نیچے لے گئے پھندا اس کی گردن میں ڈال کر ہاتھی کو آگے بڑھوایا، لاشیں پھندے میں جھول گئیں آنکھیں ابل پڑیں، زبان منہ سے باہر نکل آئی۔'' (راشٹریہ سہارا، ص:۴۳)

**انگریزی حکومت کا علمائے اسلام پر مظالم:** عوام کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ اپنی جگہ انتہائی افسوس ناک اور لائق مذمت تو ہے ہی مگر خاص طور سے علما کو جس سفاکانہ اور بہیمانہ انداز میں تختۂ مشق بنایا گیا اس کے تصور سے بدن کانپ جاتا ہے۔ جنگ آزادی میں جو علما شریک ہوئے یا جن پر کسی طرح سے شرکت کا شبہ ہوا انہیں تختہ دار پر لٹکایا گیا، ان کی جائداد اونے پونے نیلام کی گئی، املاک تباہ کیے گیے، مکانات زمین بوس کرواکر ہل چلوائے گیے، جلاوطنی کالا پانی اور قید بامشقت برداشت کرنا پڑی، جیل کی آہنی سلاخوں میں جکڑے گئے، تہ خانوں میں بے آب ودانہ تڑپا تڑپا کر مارے گیے، دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹائے گیے، گرم گرم تیل کی کڑاہیوں میں ڈالے گیے مگر ان کی ایمانی غیرت کہ ان میں سے ایک کے بھی قدم پیچھے نہ ہٹے۔

۱۸۵۷ء کی اس جنگ آزادی کے شکاری تو ہندو اور مسلمان دونوں ہی ہوئے لیکن مسلمانوں نے اس جنگ آزادی میں چونکہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور آخری مغل بادشاہ اس آزادی کی تحریک کی سرپرستی کررہے تھے، اس لیے انگریزوں کے نقطہ نظر سے سب سے بڑے مجرم مسلمان اور صرف مسلمان ہی تھے۔

اس لیے انگریزوں نے ان سے پورا پورا انتقام لیا، مسلمانوں کی تمام جاگیریں اور جائیدادیں ضبط کرلی گئیں، ان کے لیے ملازمتوں کے دروازے بند کردیئے گئے، سرکاری کالج اور اسکولوں میں مسلمان بچوں کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔ غرض یہ کہ انگریزوں نے جوش انتقام میں ہندوستان کے مسلمانوں کو اس بری طرح کچلا کہ مسلمان زمانہ دراز تک اس سے اُبھر نہ سکے۔

افسوس صد افسوس! آج ملک کی آزادی کو ۷۸ ر سال کا عرصہ گزرنے کے بعد ملک کی موجودہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور نریندر مودی کی حکومت مسلمانوں کے خلاف ویسے ہی حالات برپا کریے ہوئے ہے جو ہمارے ملک پہ قابض انگریزوں نے کیے تھے، اسلام، مسلمان، قرآن، پیغمبر اسلام ﷺ، مسجد، مدرسہ، داڑھی، ٹوپی، برقع، ہماری تہذیب، حتی کہ ہمارا کھانا پینا سب کچھ ان کے نشانے پر ہے، اتر پردیش، مدھیہ پردیش، کرناٹک، اتراکھنڈ، آسام، گجرات بطور خاص ان کے پریوگ شالہ بنے ہوئے ہیں، جہاں دستور ہند کے تحت ملے ہوئے بنیادی حقوق سے بھی مسلمانوں کو محروم کیا جارہا ہے۔

ویسے اس حقیقت وسچائی کو ہر ایک کو سمجھا لینا چاہیے کہ اگرچہ ہمارے ملک کو ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء کو آزادی ملی، لیکن یہ کڑوی سچائی ہے کہ اس عظیم مقصد کو پانے کے لیے مسلمانوں نے خشت اول کے طور پر ۱۸۵۷ء میں ملک گیر پیمانے پر جنگ آزادی کی تحریک شروع کی تھی، جس کے نتیجے میں بالآخر ۹۰ ر سالوں کے بعد بالآخر ملک آزاد ہوا۔ اس لیے ملک کی آزادی کے سلسلے میں مسلمانوں کی قربانیوں کو کسی بھی طرح فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔

# سورہ المومنون کی دس آیتیں فرد اور معاشرہ کی اصلاح کیلئے نسخۂ کیمیا

عبد العزیز

قرآن مجید میں ایک سورہ ہے جس کا نام المومنون ہے۔ اس کی شروع کی دس آیتوں کے ذریعہ فرد اور معاشرہ کی بہتر طور پر اصلاح ہوسکتی ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ یہ سورہ ان کے سامنے نازل ہوئی ہے۔ وہ خود نزول وحی کی کیفیت کو نبی اکرم ﷺ پر طاری ہوتے دیکھ رہے تھے۔ جب حضور ﷺ اس سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر اس وقت دس ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں اگر کوئی ان کے معیار پر پورا اتر جائے تو یقیناً جنت میں جائیگا۔ پھر آپ ﷺ اس سورہ کی ابتدائی آیات سنائیں۔ (احمد، ترمذی، نسائی، حاکم)۔

**شروع کی دس آیتوں کا ترجمہ:**

''یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔ لغویات سے دور رہتے ہیں۔ زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی مِلکِ یمین میں ہوں کہ ان پر (محفوظ نہ رکھنے میں) وہ قابلِ ملامت نہیں ہیں، البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں۔ اپنی امانتوں اور اپنے عہد وپیان کا پاس رکھتے ہیں، اور اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وہ وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے۔''

1 کامیابی اور فلاح کی پہلی خصوصیت یا صفت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اپنی نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں، اللہ کے سامنے عاجزی وانکساری سے جھکتے ہیں اللہ کی ہیبت، عظمت اور جلال سے ان پر ان کے جسم پر مرعوبیت طاری ہوتی ہے۔ اللہ کے سامنے نہ صرف ان کا سر جھکتا ہے بلکہ دل بھی جھکتا ہے۔

1 دوسری صفت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ لغویات، بیہودہ اور فضول باتوں پر توجہ نہیں دیتے ان کی طرف رخ نہیں کرتے، ان سے کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ جہاں ایسی باتیں ہورہی ہوں یا ایسے کام ہورہے ہوں اس میں جانے سے پرہیز کرتے ہیں، ان میں حصہ لینے سے اجتناب کرتے ہیں اور کہیں ان سے سابقہ پیش آہی جائے تو خوبصورتی سے اپنا پیچھا چھڑا لیتے ہیں۔ سورہ الفرقان آیت 2 میں اللہ تعالیٰ ایسے نیک بندوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ:

''جب کسی ایسی جگہ سے ان کا گذر ہوتا ہے، جہاں لغو باتیں ہورہی ہوں، لغو کام ہورہے ہوں وہاں سے بہتر طریقے سے گزر جاتے ہیں۔''

''علاوہ بریں مومن ایک سلیم الطبع، پاکیزہ مزاج، جوش ذوق انسان ہوتا ہے۔ بیہودگیوں سے اس کی طبیعت کو کسی قسم کا لگاؤ نہیں ہوتا۔ وہ مفید باتیں کرسکتا ہے۔ مگر فضول گپیں نہیں ہانک سکتا۔ وہ ظرافت اور مزاح اور لطیف مذاق کی حد تک جاسکتا ہے، مگر ٹھٹھے بازیاں نہیں کرسکتا۔ گندہ مذاق اور مسخرہ پن برداشت نہیں کرسکتا، تفریحی گفتگوؤں کو اپنا مشغلہ نہیں بناسکتا۔ اس کیلئے تو وہ سوسائٹی ایک مستقل عذاب ہوتی ہے جس میں کان کسی وقت بھی گالیوں سے، غیبتوں اور تہمتوں اور جھوٹی باتوں سے گندے گانوں اور فحش گفتگوؤں سے محفوظ نہ ہوں۔ اس کو اللہ تعالیٰ جس جنت کی امید دلاتا ہے اس کی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی بیان کرتا ہے کہ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَة وہاں تو کوئی لغویات نہ سنے گا۔''

1 تیسری اور انتہائی اہم خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان کو صرف وہیں آزادی دیتے ہیں جہاں اس کا حق ان کو حاصل ہے۔ یعنی بیویوں اور لونڈیوں پر۔ یہ نہیں ہوتا کہ شہوات سے اندھے ہوکر بالکل سانڈ بن جائیں اور ہر حرمت پر دست اندازی اپنا حق سمجھ لیں۔ فرمایا کہ اپنے حدود کے اندر یہ چیز مباح ہے۔ اس پر کسی کو ملامت نہیں۔ یعنی کوئی اس کو تقویٰ، دین داری اور خدا ترسی کے منافی نہ سمجھے جیسا کہ راہبانہ تصورات کے تحت عام طور پر سمجھا گیا ہے۔ البتہ وہ لوگ جو اس حد سے آگے بڑھیں گے وہ خدا کے حدود کو توڑنے والے ہیں۔ یہاں صرف ان کے جرم کا ذکر فرمایا، اس کی سزا کا ذکر نہیں فرمایا۔ یہاں اس امر کو یاد رکھنا چاہئے کہ موجودہ مغربی اور مغرب زدہ سوسائٹی میں جنسی آزادی پر اگر کوئی قدغن ہے تو صرف اس صورت میں ہے جب جبر واکراہ کی نوبت آئے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو پھر ہر ایک کو ہر قسم کی آزادی حاصل ہے۔

1 چوتھی خصوصیت مومن کی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ تزکیہ کا کام کرنے والے ہوتے ہیں اپنا بھی تزکیہ کرتے ہیں اور دوسروں کی زندگیوں کے تزکیہ کیلئے کوشاں ہوتے ہیں اپنے اندر جو ہر انسانیت کو نشو ونما دیتے ہیں اور باہر کی زندگی میں اس کیلئے سعی وجہد کرتے ہیں۔ یہ مضمون قرآن مجید میں دوسرے مقامات پر بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ مثلاً سورۂ اعلیٰ میں فرمایا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ''فلاح پائی اس شخص نے جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام یاد کرکے نماز پڑھی۔ اور سورہ شمس میں فرمایا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا، وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ''بامراد ہوا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا، اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو دبادیا۔'' مگر یہ آیت ان دونوں کی بہ نسبت وسیع تر مفہوم کی حامل ہے، کیونکہ وہ صرف اپنے نفس کے تزکیے پر زور دیتی ہیں اور یہ بجائے خود فعل تزکیہ کی اہمیت بیان کرتی ہے جو اپنی ذات اور معاشرے کی زندگی، دونوں ہی کے تزکیے پر حاوی ہے۔

1 پانچویں خصوصیت میں یہ بات کہی گئی ہے کہ کامیاب ترین یا فلاح پانے والے لوگ وہ ہوتے ہیں جو امانتوں کا خیال رکھتے ہیں اور وعدہ کا پاس رکھتے ہیں۔ ''امانات سے مراد وہ تمام امانتیں بھی ہیں جو ہمارے رب نے قوتوں اور صلاحیتوں، فرائض اور ذمہ داریوں کی شکل میں یا انعامات وافضال اور اموال واولاد کی صورت میں ہمارے پاس محفوظ کی ہوں یا ازروئے حقوق ان کی ادائیگی کی ذمہ ہم پر عائد ہوتی ہو۔ اسی طرح عہد میں وہ تمام عہد ومیثاق بھی داخل ہیں جو ہمارے رب نے ہماری فطرت سے عالم غیب میں لئے ہیں یا اپنے نبیوں کے واسطہ سے، اپنی شریعت کی شکل میں، اس دنیا میں لئے ہیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس وہ تمام عہد ومیثاق بھی اس میں داخل ہیں جو ہم اپنی فطرت یا انبیاءؑ کے واسطہ سے اپنے رب سے کئے ہیں یا کسی جماعت یا فرد سے اس دنیا میں کئے ہیں، خواہ وہ قولاً وتحریراً عمل میں آئے ہوں یا ہر شائستہ سوسائٹی میں بغیر کسی تحریر واقرار کئے سمجھے اور مانے جاتے ہوں۔ فرمایا کہ ہمارے یہ بندے ان تمام امانات اور ان تمام عہود ومواثیق کا پاس ولحاظ رکھنے والے ہیں۔ نہ اپنے رب کے معاملہ میں خائن اور غدار ہیں نہ اس کے بندوں کے ساتھ بے وفائی اور عہد شکنی کرنے والے ہیں۔ ان دو صفتوں کے اندر وہ تمام شرعی واخلاقی، قانونی اور عرفی ذمہ داریاں آگئیں جن کا احترام ہر شریعت میں مطلوب رہا ہے۔

# یوم آزادی کے موقع پر میٹروسروس کی تعداد میں کمی

کولکاتا ،14 راگست : (عوامی نیوز سروس) آج 15 اگست بروز جمعہ تقریباً ہر جگہ یوم آزادی کی چھٹی ہے۔ تاہم اسپتالوں اور ریلوے جیسی ہنگامی خدمات سے وابستہ ملازمین اس چھٹی کے تحت نہیں آتے ہیں۔ اس لیے کولکاتا میں جمعہ کو بھی ریل، بس اور میٹرو خدمات چلتی رہیں گی۔ تاہم اس دن میٹرو کم چلے گی۔ اس کا اعلان کولکاتا میٹرو نے جمعرات کو جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن میں کیا۔ واضح رہے کہ سوموار سے سنیچر تک دکھنیشور-شہید کھودی رام روٹ یعنی بلیو لائن پر کل 262 میٹرو اپ اورڈاؤن چلتی ہیں۔ لیکن یوم آزادی پر صرف 182 میٹرو ہی چلے گی۔ گرین لائن 1 اور گرین لائن 2 پر بھی کم میٹروز چلی گی۔ تاہم پہلی اور آخری میٹرو کے اوقات میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ خیال رہے کہ کولکاتا میٹرو ریل کے ذرائع کے مطابق، 91 اپ اور 91 ڈاؤن ٹرینیں یوم آزادی پر دکھنیشور-شہید کھودی رام روٹ یعنی بلیو لائن پر چلیں گی۔ دکھنیشور، نواپاڑہ، دمدم سے شہید کھودی رام تک پہلی میٹرو روزانہ ایک ہی وقت پر روانہ ہوگی۔ پہلی میٹرو بھی اسی وقت دوسرے ٹرمینل اسٹیشن شہید کھودی رام سے روانہ ہوگی۔ میٹرو خدمات دوسرے دنوں میں چوٹی کے اوقات میں ہر 5 منٹ پر دستیاب ہوتی ہیں۔ لیکن جمعہ کو، اس وقت کا فرق بڑھ جائے گا کیونکہ کم میٹرو چلیں گی۔ میٹرو نے یہ بھی بتایا ہے کہ دو ٹرمینل اسٹیشنوں سے روزانہ رات 10.40 بجے چلنے والی خصوصی میٹرو بھی چلے گی۔ یعنی رات کو گھر واپس آنے میں کسی کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ دریں اثنا کل 124 میٹرو گرین لائن-2 روٹ یا ایسپلینیڈ-ہوڑہ روٹ پر جمعہ کو چلیں گے۔ 62 اپ اور 62 ڈاؤن ٹرینیں چلیں گی۔ ایک بار پھر، 92 میٹرو گرین لائن 1 روٹ پر چلیں گے۔ اگلے دن یعنی سنیچر 16 اگست کو ان دونوں راستوں پر اتنی ہی میٹرو خدمات دستیاب ہوں گی۔ اس دن جنم اشٹمی ہے، اس لیے ان دونوں روٹوں پر نسبتاً کم میٹرو چلیں گی۔ کولکاتا میٹرو حکام نے کہا ہے کہ سنیچر کو مقررہ وقت پر میٹرو کی ایک مخصوص تعداد بلیو لائن پر چلیں گی۔

# ناکہ چیکنگ شروع، جمعہ کو شہر میں 5 ہزار پولس اہلکار تعینات

کولکاتا ، 14 راگست : (عوامی نیوز سروس) آج 79 واں یوم آزادی ہے۔ اس موقع پر کولکاتا میں پولس اضافی نگرانی کے انتظامات کر رہی ہے۔ یوم آزادی کے موقع پر شہر میں 5 ہزار پولیس اہلکار تعینات ہوں گے۔ ڈی سی سے لے کر جوائنٹ سی پی تک مختلف رینک کے افسران کو بھی سیکورٹی کی ذمہ داری دی جائے گی۔ ناکہ چیکنگ رات سے پہلے یعنی آج سے شروع ہو جائے گی۔ شہر کے مختلف علاقوں میں واچ ٹاورز سے نگرانی جاری رہے گی۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی یوم آزادی کے موقع پر کولکاتا کے ریڈ روڈ پر ایک پروگرام منعقد کیا جائے گا۔ قومی پرچم لہرایا جائے گا۔ اس پروگرام میں وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی موجود رہیں گی۔ ریڈ روڈ پر ہونے والی پریڈ میں فوج، ریاستی پولس، کولکاتا پولس نے شرکت کی۔ ریڈ روڈ کو سیکورٹی کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ شہر کے باقی حصوں میں بھی اضافی نگرانی اور سیکورٹی ہوگی۔ 5000 پولس اہلکاروں کے ساتھ جوائنٹ سی پی رینک کے 5 افراد، ڈی سی رینک کے 20 اور اے سی رینک کے 45 لوگوں کو شہر کی سڑکوں پر سیکورٹی کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ پولس نے ریڈ روڈ کو کئی زونز میں تقسیم کر دیا ہے۔ مختلف زونز میں سیکورٹی کے الگ الگ انتظامات کیے گئے ہیں۔ جمعرات کی رات سے ناکہ چیکنگ شروع ہو جائے گی۔ شہر کے مختلف ہوٹلوں پر ناکے چیکنگ کی جائے گی۔ اگر کوئی مشکوک نظر آیا تو کارروائی کی جائے گی۔ جمعہ کی صبح سے شہر کے مختلف میٹرو اسٹیشنوں اور اہم چوراہوں پر اضافی نگرانی ہوگی۔ کوئیک رسپانس ٹیم (کیو آر ٹی) بھی تعینات کی گئی ہے تاکہ اگر کوئی مسئلہ ہو تو اسے جلد حل کیا جا سکے۔


**WAREHOUSE FOR RENT / SALE**
**ON BOMBAY ROAD INSIDE LOGISTICS PARK**

| | |
|---|---|
| • Location | 1.9 kms from Ranihati crossing on Amta Road |
| • Total Land Area | 322 Cottahs |
| • Total Carpet Area | 197,000 sqft |
| • Shed Type | PEB |
| • No. of Docks | 20 |
| • Dock Height | 3.6 ft |
| • Side Height | 12 meters |
| • Center Height | 15 meters |
| • Office Building | 3000 sqft |
| • Road Width in front of Warehouse | 50 ft |
| • Flooring | Fm2 with Densification |
| • Load Bearing of Flooring | 5-8 Mt per Sq Mt |
| • Electricity | 350 KVA Installed |
| • Insulation | Done |
| • Fire Safety Certificate | Received |

Contact- 98303 69826 / 91638 88111


# ایس ایس سی بدعنوانی معاملے میں ای ڈی کا نیوٹاؤن میں چھاپہ

کولکاتا ، 14 راگست : (عوامی نیوز سروس) مرکزی تفتیشی ایجنسی ای ڈی نے ایس ایس سی بھرتی گھوٹالہ معاملے میں ایک اور بڑا قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے جمعرات کی صبح سے کولکاتا کے نیوٹاؤن اور پارک اسٹریٹ میں بیک وقت چھاپے مارے۔ ای ڈی ذرائع کے مطابق نیوٹاؤن میں پرتعیش ہاؤسنگ اسٹیٹ آئیڈیل ولا میں 16 ولاز بھاری قیمت پر خریدے گئے تھے۔ تفتیش کاروں کا دعویٰ ہے کہ یہ رقم بہت زیادہ زیر بحث ایس ایس سی بھرتی گھوٹالہ سے آئی ہے۔ ابتدائی اندازوں کے مطابق یہ جائیداد کروڑوں روپے کے غیر قانونی لین دین کے ذریعے خریدی گئی تھی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ہر ولا جدید سہولیات سے آراستہ ہے جس کی لاگت کئی کروڑ روپے تک ہے۔ 16 ولاز کی کل مارکیٹ ویلیو کئی سو کروڑ روپے بتائی جاتی ہے۔ ای ڈی کا ماننا ہے کہ پرسنا رائے نامی تاجر جو اس کیس کے تناظر میں پہلے ہی زیر نگرانی ہے، اس ولا کی خریداری میں ملوث ہوسکتا ہے۔ نیوٹاؤن کے علاوہ پارک اسٹریٹ میں واقع آئیڈیل ریئل اسٹیٹ کے دفتر تک ای ڈی پہنچی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ کمپنی آئیڈیل ولا پروجیکٹ کی پروموٹر ہے۔ ای ڈی نے دفتر سے بڑی مقدار میں دستاویزات اور ڈیجیٹل آلات برآمد کیے ہیں۔ رقم کے لین دین کے ذرائع اور خریداروں کی شناخت کو واضح کرنے کے لیے ان تمام دستاویزات کی جانچ کی جا رہی ہے۔ تفتیش کار خاص طور پر اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ اصل خریدار کون ہیں، رقم کہاں سے آئی اور لین دین کیسے مکمل ہوا۔ ای ڈی ذرائع کے مطابق پرسنا رائے کا نام بھرتی بدعنوانی معاملے کی جانچ میں کئی بار سامنے آیا ہے۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اس وقت کی کچھ بااثر سیاسی شخصیات کے قریب تھے اور اسی ذریعے سے کرپشن کی رقم کو ریئل اسٹیٹ سیکٹر میں لگایا گیا۔ پرسنا رائے کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے اپنے یا اپنے قریبی دوستوں کے نام پر کئی جائیدادیں خریدیں جو درحقیقت بھرتی بدعنوانی کے پیسے سے بنائی گئی تھیں۔ تفتیش کار اب یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ولا کی خریداری کے لیے پوری رقم کہاں سے آئی۔ ابتدائی طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بھرتی کے امتحان کے امیدواروں سے رشوت کے طور پر لی گئی بھاری رقم کو پہلے کئی شیل کمپنیوں کے ذریعے منتقل کیا گیا، اور پھر لگژری جائیدادوں کی خریداری میں سرمایہ کاری کی گئی۔ شبہ ہے کہ اس تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے بدعنوانی کی رقم کو سفید کرنے کی کوشش کی گئی۔ نیوٹاؤن کے مکینوں کا کہنا تھا کہ چند روز قبل ولاز تقریباً خالی تھے لیکن چند ماہ قبل اچانک رجسٹری میں کئی نئے مالکان کے نام سامنے آئے۔ تاہم، یہاں کوئی بھی خریدار نہیں رہ رہا ہے، جس سے ای ڈی کا شک مزید بڑھ گیا ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق ولا اصل مالکان کے استعمال کے لیے نہیں ہیں، بلکہ سرمایہ کاری کی جائیداد کے طور پر ہیں۔ ذرائع کے مطابق ای ڈی جلد ہی پرسنا رائے کو پوچھ گچھ کے لیے طلب کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ جن کے نام پر یہ ولاز خریدے گئے ان کے بارے میں مکمل معلومات اکٹھی کرنے اور ہر ایک سے پوچھ گچھ کی تیاریاں جاری ہیں۔ اگر ضروری ہوتو، ای ڈی جائیدادوں پر عارضی ضبطی بھی جاری کر سکتا ہے، تاکہ تفتیش کے دوران انہیں فروخت یا منتقل نہ کیا جا سکے۔ خیال رہے کہ ایس ایس سی بھرتی بدعنوانی کیس میں کئی سیاست دانوں، نوکر شاہوں اور تاجروں کے نام پہلے ہی ملوث ہو چکے ہیں۔ تصور جا رہا ہے کہ نیوٹاؤن اور پارک سٹریٹ میں یہ چھاپہ کئی اور نئے نام اور لین دین کا معاملہ آشکار ہو سکتا ہے۔

یوم آزادی کی تقریبات کی براہ راست نشریات لال قلعے کی فصیل سے دوردرشن نیٹ ورک پر صبح 6.30 بجے سے پیش کی جائیں گی۔

## ہائی کورٹ سے بھگوا ایم ایل اے کی پیشگی ضمانت منظور

کولکاتا، 14/ اگست: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ نبانہ مہم کے متعلق درج کیس میں بی جے پی کے ایم ایل اے اشوک ڈنڈا سے حراست میں پوچھ تاچھ کی ضرورت نہیں ہے۔ جج نے اشوک ڈنڈا کی پیشگی ضمانت منظور کر لی ہے جن پر اشتعال انگیز تبصرہ کرنے کا الزام ہے۔ ہدایت کی گئی ہے کہ انہیں نوٹس کے پیش نظر تحقیقات میں تعاون کرنا ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے بی جے پی لیڈر کالی کھٹک کو 22 اگست تک عبوری تحفظ دیا ہے۔ یہ ہدایت دی گئی ہے کہ انہیں سوموار کو صبح 11 بجے سے سہ پہر 3 بجے کے درمیان پولیس اسٹیشن میں حاضر ہو کر تفتیش میں تعاون کرنا ہوگا۔

## صفحہ اول کا بقیہ خبریں

**بقیہ:** ایس آئی آر: الیکشن

لوگ حقیقت سے واقف ہو سکیں۔ آدھار نمبر یا دیگر جو دستاویزات درج ہو، ای پی ا? ئی سی اور ہٹانے کی وجہ، یہ سب واضح کر دیں۔

الیکشن کمیشن نے 'سپریم' ہدایت کے عبد کہا کہ "ٹھیک ہے، ہم ہر ایک اسمبلی حلقہ کے حساب سے ویب سائٹ میں یہ جانکاری مہیا کرا دیں گے۔ ہٹائے گئے لوگوں کی ہم ضلع سطح پر لسٹ جاری کریں گے۔" اس وضاحت کے بعد بنچ میں شامل جسٹس باغچی نے کہا کہ "ہم بس یہ جانکاری منظر عام پر لانا چاہتے ہیں۔" جسٹس کانت نے اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ "پونم دیوی کے کنبہ کو پتہ ہونا چاہیے کہ ان کا نام اس لیے ہٹایا گیا ہے، کیونکہ ان کی موت ہو چکی ہے۔" بعد ازاں بنچ نے الیکشن کمیشن سے سوال کیا کہ آپ یہ کب تک کر سکتے ہیں؟ ساتھ ہی جسٹس باغچی نے یہ بھی کہہ دیا کہ "ہم 48 گھنٹے میں ایسا کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔" سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن سے کچھ دیگر اہم باتیں بھی کہیں۔

عدالت نے کہا کہ 2003 کے بہار ووٹر لسٹ ترمیم میں قابل قبول دستاویزوں کے بارے میں ہمیں بتائیں۔ جسٹس سوریہ کانت کی بنچ نے کہا کہ "ہم چاہتے ہیں الیکشن کمیشن یہ بتائے کہ 2003 کے عمل میں کون سے دستاویز لیے گئے تھے۔" دراصل عرضی دہندگان کے وکیل نظام پاشا نے سپریم کورٹ سے کہا ہے کہ اگر یکم جنوری 2003 کی تاریخ چلی جاتی ہے تو سب کچھ چلا جاتا ہے۔ الیکشن کمیشن کے وکیل راکیش دویدی نے کہا کہ مجھے دوسرے فریق کے وکیلوں کی ان کے تعاون کے لیے تعریف کرنی چاہیے، یہ مستقبل کے نظریہ سے ایک اچھی علامت ہے۔ اس دوران سپریم کورٹ نے اپنے پاس موجود کچھ ڈاٹا کو سامنے رکھا۔ بنچ نے الیکشن کمیشن سے کہا کہ آپ کے مطابق یکم جنوری 2025 تک 7.89 کروڑ لوگ ہیں، جن میں سے 7.24 کروڑ فارم پہلے ہی بھر چکے ہیں، باقی 65 لاکھ ہیں۔ 65 لاکھ میں سے 22 لاکھ افراد مر چکے ہیں۔ ا?پ نے سنا ہوگا کہ مردہ یا زندہ پر سنگین تنازعہ ہے۔ لوگوں کو یہ جانکاری حاصل کرنے کے لیے کیا انتظام ہے؟ تاکہ گھر والوں کو پتہ چل سکے کہ ہمارے لوگ لسٹ میں مردہ کے طور پر شامل کیا گیا ہے؟ کیا آپ کے پاس کوئی ایسا نظام نہیں ہو سکتا، جس سے انھیں مقامی سیاسی پارٹیوں کے پیچھے نہ بھاگنا پڑے؟ جواب میں الیکشن کمیشن نے کہا کہ بوتھوں کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ ویب سائٹ پر ہم نے بی ایل او کی تعداد دی ہے۔ مہلوکین کی شناخت کے لیے افسران والنٹیر س کے ساتھ گھر گھر جائیں گے۔

**بقیہ:** ووٹ ادھیکار یاترا سے

ووٹ ادھیکار یاترا کے ساتھ ہم بہار سے ووٹ چوری کے خلاف جدوجہد کا آغاز کر رہے ہیں۔ ہم پورے ملک میں صاف اور درست ووٹر لسٹ تیار کروا کے ہی دم لیں گے۔ نوجوان، مزدور، کسان، ہر شہری اٹھے اور اس عوامی تحریک کا حصہ بنے۔ اب کی بار، ووٹ چوروں کی ہار — عوام کی جیت، آئین کی جیت۔" اس یاترا کے دوران راہل گاندھی اور اتحادی رہنما بہار کے مختلف اضلاع سے گزریں گے۔ کانگریس کے تنظیمی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے بدھ کے روز ساسارام پہنچ کر انتظامات کا جائزہ لیا۔ 'ووٹ ادھیکار یاترا' ساسارام سے شروع ہو کر اورنگ آباد، گیا، نوادہ، نالندہ، شیخ پورہ، لکھی سرائے، منگیر، بھاگلپور، کٹیہار، پورنیہ، ارریہ، سپول، مدھوبنی، دربھنگہ، سیتامڑھی، مشرقی چمپارن، مغربی چمپارن، گوپال گنج، سیوان، چھپرا اور آرا سے گزرے گی۔ یکم ستمبر کو پٹنہ کے گاندھی میدان میں ایک بڑی ریلی کے ساتھ اس کا اختتام ہوگا، جہاں راہل گاندھی اور دیگر قائدین خطاب کریں گے۔

کانگریس کا کہنا ہے کہ یہ مہم بہار تک محدود نہیں رہے گی بلکہ ملک کے دیگر حصوں میں بھی اس طرز کی عوامی بیداری مہم چلائی جائے گی تاکہ ووٹر لسٹ سے فرضی نام نکالے جا سکیں اور حقیقی اہل ووٹروں کا اندراج یقینی بنایا جا سکے۔ پارٹی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس سفر اور ریلی میں شامل ہوں تاکہ جمہوریت کو مضبوط بنایا جا سکے۔

**بقیہ:** اسرائیلی فوج نے

سے امداد کی محفوظ فراہمی یقینی بنانے پر زور دیا۔

نیوزی لینڈ نے غزہ امداد میں رکاوٹ اور فلسطینیوں کی جبری بے دخلی شرمناک قرار دے دی۔

**بقیہ:** پاکستان میں آزادی کا

ایک افسر نے یہ اطلاع دی۔ موصولہ اطلاع کے مطابق پاکستان میں اس طرح کے واقعات پورے شہر میں دیکھنے کو ملے۔ عزیز آباد میں ایک عورت اسی طرح کی ہوائی فائرنگ سے زخمی ہو گئی۔ اس کے علاوہ کورنگی میں اسٹیفن نامی ایک شخص کی جشن کے دوران ہوئی گولی باری میں موت ہو گئی۔ پاکستانی نیوز چینل کے مطابق شہر بھر میں ہوئے اس طرح کے واقعات میں کم سے کم 64 اور دیگر لوگ گولی لگنے سے زخمی ہو گئے۔ مقامی پولیس کے مطابق کراچی کے کئی علاقوں میں فائرنگ کے واقعات درج کیے گئے ہیں۔ ان میں لیاقت آباد، کورنگی، لیاری، محمود ا? باد، اختر کالونی، کیماری، جیکشن، بالڈیا، اورنگی ٹاؤن اور پاپوش شہر جاص طور پر قابل ہیں۔ وہیں شریف آباد، شمالی ناظم آباد، سورج وانی ٹاؤن، زمان ٹاؤن اور لانڈھی جیسے علاقے بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ فائرنگ میں زخمی ہوئے لوگوں کو سول، جناح اور عباسی شہید اسپتالوں کے ساتھ پرائیویٹ اسپتالوں میں بھی لے جایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 20 سے زیادہ مشتبہ لوگوں کی گرفتاری کی ہے۔ ملزمین کے پاس سے جدید ترین اسلحے گولیاں برا? مد ہوئی ہیں۔ پولیس نے کہا ہے کہ اُن کی کارروائی جاری ہے اور جو بھی لوگ اس ہوائی فائرنگ میں شامل ہوں گے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ واضح رہے کہ پاکستان میں یوم آزادی تقریبات کے دوران ہر سال فائرنگ کے واقعات سامنے آتے ہیں۔ 2024 میں بھی ایسا ہی ایک واقعہ ہوا تھا جس میں ایک بچے کی موت ہوئی تھی اور 95 سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے تھے۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق جنوری 2024 میں کراچی شہر بھر میں ہوئی فائرنگ کے الگ الگ واقعات میں کم سے کم 42 لوگوں کی موت ہوئی تھی جبکہ 233 لوگ زخمی ہوئے تھے۔

शिक्षा मंत्रालय
भारत सरकार
MINISTRY OF EDUCATION
Government of India
सत्यमेव जयते
79 واں یوم آزادی مبارک
NCPUL
قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، حکومت ہند کی سرگرمیاں اور حصولیابیاں
(2014-15 تا 2024-25)
عالمی کانفرنس/ قومی سمینار و کانفرنس
7 عالمی کانفرنس اور 104 قومی سمینار/ کانفرنس کا انعقاد
CABA-MDTP میں ایک سالہ ڈپلوما کورس
28 ریاستوں/ یونین ٹیریٹریز میں 603 مراکز، 303972 طلبا تربیت یافتہ
اردو کیلی گرافی اور گرافک ڈیزائن میں دو سالہ ڈپلوما کورس
18 ریاستوں/ یونین ٹیریٹریز میں 73 مراکز، 34,853 طلبا تربیت یافتہ
اردو زبان میں ایک سالہ ڈپلوما کورس
26 ریاستوں/ یونین ٹیریٹریز میں 1602 مراکز
8,79,141 طلبا تربیت یافتہ (بشمول CABA-MDTP طلبا)
فنکشنل عربک میں دو سالہ ڈپلوما کورس
26 ریاستوں/ یونین ٹیریٹریز میں 499 مراکز، 2,88,761 طلبا تربیت یافتہ
بک پروموشن/ ایگزیبیشن/ موبائل وین
12 قومی کتاب میلے کا انعقاد اور 179 کتاب میلوں میں شرکت/ موبائل وین سے نمائش
عربی میں ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس
26 ریاستوں/ یونین ٹیریٹریز میں 512 مراکز
2,80,283 طلبا تربیت یافتہ
فارسی میں ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس
26 ریاستوں/ یونین ٹیریٹریز میں 125 مراکز
39,949 طلبا تربیت یافتہ
پیپر میشی میں چھ ماہی سرٹیفکیٹ کورس
جموں و کشمیر میں 6 مراکز، 1,280 طلبا تربیت یافتہ
549 کتابوں اور رسائل کی اشاعت
2256 سمینار/ لیکچر سیریز کو مالی تعاون
3722 کتابوں اور رسائل کی تھوک خریداری
1928 مسودات کی اشاعت کے لیے مالی تعاون
357 پروجیکٹس کے لیے مالی تعاون
اردو پریس پروموشن کے تحت 11234 اخبارات/ رسائل کو مالی تعاون
ٹی وی پر اردو دنیا کے 375 اپی سوڈ کا ٹیلی کاسٹ
राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद् | قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
National Council for Promotion of Urdu Language
Department of Higher Education, M/o Education, Govt. of India.
Farogh-e-Urdu Bhawan, FC-33/9, Institutional Area, Jasola, New Delhi-110025
011-49539000 | 011-49539099 | www.urducouncil.nic.in | director@ncpul.in | @nationalcouncilforpromotionofurdulanguage | @ncpuldelhi

राष्ट्रीय पटसन बोर्ड | NATIONAL JUTE BOARD
National Jute Board | Ministry of Textiles | Govt. of India
جوٹ کا جشن
مستقبل کا پائیدار فائبر

آج ہندستان کی 79ویں آزادی کے موقع پر
ہم لوگ جوٹ کی مصنوعات کو استعمال کرنے کا عھد کریں
جوٹ سیکٹر کی کامیابیاں گزشتہ 11 سال کے دوران
ایم ایس پی 2013-14 میں 2300 روپے/ فی کوئنٹل سے بڑھ کر 2024-25 کے دوران 5650 روپے فی کوئنٹل ہوگئی
5.56 لاکھ جوٹ کے کسانوں کو ICARE اسکیم کے تحت مدد دی گئی۔ ان کی آمدنی میں فی ہیکٹر -/10,000 روپے کا اضافہ ہوا اور جوٹ کی پیداواری صلاحیت میں 15% تک اضافہ ہوا
جوٹ ملوں کی 40,000 لڑکیوں کو اور جوٹ ایم ایس ایم ای یونٹ ورکروں کو اسکالرشپ دی گئی
جوٹ ملوں کی تعداد 20 نئے ملوں کو کھولنے کے بعد بڑھ کر 120 تک ہوگئی
سوچھ بھارت ابھیان کے تحت 1450 ٹوائیلیٹ بلاکس جوٹ ملوں میں بنائے گئے
سب سے زیادہ ایم ایس پی کی حصولیابی 617.25 کروڑ 2023-24 کے دوران
مجموعی جوٹ سامان کا ایکسپورٹ 2013-14 میں 2122 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2024-25 میں 3251 کروڑ روپے ہوگیا
لازمی پیکیجنگ ضابطوں کے تحت جوٹ تھیلوں کی سالانہ خریداری بڑھ کر 12,000 کروڑ سے زیادہ ہوگئی۔ اس طرح 40 لاکھ جوٹ کے کسانوں اور 7 لاکھ ورکروں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت کو یقینی بنایا گیا
جوٹ کی مختلف مصنوعات کا ایکسپورٹ 2013-14 میں 484 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2024-25 میں 1459 کروڑ روپے ہوگیا
پہلی بار جدید ترین "پٹ سن بھون" کی تعمیر کولکاتا میں ٹیکسٹائل وزارت کے تحت جوٹ کی سبھی تنظیموں کے لئے کی گئی
"پیکیجنگ میں جوٹ کا لازمی استعمال جوٹ سیکٹر کو مضبوط بنانے میں مدد گار ہوگا یہ ھمارے معماروں اور کسانوں کے ایک اھم فروغ کی بھی نشاندھی کرتا ھے"
نریندر مودی
جوٹ استعمال کریں، ماحولیات کی حفاظت کریں
ھندستان کا جوٹ ایک قدرتی، ماحولیات دوست، بائیوڈی گریڈ ایبل پائیدار فائبر ھے جو کاربن کے اثرات کو کم کرتا ھے۔
جوٹ کی پیداواری صلاحیت 2013-14 میں فی ہیکٹر 24 کوئنٹل سے بڑھ کر 2024-25 میں فی ہیکٹر 27 کوئنٹل ہوگئی
جشن 79 واں یوم آزادی کا
CBC 41129/13/0002/2526

# ہندوستان کی آزادی میں مسلمانوں کا کردار

مولانا ڈاکٹر محمد اصغر مصباحی

ہندوستان کی تاریخ کے صفحات کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ جنگ آزادی اور مسلمان دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اگر تحریک آزادی میں مسلمان شامل نہ ہوتے تو ملک آزاد نہ ہوتا اور نہ انگریزوں کو شکست ہوتی۔ تحریک آزادی کے ہر موڑ پر مسلمانوں نے بھرپور نمائندگی کی ہے۔ جلیان والا باغ میں سینکڑوں مسلمان شہید ہوئے، کاکوری کیس میں مسلمان شریک ہوئے، ہندوستان چھوڑو تحریک میں، عدم تعاون تحریک میں اور حصول آزادی کے تمام تحریکوں میں مسلمانوں نے برادرانِ وطن کے شانہ بہ شانہ حصہ لیا اور اپنی جانوں کو قربان کیا۔ سراج الدولہ، ٹیپو سلطان اور بہادر شاہ ظفر تاج بادشاہت پہننے کے بعد بھی ہندوستان کی آزادی کے لیے اپنی جانوں کو قربان کرکے آزادی کے پرچم کو بلند کیا۔ ہندوستان کی آزادی کسی ایک گروہ یا ایک فرقہ کی جدو جہد کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ یہاں کے رہنے والے ہندو، مسلمان، سکھ اور عیسائی سبھوں کی مشترکہ بے لوث قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

ہندوستان کی آزادی کے حصول کی جدو جہد میں جن علمائے کرام اور مسلمان قائدین نے نمایاں رول ادا کیا، ان میں حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ، حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ، حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین مدنیؒ، شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا فضل حق خیر آبادیؒ، حضرت مولانا حسرت موہانیؒ، حضرت مولانا محمد علی جوہرؒ، حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ، حضرت مولانا حفظ الرحمن ؒ، حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ، حکیم اجمل خان مرحوم، ڈاکٹر مختار احمد انصاری مرحوم، بدرالدین طیب جی مرحوم اور خان عبد الغفار خان وغیرہم شامل ہیں۔ آزادی کی تحریک میں ان حضرات کے کارنامے قابل قدر اور ناقابل فراموش ہیں۔ علاوہ ازیں ہندوستان کی تحریک آزادی میں جمعیۃ علماء ہند کی خدمات اور کارنامے ملک عزیز کی تاریخ کا وہ روشن باب ہے جسے اس ملک کی تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ وطن عزیز کی خاطر علمائے کرام نے جس بے خوفی، بے باکی اور بہادری کے ساتھ اپنی جدو جہد کا سلسلہ جاری رکھا، سرزمین ہند میں کسی تحریک کی طرف سے ایسی منظم مثال پیش نہیں کی جاسکتی ہے۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اسی علماء حق کی جماعت کے روح رواں تھے۔ مگر افسوس صد افسوس ملک کو آزاد ہوئے 78 سال گزرنے کے بعد بھی جشن آزادی کی تقریبات اور دیگر مواقع پر علمائے کرام، مسلمان مجاہدین آزادی اور مسلم قائدین کی بیش بہا خدمات اور قربانیوں کو نظر انداز کرنے کا ایسا سوچا سمجھا رویہ اختیار کیا گیا کہ آج کی نسل مسلمانوں کی ان نامور شخصیتوں اور آزادی کے سورماؤں سے واقف نہیں ہے۔ حقائق سے چشم پوشی کرتے ہوئے عوام کے سامنے یک طرفہ تصویر پیش کی جاتی ہے۔ تمام ہندوستانی مورخین اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں یہاں کے علمائے کرام نے بے مثال قربانیاں دی ہیں اور یہ بھی ناقابل تردید حقیقت ہے کہ آزادی کی تمام تحریکوں کا سرچشمہ ہندوستان کے علماء اور مشائخ رہے ہیں۔

انگریزوں نے جب منصوبہ بند سازشوں کے ذریعہ ۱۸۰۳ء میں دہلی کے تاج وتخت کمزور کرکے ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت قائم کردی اور یہ اعلان کردیا کہ ”ملک کے بادشاہ سلامت کا حکم کمپنی بہادر کا“ اس اعلان کو سن کر حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ جاری کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہمارا ملک غلام ہوگیا، غلامی کو مٹانا اور حصول آزادی کے لیے جدو جہد کرنا ہمارا فریضہ ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کا علمائے کرام کی قیادت اور سربراہی میں سامراجی طاقتوں کے خلاف سینہ سپر ہونے کی بنا پر انگریزوں نے ان کو پھانسی پر لٹکانے کا حکم دے دیا۔ جس کے نتیجے میں صرف پندرہ دنوں کے اندر تقریباً دو لاکھ مسلمان شہید ہوئے۔ جس میں باون ہزار صرف علمائے کرام تھے۔ تاریخ شاہد ہے کہ دلی میں کوئی درخت ایسا نہیں تھا جس میں کسی عالم کی لاش نہ لٹکی ہو، ان کربناک حالات کے باوجود علمائے کرام اور مسلم مجاہدین آزادی کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ ہندوستان کو انگریز سامراج کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے ان کا اپنی جانوں کا قربان دینے کا جذبہ بڑا مقدس اور ولولہ انگیز تھا۔

مجاہد آزادی شیر میسور شہید ٹیپو سلطان ۱۷۹۹ء میں ہندوستان کی آزادی کی خاطر سری رنگا پٹنم کے میدان کارزار میں انگریزوں سے یہ کہتے ہوئے اپنی جان قربان کردی کہ ”گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی طرح ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔“

مجاہد آزادی شہید اشفاق اللہ خاں کو انگریز حکومت نے ۱۹۲۷ء میں جب پھانسی کی سزا سنائی تو پھانسی سے قبل انہوں نے جو جملے استعمال کیے وہ بھی تاریخ میں محفوظ ہے۔ ”اگر مجھے ایک ہزار بار پھانسی دی جائے اور ایک ہزار بار مر مر کر دوبارہ پیدا ہوں تو بھی وطن کے لیے مر مٹنے کا جذبہ اسی طرح تروتازہ رہے گا۔ مجاہد آزادی مولانا محمد علی جوہر نے ۱۸۳۰ء کی پہلی گول میز کانفرنس میں انگریزوں کو یہ کہہ کر دہلا دیا تھا کہ مجھے آزادی دو، میں غلام ہندوستان میں دوبارہ جانا نہیں چاہتا اور لندن میں ہی ان کا انتقال ہوگیا اور اسی طرح دیگر بہت سے علمائے کرام بھی نے وطن کی آزادی کے لیے سردھڑ کی بازی لگا دی۔ مدارس میں حدیث وقرآن کا درس دینے والے علماء، خانقاہوں میں بیٹھ کر اپنے خونِ جگر سے اسلام کا چراغ روشن کرنے والے مشائخ، اپنے مدرسوں اور خانقاہوں کو چھوڑ کر ننگی تلوار لے کر شاملی کے میدان میں انگریزوں سے دست بہ دست جنگ کے لیے نکل آئے۔ ان گنت علماء اور مشائخ کو جلاوطن کیا انگریزوں کی عدالتوں میں کھڑے ہوکر پھانسی یا قید کی سزا سننے پر مجبور ہونا پڑا۔ افسوس صد افسوس! آج تاریخ کو مسخ کرنے کی ناکام کوشش کی جارہی ہے۔ طرح طرح کی سازشیں ہورہی ہیں، مگر حقیقت ہے۔ ملک کی آزادی میں مسلمانوں خصوصاً علمائے کرام نے جو اہم کردار ادا کیا ہے، وہ ناقابل فراموش ہے۔ جس پر پردہ ڈالا جارہا ہے۔

کس کس جگہ بیاض وطن سے مٹاؤ گے
ہر ہر ورق پہ مہر وفا کر چکے ہیں ہم

خلاصہ یہ ہے کہ ہندوستان کی آزادی کے لیے علمائے کرام اور مسلم قائدین کے ناقابل فراموش کارنامے تاریخ کے صفحات میں موجود ہیں۔ آج جب کہ ہمارا ملک 79 واں جشن یوم آزادی منا رہا ہے، انصاف کا تقاضا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کی جدو جہد میں جہاں دوسرے برادرانِ وطن کی قربانیوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے، مسلمان مجاہدین آزادی اور قائدین کا بھی نام لیا جائے۔ تاکہ موجودہ نسل حقائق سے واقف ہوسکے۔ یہ نہایت افسوسناک المیہ ہے کہ آزادی کے 78 سال گزرنے کے بعد بھی ہم فرقہ پرستی اور تعصب سے آزادی حاصل نہیں کرسکے۔ منافرت کا ماحول بدستور قائم ہے، فرقہ پرست اور شر پسندوں کا بول بالا ہے۔ ہر سطح سے ان کی حوصلہ افزائی بھی کی جارہی ہے، اس ملک کو سب سے زیادہ خطرہ فرقہ پرست اور فاشسٹ قوتوں سے ہے۔ عوام کی توجہ اس طرف بھی دلانا ضروری ہے تاکہ فرقہ پرستوں کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکے۔

ستم بالائے ستم مسلمان ہندوستان کی آزادی کے لیے جن کی بے مثال قربانیوں کی لمبی چوڑی داستان تاریخ میں موجود ہے۔ ان کی حب الوطنی کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھا جارہا ہے۔ حالاں کہ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مسلمان جس ملک میں رہتا ہے اس سے دشمنی نہیں کرسکتا۔ حب الوطنی ان کے ایمان کا حصہ ہے۔ وہ وطن عزیز سے حد درجہ پیار کرتا ہے اور اسی جذبہ سے سرشار ہوکر وطن کی حفاظت کے لیے اپنی جان تک قربان کردیتا ہے۔ مسلمانوں کی قربانیوں کے واقعات سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں، اس لیے برادران وطن کو مسلمانوں کی وفاداری پر شک نہیں کرنا چاہیے۔ آیئے ہم 79 ویں جشن یوم آزادی کے موقع پر یہ عہد کریں کہ اپنے دشمنوں کی سازشوں کو نیست ونابود کردیں گے، وقت آنے پر وطن عزیز کی بقاو تحفظ کے لیے سردھڑ کی بازی لگا دیں گے، آپسی منافرت کا ماحول اور بغض و حسد کا خاتمہ کریں گے، آپس میں بھائی چارگی قائم کریں گے، فرقہ پرستی اور تعصب کی لعنتوں سے ملک کو پاک وصاف کریں گے، رشوت خوری، جمع خوری، قتل وغارت گری، دہشت گردی، بے ایمانی اور بے انصافی سے ملک کو آزاد کرائیں گے۔

وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے
تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے ہندوستاں والوں
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

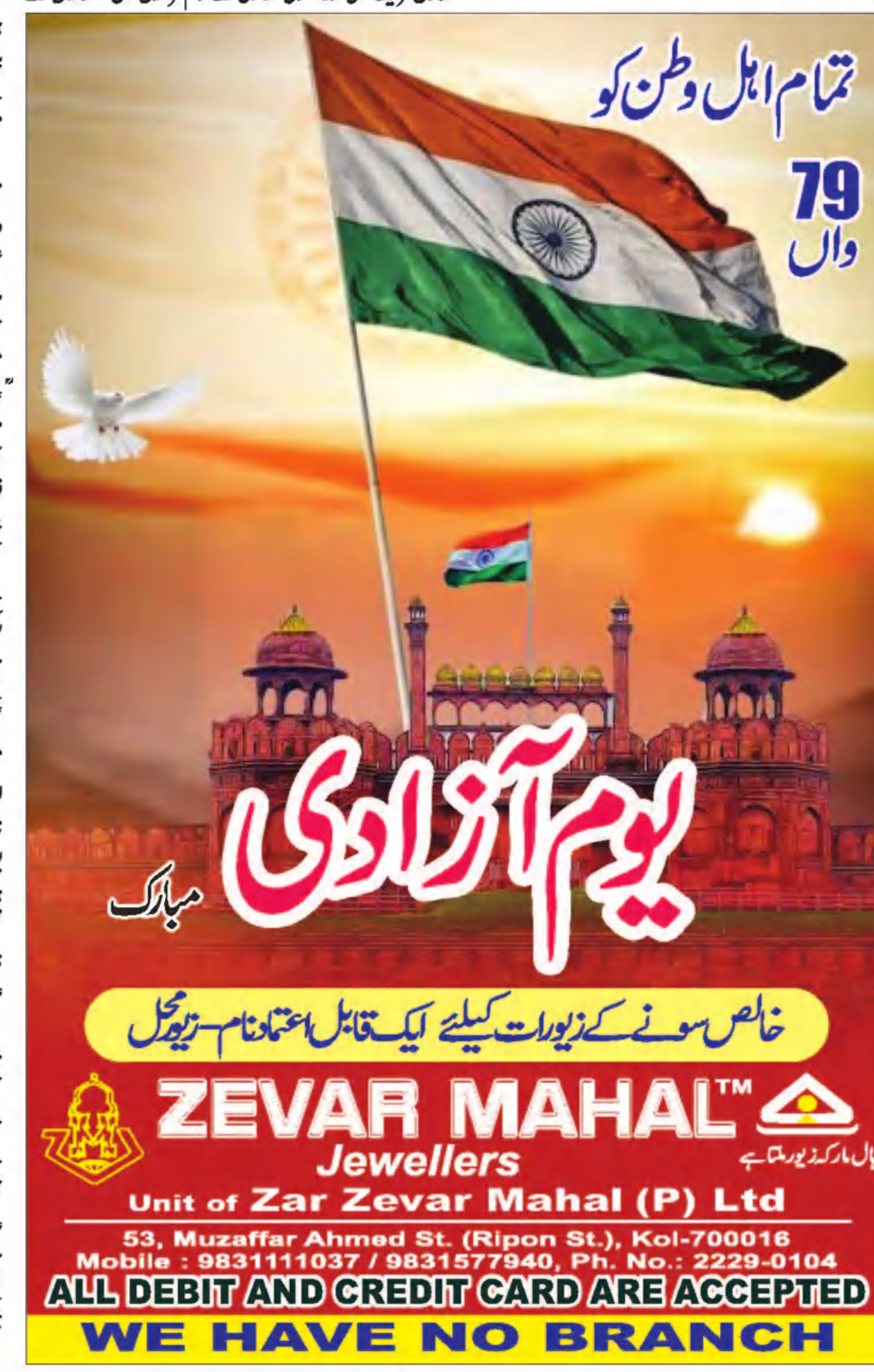


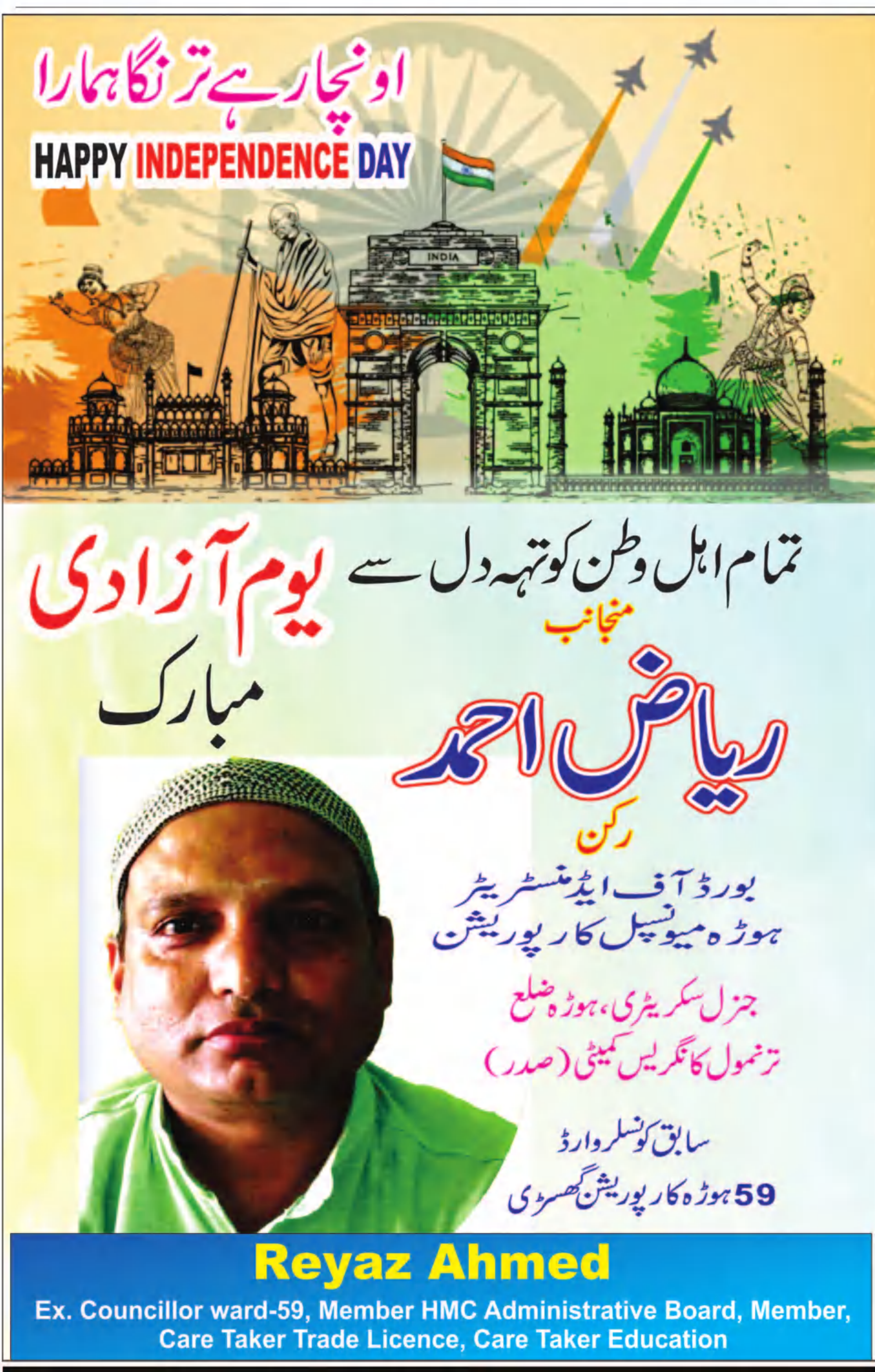

# 15/ اگست

**عبدالعزیز**

15/اگست کا دن مشہور ہے۔اسی دن انگریزوں کی غلامی سے ہندوستان آزاد ہوا۔آزادی کی لڑائی میں بیشمار لوگوں نے حصہ لیا۔مجاہدین آزادی کی قربانیوں کو ملک کے باشندوں کونہیں بھولنا چاہئے۔آزادی کیلئے ان گنت لوگوں نے اپنی جانیں نچھاور کیں۔آزادی جوملی ہے اس آزادی کی قدر ہونی چاہئے اسے ہر قیمت پر بچانے کی کوشش کرنی چاہئے مگر یہ آزادی اس وقت مکمل ہوگی جب ملک کے ہرفرد کو معاشی آزادی (Economic freedom) نصیب ہوگی ۔ ہر کوئی ملک کے وسائل وذرائع سے یکساں فائدہ حاصل کرسکے گا،غربت اور افلاس کا خاتمہ ہوگا، ہرایک کو دووقت کی روٹی آسانی سے میسر ہوگی۔غریب اور امیر کا فرق کم سے کم ہوجائے گا۔ مٹھی بھر خاندان کے ہاتھوں میں پورے ملک کی دولت نہیں ہوگی۔جن لوگوں نے ملک کے 70 فیصد سے زائد وسائل وذرائع کو قبضہ کررکھا ہے ان کے چنگل سے آزاد کرنا انگریزوں سے ملک کو آزاد کرانے سے زیادہ دشوار ہے کیونکہ یہ کالوں پر کالوں کی غلامی ہے۔

15/اگست 1947ء کو یقیناً سیاسی آزادی ملک کو نصیب ہوئی ۔مجاہدین آزادی نے ملک کو ایک جمہوری اور سیکولر ملک بنانا چاہا لیکن آزادی سے پہلے جولوگ انگریزوں یا انگریزی حکومت کے مددگار اور وفادار تھے ان کا منصوبہ تھا کہ انگریزوں کے بعد ملک میں ایک خاص مذہب اور ایک خاص قسم کی سنسکرتی (کلچر) کا غلبہ ہو، بدقسمتی سے آج ملک میں وہی برسراقتدار ہیں جس کی وجہ سے ملک میں اکثریت پرستی (Majoritism) کی حکومت ہے ۔اقلیت خاص طور سے مسلم اقلیت کو راندۂ درگاہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ معاشی لحاظ سے جولوگ کمزور ہیں اور جوصدیوں سے چھوٹی ذات (Backward cast) کے نام سے ستائے گئے ان کو بھی حاشیہ پر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ۔اچھی بات یہ ہے کہ پسماندہ طبقہ اپنے حقوق کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔مسلمان فرقہ پرستی کی آگ نہ پھیلے۔اس کے لئے اپنے حقوق کی لڑائی لڑنے سے قاصر ہیں۔

ملک کے مشہور فلاسفر اور سابق صدر جمہوریہ ہند ایس رادھا کرشنن نے جواہر لال نہرو کے بارے میں اپنی کتاب "our Heritage" میں لکھا ہے کہ :

When we see sometimes people grow somewhat despondent, it is essential for us to know that in a parliamentay demorcacy the majority has its responsbities as well as minority. Both of them have their rights and their obligations.

(جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ لوگ مایوسی اور ناامیدی کے شکار ہیں تو ہمارے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ پارلیمانی جمہوریت میں جس طرح اکثریت کی ذمہ داریاں ہیں اسی طرح اقلیت کی بھی ذمہ داریاں ہیں دونوں کے حقوق اور فرائض ہوتے ہیں)

31 فیصد ووٹ لے کر جن لوگوں کی حکمرانی ہے وہ اگر چہ اکثریت میں نہیں ہیں مگر جمہوریت کی خامیوں کی وجہ سے وہ اکثریت کو نہ صرف نظرانداز کررہے ہیں بلکہ اکثریت اور اقلیت سب سے ملک کو آزاد کرنے کا نعرہ بھی بلند کررہے ہیں۔وہ ایک ایسی جمہوریت چاہتے ہیں جس میں اپوزیشن نام کی کوئی چیز نہ ہو وہ آسانی سے ملک میں من مانی کرسکیں اوران کی آمریت مستحکم اور مضبوط ہوجائے۔ملک کو ایسی ذہنیت سے بچانے کی ضرورت ہے ورنہ ملک کی آزادی خطرے میں پڑسکتی ہے۔

اس ذہنیت کے لوگ سیکولرزم کا جومطلب اور مفہوم اپنی طرف سے واضح کررہے ہیں وہ بھی انتہائی غلط ہے ،ایک خاص مذہب اور کلچر کی حکمرانی کیلئے ایسی حرکت کے مرتکب ہورہے ہیں۔رادھا کرشنن نے اپنی کتاب Our Heritage میں نہرو کے خیالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ :

"Secularism is a principle which he (Nehru) gave us. It is a wrong word - wrongly interpreted and misunderstood by many people. It does not mean indifference to religion. It does not mean disrespert to 'rreligion. It only means that the State as such is not identified with any particular religion but tolerates every religion, appreciates every religion, respects all religions - Hindu, Buddhist, Moslem, Christian, etc. They all have a claim to prevail, to practise their own forms, and in a democracy we should not say that any one particular religion is more exalted than another. Individuals may think whatever they please, but so far as the State is concerned it is not identified with any religion, it respects all religions. When it respects all religions, it is merely a practice of the fundamental principle of the Indian genius, of the Indian spirit itself. We said long ago in the *Rg Veda* : *ekam sad viprah bahuvadha vadanti*. We said again in *Upanisad* :We have nothing to do with this particular god or that; they are allo symptomatic, symbolic of the one God. What is necessary is, a man is judged by the spirit in him, by the way in which he is able to raise himself, above himself, that is the meaning of any kind of religion.So, what we mean by secularism is respect for all faiths." (Page 148 - 149)

(سیکولرزم ایک اصول ہے جسے نہرو نے ہمیں دیا ہے ۔ یہ ایک ایسا غلط لفظ ہے جوغلط طریقہ سے سمجھا گیا اور غلط طریقہ سے جس کی تشریح وتعبیر کی گئی۔ یہ مذہب مخالف نہیں ہے نہ مذہب کی کم تری (disrespect) کا حامی ہے اور نہ ہی اسٹیٹ یا ریاست کسی ایک مذہب یا ایک عقیدہ سے پہچانا جائے یا اس کی حمایت کرے بلکہ ہر مذہب کو برداشت (tolerate) کرے، ہر مذہب کا احترام (respect) اور ہر مذہب کی سراہنا (appreciate) کرے خواہ ہندو مت ہو، بدھ مت ہو یا عیسائی یا اسلام ہو.........................اس لئے ہم لوگ سیکولرزم کا جومطلب اور معنی سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہر مذہب کا یکساں احترام کیا جائے)

گاندھی جی اور پنڈت نہرو کے سیکولرزم اور جمہوریت کے مذکورہ تصور کو بے معنی بتانے کی کوشش کی جارہی ہے جو انتہائی خطرناک اور سنگین بات ہے۔ گاندھی جی کو ان کے وسعت نظری کی وجہ سے انہیں قتل کردیا گیا اب پنڈت نہرو کے نظریات وخیالات کو پس پشت ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ کانگریس مکت اور مسلمان مکت کا نعرہ بلند کیا جارہا ہے ۔آزادی کے لئے یہ خطرہ کی گھنٹی ہے ملک کو ایسے لوگوں کو پہچاننے کی ضرورت ہے اور ایسے خطرناک نظریات اور خیالات سے ملک کو بچانے کی ضرورت ہے ورنہ آزادی جو انتہائی مشکل سے حاصل ہوئی ہے اور بے شمار قربانیاں دے کرملی ہے وہ بے معنی ہوکر رہ جائے گی۔

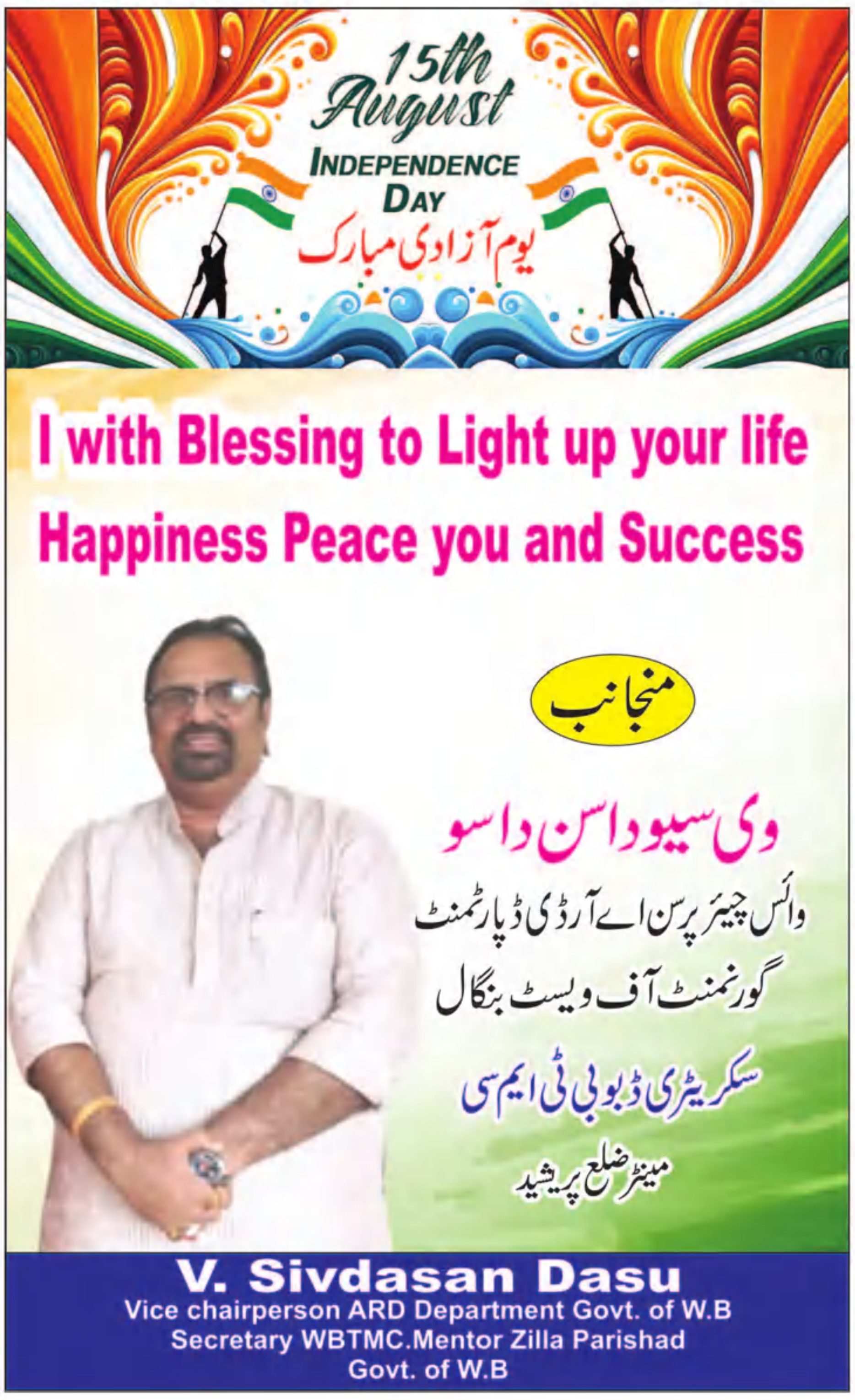

HAPPY INDEPENDENCE DAY

اونچا رہے ترنگا ہمارا

I LOVE MY INDIA

I with Blessing to Lightup your Life
and hope that it is filled with
Happiness Peace you and Success

تمام اہلِ وطن کو تہہ دل سے
یوم آزادی
مبارک
بیدھان اپادھائے
میئر آسنسول میونسپل کارپوریشن
آسنسول

BIDHAN UPADHYA
MAYOR
Asansol Municipal Corporation
Asansol

اونچا رہے ترنگا ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندستان ہمارا

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

HAPPY
INDEPENDENCE
DAY 2025

HAPPINESS PEACE
YOU AND SUCCESS

تبریز عالم بابو
وارڈ صدر، وارڈ نمبر-28
آسنسول شمال

TABREZ ALAM BABU
Ward President ward - 28
Asansol North

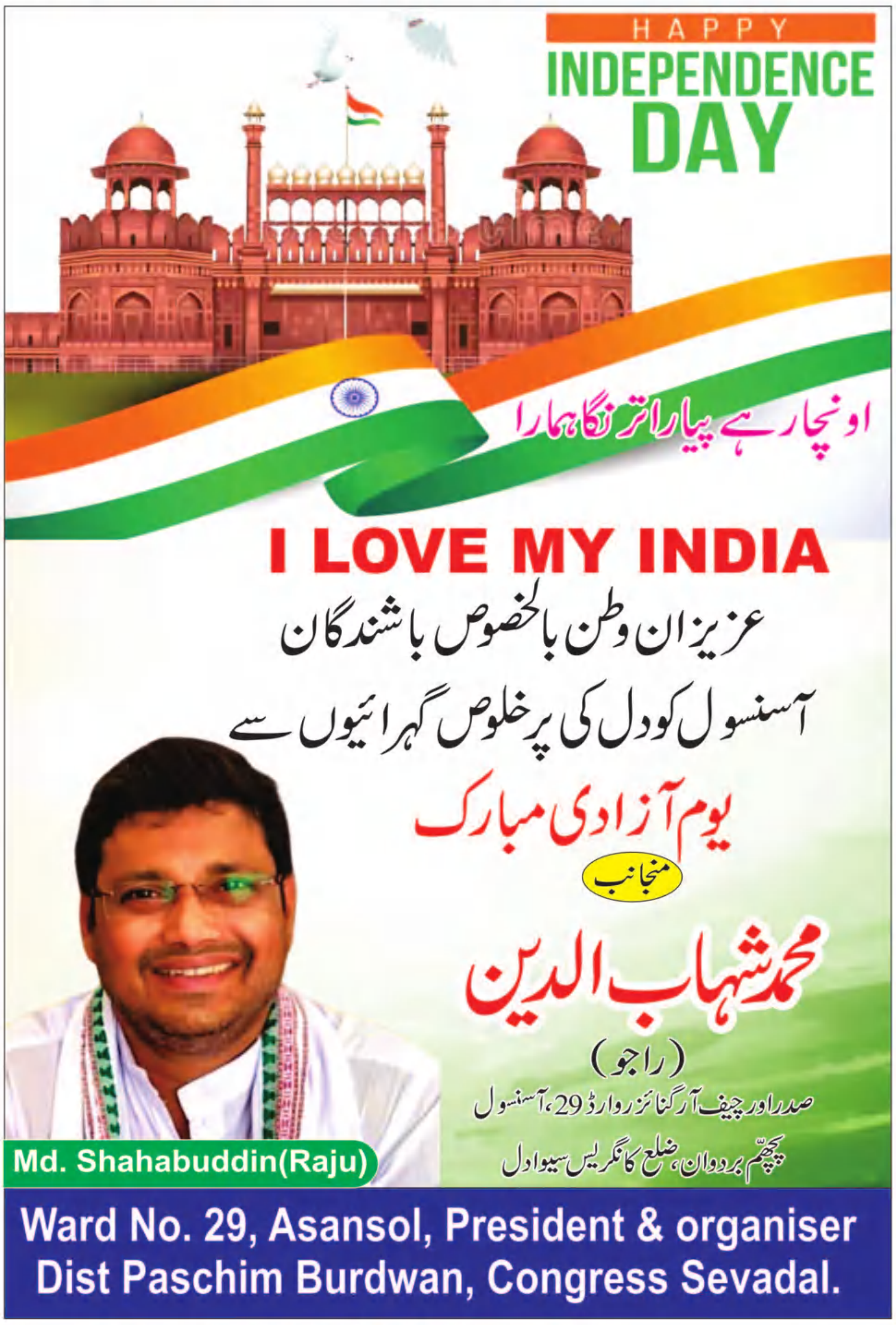


# وہ آزادی جو خون سے لکھی گئی

تحریر۔ابوشحمہ انصاری، سعادت گنج، بارہ بنکی

ہندوستان اپنی آزادی کے 78 برس مکمل کر چکا ہے اور اس سال ہم 79 واں یومِ آزادی عقیدت واحترام کے ساتھ منا رہے ہیں۔ 15 اگست کا سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کی کرنوں میں محض روشنی نہیں بلکہ تاریخ کی گونج، قربانیوں کی خوشبو اور ایک قوم کی صدیوں پر محیط جدوجہد کی کہانی بھی شامل ہوتی ہے۔ یہ دن محض ایک تاریخ نہیں بلکہ ایک عہد ہے، ایک عہد جو ہمارے آباؤ اجداد نے اپنے خون، پسینے اور خوابوں سے لکھا۔ آج جب ہم آزادی کا جشن مناتے ہیں تو لازم ہے کہ ہم اس کے پیچھے چھپی قربانیوں کو یاد کریں اور خود سے سوال کریں کہ کیا ہم نے اس آزادی کے ساتھ انصاف کیا ہے؟

آزادی کا یہ سفر یک دم حاصل نہیں ہوا۔ یہ ان گنت قربانیوں کا حاصل ہے جن میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی سب نے یکساں طور پر حصہ لیا۔ پہلی جنگِ آزادی 1857 کو اگر ہم دیکھیں تو یہ انگریزوں کے خلاف محض ایک بغاوت نہیں تھی بلکہ ایک ہمہ گیر عوامی تحریک تھی، جہاں بہادر شاہ ظفر جیسے بزرگ بادشاہ سے لے کر رانی لکشمی بائی جیسی شیر دل خاتون تک، سب نے اپنی جان کی بازی لگا دی۔ لالہ لاجپت رائے، بال گنگا دھر تلک اور پنڈت جواہر لال نہرو کی سیاسی حکمت عملی ہو یا مولانا ابوالکلام آزاد، مولوی احمد اللہ شاہ اور اشفاق اللہ خان کی لازوال قربانیاں، سب نے مل کر غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کا عزم کیا۔

مولوی احمد اللہ شاہ فیض آبادی نے 1857 کی جنگ میں جو کردار ادا کیا، وہ آج بھی تاریخ کے صفحات کو روشن کرتا ہے۔ اشفاق اللہ خان کی قربانی بھی اس داستان کا لازوال باب ہے، جنھوں نے کانپور کیس میں سزائے موت قبول کی لیکن اپنے اصولوں سے انحراف نہ کیا۔ دوسری طرف مہاتما گاندھی نے عدم تشدد کے فلسفے سے لاکھوں دلوں کو جوڑا، تو بھگت سنگھ نے اپنی جوانی قربان کر کے انگریز سامراج کو یہ پیغام دیا کہ آزادی کی چاہ موت سے بڑی ہے۔

انگریز حکومت کے جبر اور ظلم کے باوجود ان شہیدوں کے قدم نہیں لڑکھڑائے۔ لال قلعہ کے سامنے پھانسی گھاٹ سے لے کر جلیانوالہ باغ کے خون آلود صحن تک، ہر مقام ہماری تاریخ کا ایک ایسا باب ہے جو قربانی اور صبر کی انتہا کو بیان کرتا ہے۔ جلیانوالہ باغ کے سانحے میں سیکڑوں بے گناہ شہید ہوئے، مگر اس نے قوم کے عزم کو توڑنے کے بجائے مزید مضبوط کیا۔

آزادی کے اس سفر میں چھوٹے شہروں اور قصبوں کے بے نام ہیرو بھی کسی سے کم نہیں تھے۔ ان گمنام سپاہیوں نے اپنی زندگی کے آرام اور خوشیاں قربان کر کے ہمیں یہ دن دیکھنے کا حق دیا۔ یہی وہ قربانیاں ہیں جنھوں نے آزادی کی اس کہانی کو مکمل کیا۔

ہندو مسلم اتحاد صرف سیاسی اور عسکری جدوجہد تک محدود نہیں تھا، بلکہ ثقافتی اور ادبی میدان میں بھی یہ اتحاد واضح نظر آتا ہے۔ کئی مشہور ہندو مسلم شعراء نے اپنی شاعری کے ذریعے قوم کو جگایا، آزادی کے جذبے کو پروان چڑھایا، اور ایک دوسرے کے درد کو سمجھنے کا پیغام دیا۔ ان کی تخلیقات آج بھی ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ زبان، مذہب اور نسل کے اختلافات کے باوجود ہم سب ایک مشترکہ ثقافت کا حصہ ہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس خون سے لکھی گئی آزادی کا حق ادا کر پائے ہیں؟ آج جب ہم ترنگا لہراتے ہیں، قومی ترانہ گاتے ہیں، اور آزادی کے نعرے لگاتے ہیں تو اس لمحے ہمیں اپنے کردار کا جائزہ بھی لینا چاہیے۔ آزادی صرف جغرافیائی حدود کا نام نہیں، یہ ایک سوچ، ایک رویہ اور ایک ذمہ داری ہے۔ بدعنوانی، ناانصافی، اور فرقہ واریت جیسے مسائل آج بھی ہمارے سماج کو کمزور کر رہے ہیں۔ کیا ہم نے ان قربانیوں کا مقصد سمجھا، یا صرف جشن منانے تک محدود رہ گئے؟

ہمارے اسلاف نے ایک ایسے ہندوستان کا خواب دیکھا تھا جہاں سب برابری کے ساتھ رہیں، جہاں مذہب، ذات پات یا زبان کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہ ہو۔ اشفاق اللہ خان اور رام پرساد بسمل کی دوستی اور مشترکہ جدوجہد اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ یہ آزادی ہندو مسلم اتحاد کا نتیجہ ہے۔ لیکن آج ہم اسی اتحاد کو بھلا کر انتشار کی طرف کیوں بڑھ رہے ہیں؟

15 اگست ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ آزادی ایک تحفہ نہیں بلکہ ایک امانت ہے۔ اس امانت کی حفاظت تبھی ممکن ہے جب ہم اس کے بنیادی اصولوں پر قائم رہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے روزمرہ کے اعمال میں دیانتداری، برداشت، اور انصاف کو جگہ دیں۔ آزادی صرف حکومت سے مطالبہ کرنے کا نام نہیں بلکہ اپنے کردار سے اس کی حفاظت کرنے کا نام ہے۔

ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ دنیا میں بہت سی قومیں آج بھی آزادی کے لیے ترس رہی ہیں۔ ان کے لیے ہمارا یہ جشن ایک امید کا پیغام ہو سکتا ہے، بشرطیکہ ہم اپنی آزادی کی قدر کریں اور اس کی اصل روح کو زندہ رکھیں۔ اگر ہم نے اپنی آزادی کو محض رسومات اور تقریبات تک محدود کر دیا تو آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔

آج جب ہم ماضی کی قربانیوں کو یاد کرتے ہیں تو یہ بھی عہد کریں کہ ہم اپنے ملک کو اس راستے پر لے جائیں گے جس کا خواب ہمارے شہیدوں نے دیکھا تھا۔ ہم فرقہ واریت کی دیواریں گرائیں گے، تعلیم کو عام کریں گے، اور انصاف کو ہر دروازے تک پہنچائیں گے۔ کیونکہ وہ آزادی جو خون سے لکھی گئی، وہ محض ایک دن کا جشن نہیں، بلکہ ہر دن کی ذمہ داری ہے۔

یہی وہ پیغام ہے جو 15 اگست کے سورج کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔ کہ ہم صرف آزاد نہیں، بلکہ اس آزادی کے محافظ بھی ہیں، اور ہمیں یہ فرض نبھانا ہے۔

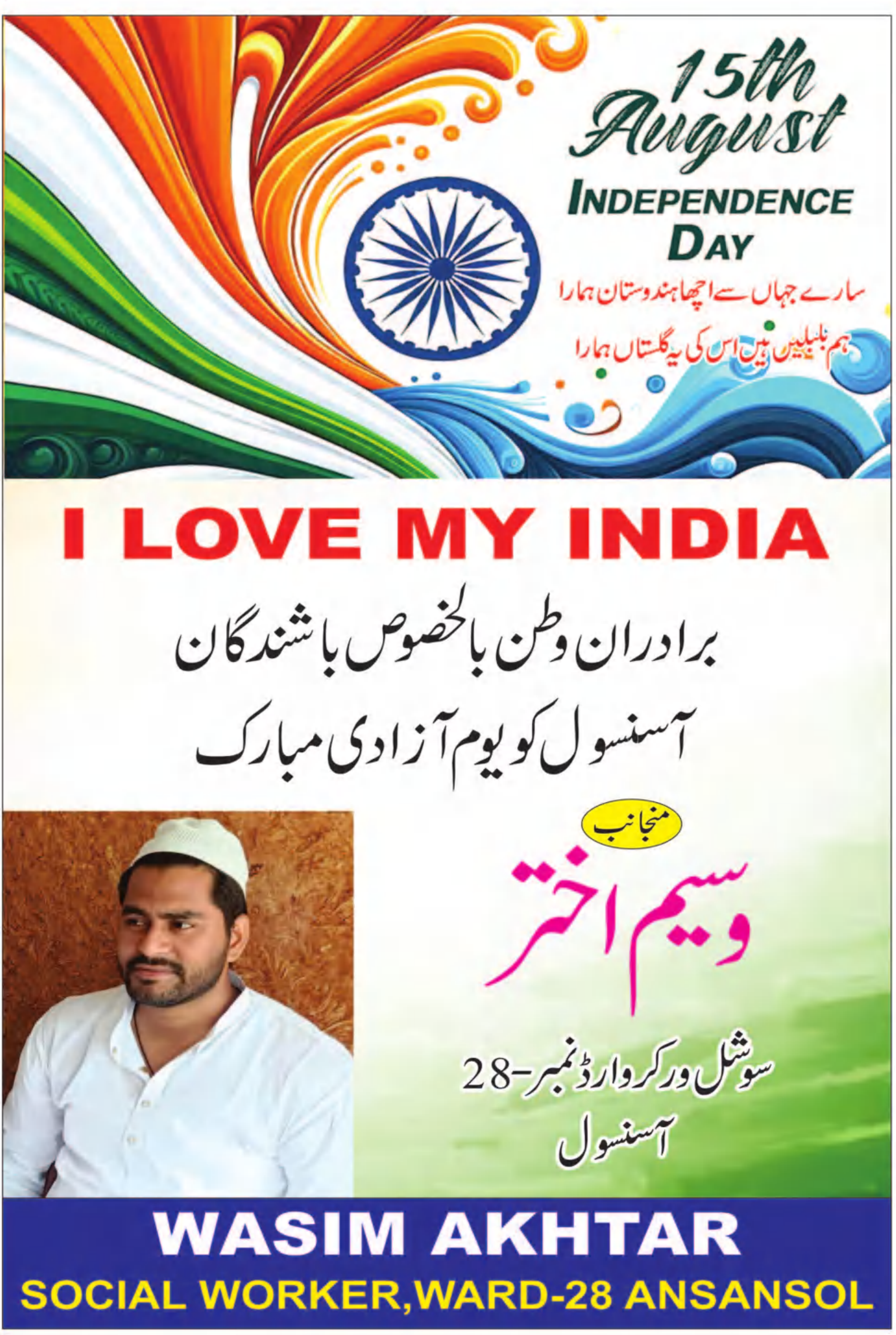

تمام اہل وطن کو تہہ دل سے
79 واں
یومِ آزادی
مبارک ہو
جاوید احمد خان
ایم ایل اے قصبہ اسمبلی حلقہ
ریاستی وزیر برائے سول ڈیفینس اور ڈیزاسٹر منجمنٹ

تمام اہل وطن کو تہہ دل سے
79 واں
یومِ آزادی
مبارک ہو
فیض احمد خان
کونسلر وارڈ نمبر 66 • کولکاتا میونسپل کارپوریشن

VERY VERY HAPPY
INDEPENDECE DAY
I LOVE MY INDIA
MAY THE BLESSING OF
GOD KEEP
YOUR HEART AND HOME
HAPPY & JOY FULL
HAPPINESS PEACE
YOU AND SUCCESS
15
AUGUST
GOURAV
GUPTA
COUNCILLOR
WARD NO. 29, ASANSOL
MUNICIPAL CORPORATION
گورَبھ گپتا
کاؤنسلر وارڈ نمبر-29
آسنسول میونسپل کارپوریشن
آسنسول

# ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی قربانیاں

مفتی محمد مجاہد حسین حبیبی:

یہ حقیقت اور سچائی ہے کہ ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلمانوں اور ہندؤں دونوں قوموں نے جی جان اور سب کچھ قربان کر کے آخری دم تک کندھے سے کندھا ملا کر آزادی کی لڑائی میں حصہ لیا ہے۔ مگر یہ بھی اپنی جگہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ انگریزوں سے لڑائی اور جنگ وجدال کی ابتدا کا سہرا مسلمانوں کے سر ہے وہی ہر مورچہ میں پیش پیش رہے اور ہر مقام پر انہوں نے ہی قیادت کا فریضہ انجام دیا اور دوسروں کے مقابلے میں بڑھ چڑھ کر آزادی کی لڑائی میں حصہ لیا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے لے کر ۱۹۴۷ء تک ملک کی خاطر شہید ہونے والے مسلمانوں کے نام انڈیا گیٹ دہلی پہ نقش ہیں جو آج کی تاریخ میں مسلمانوں کی قربانیوں کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس تاریخی ثبوت کے ساتھ خود انگریز مصنف رسل (Rassel) ''میری ہندوستانی بغاوت کی ڈائری' میں لکھتا ہے: ''واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا طبقہ ہی ہماری خاص مشکلات کا باعث ہے اور مسلمانوں ہی کی طرف سے خصوصی مزاحمت ہے اگر ہم ایک عظیم جد وجہد کے ذریعہ مسلمانوں کی روایات اور مسجدوں کو نیست ونابود کردیں تو یہ عیسائی مذہب اور برطانیہ کی حکومت دونوں کے لیے بہتر ہوگا''۔(راشٹریہ سہارا جنگ آزادی نمبر ص:۹)

تاریخ کا مطالعہ کرنے والے اس سچائی سے بخوبی واقف ہیں کہ ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی میں جب انگریزوں کے خلاف یہ انقلابی جنگ لڑی گئی ہے اس وقت انگریز پورے ہندوستان کے حکمراں بن چکے تھے۔ انگریزوں کی طاقت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ عوام کا تو ذکر ہی کیا انھوں نے اس ملک کے بڑے سے بڑے حکمرانوں کو کچل کر رکھ دیا تھا۔ اس کے علاوہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک لاکھ ستر ہزار انگریز سپاہی برطانیہ سے بلوائے گئے تھے اور تین لاکھ دس ہزار ہندوستان میں بھرتی کیے گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ اتنی بڑی طاقت ورفوج اور ایسی اہم تیاریوں کے ہوتے ہوئے انگریزوں سے مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہ تھا ۔لیکن انقلابیوں کا جوش اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ انھوں نے فرنگی طاقت کی پرواہ کیے بغیر اپنے آپ کو اس پہاڑ سے ٹکرا دیا اور ناسازگار حالات کے باوجود انگریزوں سے ایسا سخت مقابلہ کیا کہ انگریز انقلابیوں کے نام سے کانپنے لگے ۔بے سروسامانی کے باوجود انقلابیوں نے ساڑھے چار ماہ تک تقریباً ہر مورچہ پر انگریزوں کو شکست دی۔ وہ سب آزادی وطن کے نشہ سے سرشار تھے وہ وطن عزیز کی خاطر اپنی جانیں قربان کر رہے تھے یہ حقیقت ہے کہ اگر اس نازک موقع پر غداران وطن نے غداری نہ کی ہوتی اور انقلاب پسندوں کو عوام کی جانب سے پوری حمایت اور امداد حاصل ہوگئی ہوتی تو انگریزی حکومت کا خاتمہ ہندوستان سے ۱۸۵۷ء میں ہی ہو چکا ہوتا۔

**مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی سرپرستی میں پہلی جنگ آزادی:** ۱۴/ستمبر ۱۸۵۷ء کو علی الصبح گوروں (انگریزی فوج) کی تین پلٹنیں اور ایک گورکھا پلٹن اور چند سوار ٹوٹی ہوئی فصیل کے راستہ سے دہلی شہر میں داخل ہونے شروع ہو گئے ۔انقلابیوں کے پاس اگرچہ سامانِ جنگ باقی نہ تھا لیکن پھر بھی انہوں نے بجلی کی سُرعت کے ساتھ مقابلہ پر آ کر بے شمار گوروں کو ختم کر دیا مگر بے سروساماں انقلابی آخر کہاں تک مقابلہ کرتے تے مجبوراً ان کو پسپا ہونا پڑا ۔ادھر مزید انگریزی فوج کشمیری دروازہ کے راستہ شہر میں داخل ہوگئی۔ مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو جب معلوم ہوا کہ انگریزوں کا دہلی پر قبضہ ہو چکا ہے اور ان کے ہاتھوں بری طرح ہندوستانیوں کا قتل عام ہو رہا ہے تو بادشاہ نے شہر میں منادی کرادی کہ اب وقت آ گیا ہے کہ میں خود انگریزوں کا مقابلہ کروں رعایا اور فوج کا فرض ہے کہ وہ میرے ساتھ اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے میدان میں آجائے ۔(خونین انقلاب کی تاریخ،ص:۹۷)

بادشاہ کے اعلان کے بعد ہزاروں افراد ملک کے لیے کٹ مرنے کے لیے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے ۔لیکن وہ اک تربیت یافتہ فوج سے بے سروسامانی کی حالت میں کیسے مقابلہ کر سکتے تھے نتیجتاً انقلابیوں کو شکست ہوئی اور مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر گرفتار کر کے نظر بند کر دیے گئے ۔اور شہزادوں کو منظر عام پر لا کر قتل کر دیا گیا۔(انقلاب کی خونین تاریخ۔ص:۱۰۲)

**شاہی خاندان اور شہزادوں اور امرا پر انگریزوں کے مظالم:** بہادر شاہ ظفر کی گرفتاری اور شہزادوں کے قتل کے ساتھ انگریز فوج بری طرح شہریوں سے انتقام لے رہے تھی شہریوں کا وہ مجمع جو شہزادوں کی سواری کے ساتھ ساتھ روتا ہوا جا رہا تھا اسے بھی نہیں چھوڑا گیا چنانچہ اس مجمع پر جی کھول کر گولیاں برسائی گئیں۔ انگریزوں نے جوش انتقام میں اکثر مکانوں کو آگ لگا دی جلے ہوئے مکانوں کے شعلے آسمان سے بات کر رہے تھے۔ رعایا اور شرفا کا قتل عام پوری بے دردی کے ساتھ جاری تھا۔ شریف خاندان کی عورتوں کی حالت یہ تھی کہ وہ پریشان حال ننگے سر ننگے پاؤں ادھر ادھر ماری پھر رہی تھیں ۔نہ ان کی جان محفوظ تھی نہ آبرو۔انگریزوں کے علاوہ لٹیروں اور بدمعاشوں کے گروہ بھی دلی والوں کے لیے مصیبت بنے ہوئے تھے۔ حالت یہ تھی کہ اگر کوئی غریب کسی نہ کسی طرح انگریزوں کی تیغ ستم سے بچ جاتا تو اسے لٹیرے اور بدمعاش لُوٹ کر ختم کر دیتے تھے یہ کیفیت ہفتوں جاری رہی انگریزوں کی خواہش یہ تھی کہ جس طرح شہزادوں کو گولی کا نشانہ بنایا گیا ہے اسی طرح بادشاہ کو بھی تہہ تیغ کر دیا جائے لیکن اندیشہ یہ تھا کہ کہیں بادشاہ کے قتل سے سارے ملک میں نئے سرے سے بغاوت نہ برپا ہو جائے اس لیے یہی مناسب سمجھا گیا کہ بادشاہ پر مقدمہ چلایا جائے چنانچہ انگریزوں نے کئی مہینے تک مغل بادشاہ کو فوجی عدالت کے کٹہرے میں کھڑا رکھا اور بالآخر اسے جلاوطنی کی خوفناک سزا کا حکم سنایا اور بادشاہ کو رنگون جلاوطن کر دیا گیا جہاں وہ جلاوطنی کے عالم میں جاں بحق ہو گئے ۔(انقلاب کی خونین تاریخ۔ص:۱۰۳)

انگریزوں نے جس طرح شاہی خاندان کو نشانا بنایا تھا اسی طرح انھوں نے ان محبان وطن اُمرا سے بھی جی کھول کر انتقام لیا جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لیا تھا۔ چنانچہ عبدالرحمٰن خاں نواب جھجر اور راجہ بلب گڈھ کو پھانسی دے دی گئی۔ نواب مظفر الدولہ کو الور سے گرفتار کر کے گولی سے اڑا دیا گیا۔ نواب امیر خاں اور نواب مرتضیٰ خاں جاگیر دار پلول کو لاہور میں گرفتار کر کے دہلی لا کر پھانسی پر لٹکایا گیا۔ غرض دہلی اور نواحِ دہلی کے امرا اور معززین میں سے شاید ہی کوئی ایسا بچا ہو جسے انگریزوں نے موت کے گھاٹ نہ اتار دیا ہو۔ جو معززین کسی نہ کسی طرح بچ گئے تھے وہ تباہ حال ہونے کے بعد جدھر منہ اُٹھا نکل گئے ۔انگریز کا یہ ظلم وستم صرف دہلی تک محدود نہیں رہا بلکہ ان تمام شہروں کے باشندوں سے انگریزوں نے جی بھر کر انتقام لیا جہاں کے باشندوں نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا چنانچہ دہلی کے علاوہ میرٹھ ،کانپور ،الہ آباد ،آگرہ ،بنارس ،لکھنو، بریلی ،بدایوں ،مراداباد ،جھانسی اور دوسرے شہروں کے باشندوں پر وہ مظالم کیے گئے ہیں جن کو بربریت کا بدترین نمونہ قرار دیا جاسکتا ہے۔(انقلاب کی خونین تاریخ۔ص:۱۰۴)

**انگریزی درندگی کی انتہا:** شہروں کے علاوہ انگریزوں نے بے شمار گاؤں بھی اُجاڑ کر رکھ دیئے ان کی بربریت کی کیفیت یہ تھی کہ یہ آباد گاؤں کو آگ لگا دیتے تھے اور جب گاؤں کے مرد عورتیں بوڑھے اور بچے بدحواس ہو کر گھروں سے نکل کر بھاگتے تھے تو ان کا جنگلی جانوروں کی طرح شکار کرتے تھے اور اس شکار میں ان کو خاص لطف آتا تھا چنانچہ انگریز مورخ سر جان غدر کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے کہ انگریزوں نے انتقام کے جوش میں اندھے ہو کر نہ عورتوں کو بخشا نہ بچوں کو ہندوستانیوں کو گولیوں سے اُڑانے میں انگریزوں کو خاص لطف آتا تھا۔(انقلاب کی خونین تاریخ۔ص:۱۰۴)

ایک دوسرا مورخ رسل لکھتا ہے کہ کبھی کبھی مسلمانوں کو مارنے سے قبل انھیں سُور کی کھال میں سی دیا جاتا تھا اور سور کی چربی ان کے جسم پر مل دی جاتی تھی اور پھر انھیں زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ ان بیانات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انگریزوں نے غدر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندوستانیوں کے ساتھ کیسی درندگی کا سلوک کیا ہے ۔حقیقت یہ ہے کہ انگریزوں نے ظلم اور ستم کی انتہاں کر دی تھی انگریزوں نے ظلم وستم کا ایک ادنی سا نمونہ یہ ہے کہ دہلی ،میرٹھ ،لکھنو اور کانپور میں جو بے گناہ انگریزوں کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے ان کی لاشوں کا اتنا بڑا انبار تھا کہ ان کو ٹھکانے لگانے میں کئی مہینے صرف ہوئے تھے ۔(انقلاب کی خونین تاریخ۔ص:۱۰۴)

ایک ہندوستانی مورخ نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی شکست کے بعد کے حالات تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے: ''دہلی کی گلی کوچوں میں پھانسیاں لٹکی ہوئی تھیں اور انگریزوں کی حالت یہ تھی کہ جو نوجوان بھی نظر پڑ جاتا تھا اسے باغی قرار دے کر پھانسی پر لٹکا دیتے تھے یہ قتل عام ایک دو دن نہیں بلکہ مہینوں جاری رہا۔ تقریباً چھبیس ہزار نوجوانوں کو صرف دہلی میں پھانسی پر لٹکایا گیا جو گولیوں سے شہید ہوئے ان کا کوئی شمار نہیں غرض انگریزوں نے دہلی والوں پر وہ مظالم توڑے جو اس سے قبل دنیا کی تاریخ میں مفقود ہے۔'' (انقلاب کی خونی تاریخ،ص:۱۰۴)

ایک غیر مسلم مورخ اپنی کتاب 'مسلمان مجاہدین' میں لکھتا ہے: ایک اندازہ کے مطابق ۱۸۵۷ء میں پانچ لاکھ مسلمانوں کو پھانسیاں دی گئیں تھی جو بھی معزز مسلمان انگریزوں کے ہاتھ لگ گیا اس کو ہاتھی پر بٹھایا گیا درخت کے نیچے لے گئے پھندا اس کی گردن میں ڈال کر ہاتھی کو آگے بڑھوایا، لاشیں پھندے میں جھول گئیں آنکھیں ابل پڑیں، زبان منہ سے باہر نکل آئی۔'' (راشٹریہ سہارا،ص:۴۳)

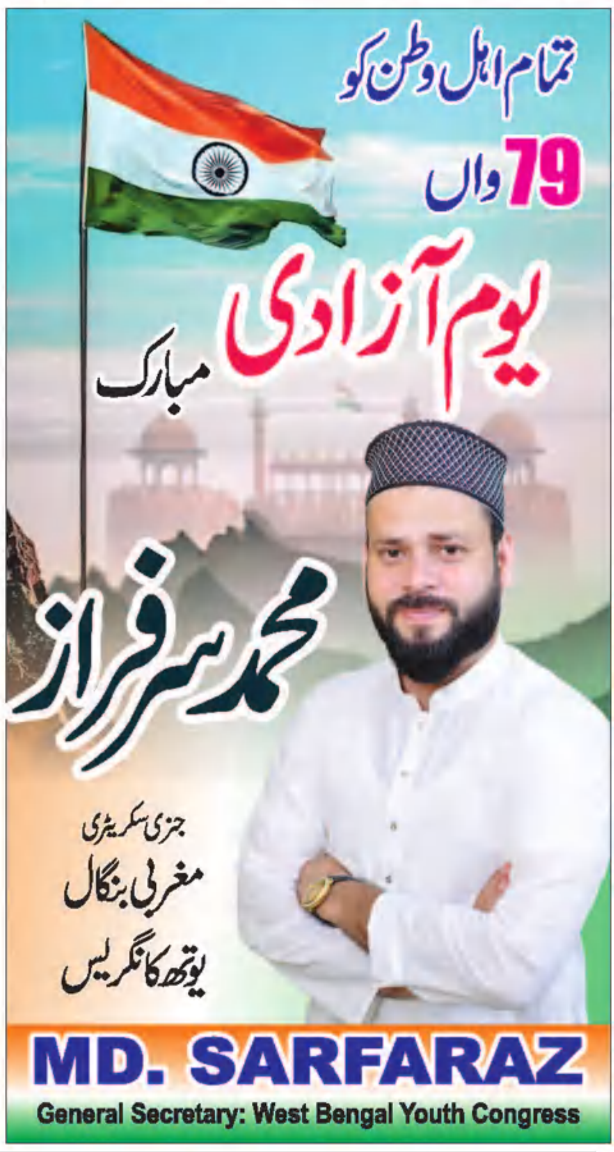


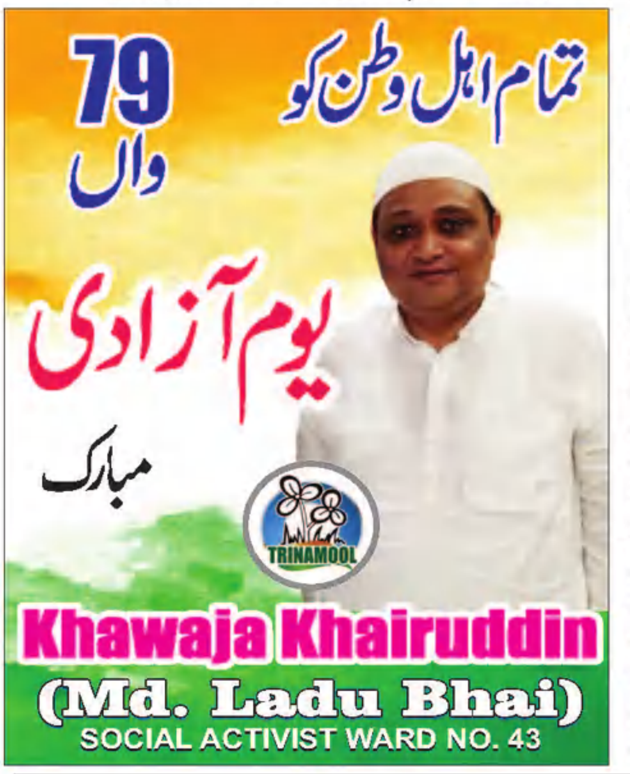

# آزادی ہند میں علماء صادقپور (پٹنہ) کا کردار

حافظ مجاہد الاسلام عظیم آبادی

آج مسلمانوں کی زوال و انحطاط کے جہاں بہت سارے اسباب بیان کیے جاتے ہیں انہیں میں سے ایک اہم سبب یہ بھی ہیکہ مسلمانوں کو اپنی تاریخ کے بارے میں کچھ علم نہیں، یوں تو آزادی ہند میں مسلمانوں کے کردار پر ہم بارہا خطبات میں سنتے اور اخبارات میں پڑھتے بھی رہتے ہیں، لیکن اکثر مقرر اور محرر کچھ چند خاص ناموں کو ہی جانتے ہیں اور عوام کے سامنے بیان کرتے ہیں اور ان ناموں کو اتنا بیان کیا گیا ہیکہ بچہ بچہ ان کی ذات سے واقفیت رکھتا ہے جو کے اچھی بات ہے مگر کہیں نہ کہیں شہید ٹیپو سلطان، علامہ ابوالکلام آزاد، شاہ اسماعیل شہید وغیرہ کے ناموں کے بیچ وہ کچھ علماء کا نام ونشان دب سا جاتا ہے جنہوں نے اس ملک کی آزادی میں سب سے اہم کردار ادا کیا اور اگر انہوں نے شہید ٹیپو سلطان، علامہ ابوالکلام آزاد، شاہ اسماعیل شہید وغیرہ کا ساتھ نہ دیا ہوتا تو شاید یہ آزادی ہم سے کبھی وفانہ کرتی، انہیں کچھ ناموں میں سے ایک نام علماء صادقپور (پٹنہ) کا بھی ہے، وہ علماء صادقپور جن کو اللہ رب العزت نے دنیا کی ساری عیش وعشرت سے نوازا تھا، غور کیا جائے تو جس قدر علماء صادقپور (پٹنہ) کا تذکرہ عبرت کا یقین دیتا ہے اور جس قدر ان کے تمام واقعات انسان کی طبیعت کو مؤثر کرتے ہیں غالبا بہت کم ایسے تذاکر اور واقعات ہونگے، اول تو عروج وزوال کی تصویر جس قدر بہتر اس تذکرہ سے کھینچ سکتی ہے کسی اور واقعہ سے نہیں کھینچ سکتی، ایک خاندان کا یہاں تک ترقی کرنا کہ دولت علم اور دولت مال میں انکی نظیر نہ ہو، ہزاروں ان کے جاننے والے ہوں، ہزاروں جانثاری کیلیے موجود ہوں، خاندان کا خاندان ایک موقع پر مسکن گزیں ہو جائے اور اتفاقی صورت کا نام ''صادقپور'' اختیار کرے باوجودیکہ یہ نام ایک شہر کے کسی حصہ سے تعلق رکھتا ہو مگر مسمی کی ترقیات جزئی شہرت سے بڑھ کر سلمی شہرت سے بھی بڑھ جائے، علمی حیثیت سے دیکھا جائے تو بڑے بڑے مصنف اعلی درجہ کے واعظ خاندان میں موجود ہوں، دولت کے لحاظ سے دیکھا جائے تو تمام موجودہ دولتمندوں میں ان کے ڈنکے بجتے ہوں پھر یکا یک اس خاندان کا ایسے ورطہ تنزل میں آپڑنا جس سے اسکی تمام ترقیات پر پانی پھر جائے یعنی سرے سے بیڑا ہی ڈوب جائے، کوئی نام لیوا نہ نظر آئے، کوئی جان نثار جان نثاری نہ کرے، خود حاکم وقت بخت برگشتہ کی طرح پھر جائے، خود اپنے پرائے ہو جائیں، دم کے دم میں کارخانہ ہی پلٹ جائے اور ایک آنکھ بند کرنے والا جب ایک پل کے بعد آنکھ کھولے تو اسے بجائے ایک خوبصورت و عالیشان محل کے ایک وحشتناک چٹیل میدان نظر آئے، نہ اس کے سربفلک محلوں کا کچھ نشان نظر آئے اور نہ اس صادقپوری دیواروں کی کچھ یادگار باقی ہو پس ایک انقلابی صورت دیکھنے والے کو حیرتی اور مبہوت بنادے، ! فارسی کا شاعر کیا ہی خوب کہتا ہیکہ ہائے آن صادقپور بہ کجاست، و اہل صادقپور بہ کجااند..! یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ کس لیے ہوا؟ یہ کچھ نہیں معلوم، پھر اس خاندان کے جو پسماندہ تھے ان کے ساتھ کس طرح یہ فلک کج رفتاری سے پیش آیا، کونسی مصیبت تھی جو علماء صادقپور (پٹنہ) پر نہ آئی اور وہ کونسی سختی تھی جو انہوں نے نہ جھیلی ہو؟ مگر ساتھ ہی ان کا صبر وتحمل اور آزادی ہند کیلیے ہر وقت کوشاں اور زبان کا اس جانگداز حالت میں بھی اللہ کا شکر ادا کرنا صبر وشکر کی ایسی عمدہ تعلیم دیتا ہے کہ اسکی کوئی دوسری نظیر نہیں ملتی۔ تاریخ گواہ ہے کہ حادثہ بالاکوٹ کے بعد جب ملک پر اداسی چھا گئی جماعت تتر بتر ہوگئی اچھوں اچھوں کے قدم لڑکھڑا اٹھے اور قریب تھا کہ آزادی ہند کا سارا کام درہم برہم ہو جاتا لیکن عظیم آباد پٹنہ محلہ صادق پور کے ایک فرد نے یہ گرتا ہوا علم آزادی ہند کو تاحیات اپنے سینے سے لگائے رکھا اور خزاں رسیدہ چمن کی اپنے خون جگر سے اس انداز آبیاری کی کہ اسلامی ہند کی پوری تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے بھائی مولانا عنایت علی صادق پوری نے اس فریضہ کو سنبھالا اس کے بعد لشکری قیادت مولانا ولایت علی کے فرزند رشید مولانا عبداللہ عظیم آبادی کے ہاتھوں میں آئی انہوں نے امیر المجاہدین کی حیثیت سے چالیس سال تک خدمات انجام دیں۔ پھر ان کے بعد ان کے چھوٹے بھائی مولانا عبدالکریم صاحب جانشین ہوئے۔ پھر ان کے بعد مولانا عبداللہ صاحب عظیم آبادی کے پوتے مولانا نعمت اللہ امیر المجاہدین رہے پھر رحمت اللہ صاحب امیر نامزد ہوئے ان کے علاوہ اس دور کے دوسرے مجاہدین میں مولانا یحیٰی علی عظیم آبادی، مولانا احمد اللہ صاحب صادق پوری، مولانا عبدالرحیم صاحب صادق پوری، مولانا جعفر صاحب تھانیسری وغیرہ کا نام آتا ہے جنہیں تحریک آزادی کے سرگرم رکن ہونے کے جرم میں حبس دوام، عبور دریائے شور وغیرہ کی سزائیں کاٹنا پڑیں، شاعر کہتا ہے کہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

1857ء کی تحریک آزادی میں بھی علماء صادقپور میں سے مولانا عنایت علی صادق پوری شریک تھے انہوں نے تاریخ علاقہ سرحد میں محاذ قائم کر کے جنگ شروع کی تھی مولانا جعفر صاحب تھانیسری کے ہنگامے میں چند ساتھیوں کو لے کر انگریزوں کے خلاف لڑنے کی غرض سے دہلی گئے تھے نیز 1857ء کے بعد سے 1947ء تک ملک کی کوئی بھی سیاسی تحریک ایسی نہیں جس میں علمائے صادقپور اور ان کے افراد نے حصہ نہ لیا ہو۔ مولانا سید احمد شہیدؒ اور مولانا اسماعیل شہید کی مجاہدانہ کوششوں نے مسلمانوں کو جہاد پر مائل کیا اور جنگ آزادی کا علم لہرایا۔ ہمالہ کی چوٹیوں اور خلیج بنگال کی ترائی سے لوگ جوق درجوق اس علم کے نیچے جمع ہونے لگے۔ اس مجاہدانہ کارنامہ کی عام تاریخ معلوم ہے کہ ان مجاہدوں نے سرحد پار کر کے سکھوں کا مقابلہ کیا اور شہید ہو گئے حالانکہ یہ واقعہ اس کی پوری تاریخ کا ایک باب ہے، درحقیقت انگریز کو کسی تنظیم یا جماعت سے خطرہ تھا تو وہ صرف اس جماعت اور اس کے علماؤ مشائخ تھے اور اسی وجہ سے راولپنڈی کی جیل میں میاں صاحب پر جبر کیا جاتا تھا کہ وہ ان ارکان صادقپور کے نام ظاہر کردیں جو اس باغیانہ تحریک میں شامل تھے۔ مگر استقلال کا پہاڑ بنے رہے۔

☆☆☆

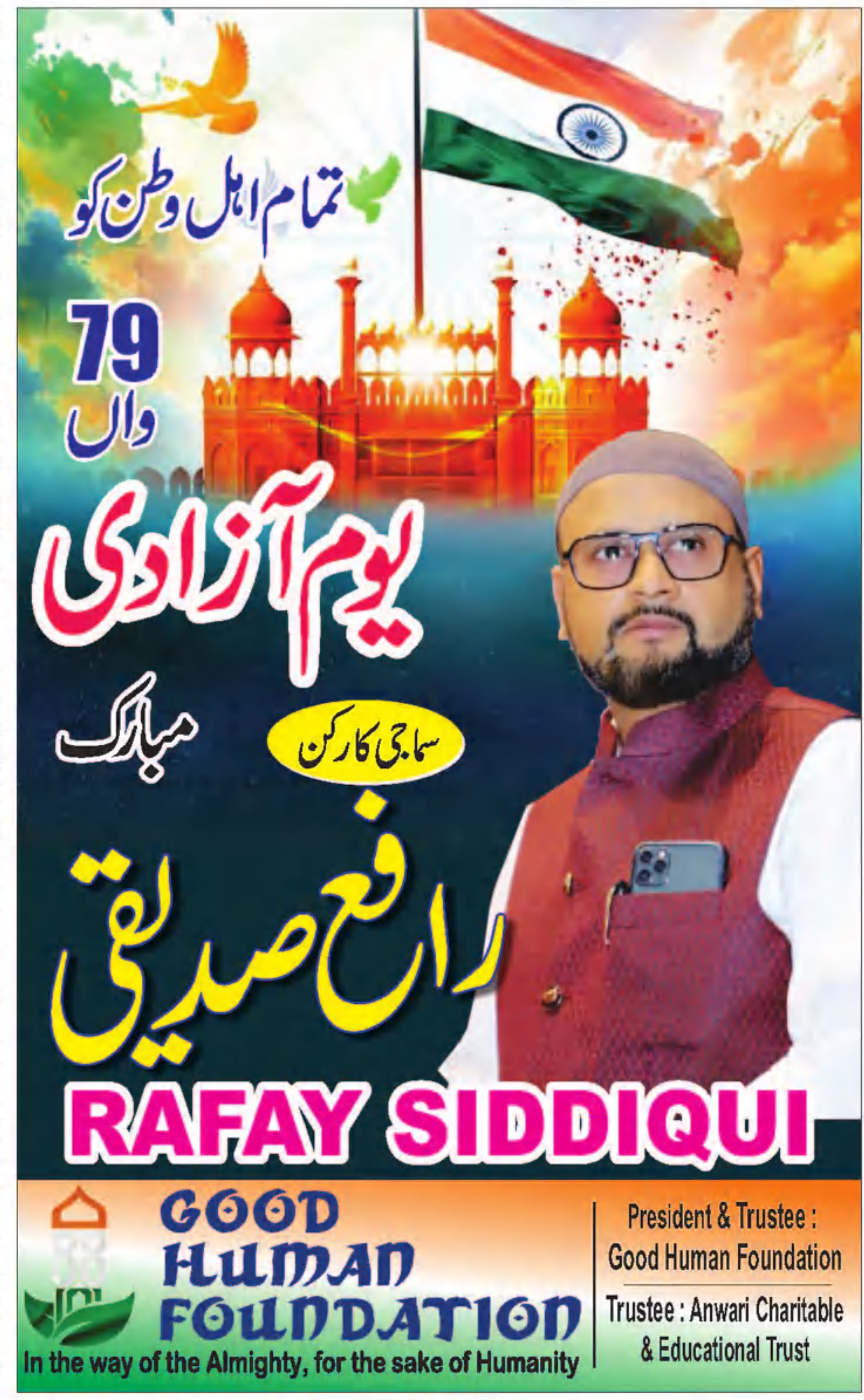

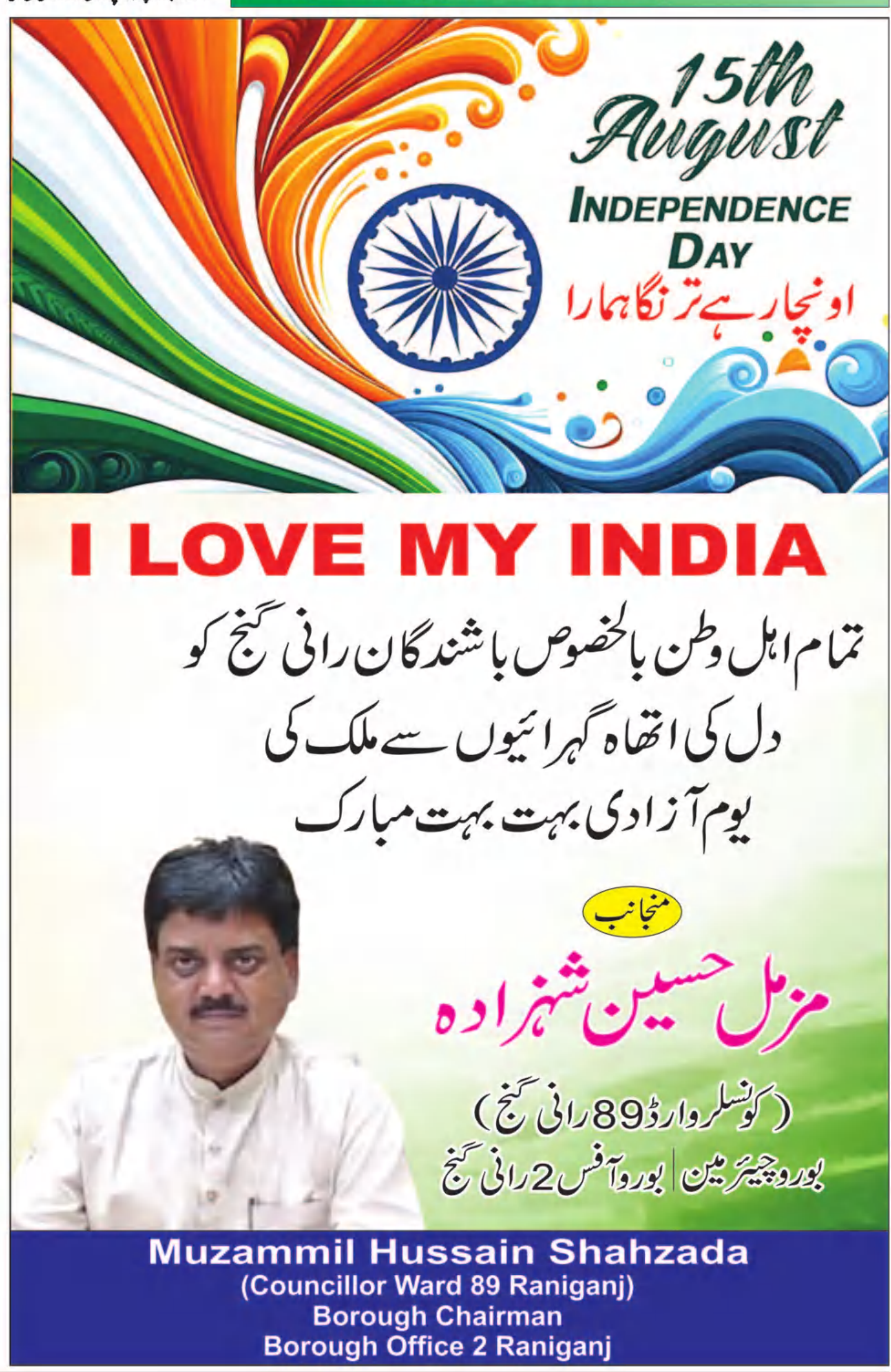


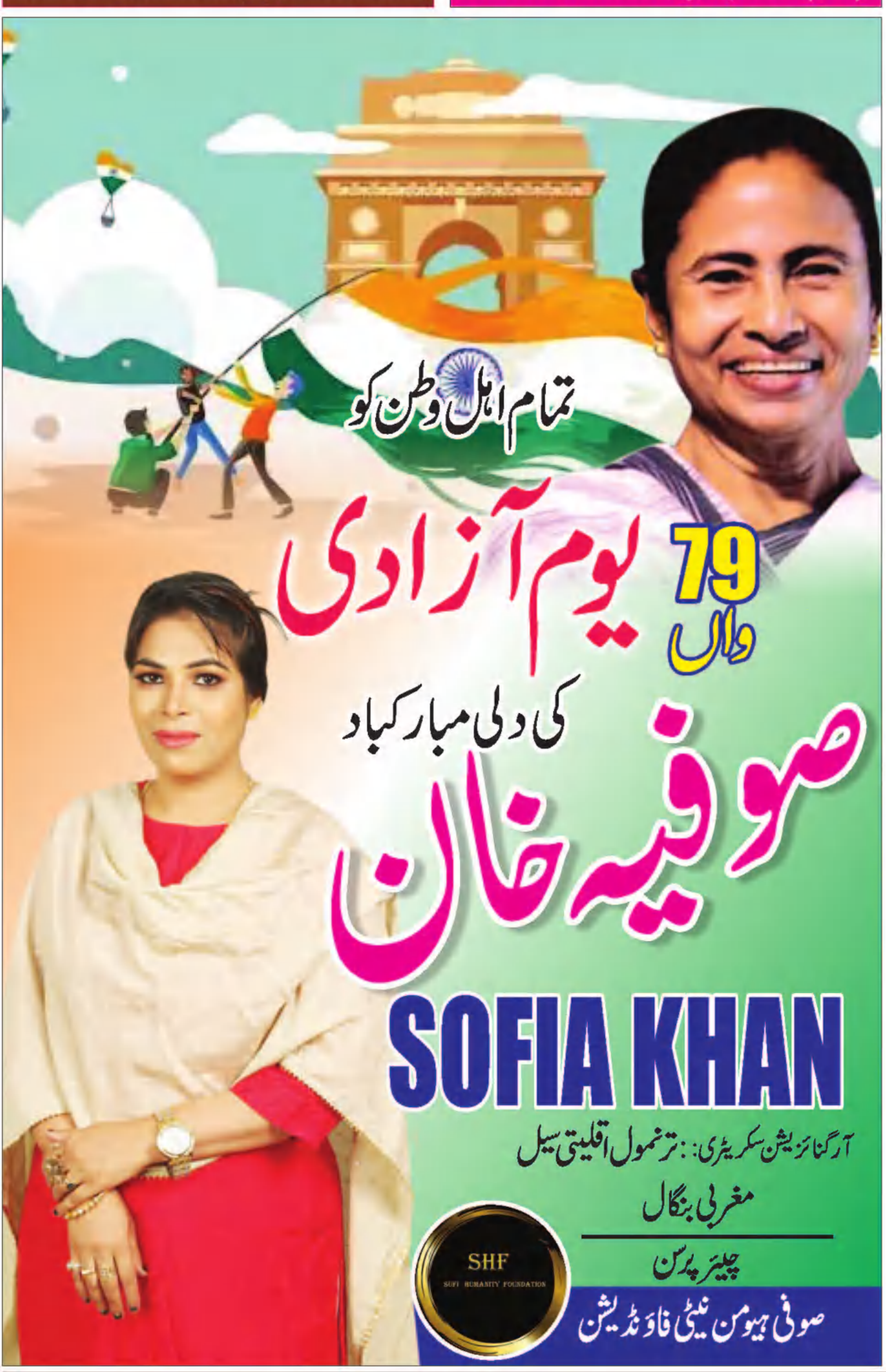

# ہندوستان کی آزادی اور ترقی پسند ادبی تحریک

ابوالفیض اعظمیؔ

زبان محض اظہار کا ذریعہ نہیں، یہ انسانی تہذیب وشعور کی سانس ہے۔ یہ وہ عطیۂ ربانی ہے جو خیالات کو لفظوں کا لباس پہنا کر دل سے دل تک پہنچاتی ہے۔ زبان ہی سے رشتے بنتے اور ٹوٹتے ہیں، محبت کے چراغ جلتے ہیں اور نفرت کے طوفان بھی اٹھتے ہیں۔ کبھی یہ امن واخوت کا پیغام سناتی ہے، تو کبھی بغاوت کے نعرے بلند کرتی ہے؛ کبھی حکمرانوں کے دربار میں وفاداری کے قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور کبھی اسی زبان سے طغیانِ وقت کے خلاف للکار سنائی دیتی ہے۔

اردو زبان وادب کی تاریخ اس حقیقت کی جیتی جاگتی گواہ ہے کہ یہ صرف سخن کا زیور نہیں بلکہ حریتِ فکر اور آزادیٔ عمل کی علمبردار بھی رہی ہے۔ برصغیر کی آزادی کی جدوجہد میں اردو نے محض ایک زبان کے طور پر نہیں بلکہ ایک متحدہ قومی شعور کے روپ میں کردار ادا کیا۔ افسوس کہ بعض متعصب ذہنیتیں اور حکومتی رویے اس کردار کو کم کرنے کی کوشش کرتے رہے—اردو کے ماننے والوں کو غدار، بغاوتی یا شدت پسند کہہ کر بدنام کیا گیا، اور زبان کو مٹانے کی تدبیریں کی گئیں— لیکن تاریخ یہ ثابت کرتی ہے کہ سچائی کبھی فنا نہیں ہوتی۔

1857ء کی پہلی جنگِ آزادی سے لے کر آج تک، ہر دور میں اردو نے ظلم وجبر کے مقابل عوامی ضمیر کو بیدار کیا ہے۔ سرسید احمد خاں، شبلی نعمانی اور مولانا حالی نے تعلیم و شعور کا چراغ جلایا، اکبر الہ آبادی اور علامہ اقبال نے خودی، عمل اور حریتِ فکر کا سبق یاد دلایا، منشی پریم چند نے سامراجی اور سرمایہ دارانہ جبر میں پسے عوام کے دکھ لکھے، چکبست نے حب الوطنی کے نغمے گائے، اور جوش، فیض، فراق، مجاز اور کیفی جیسے شعرا نے آزادی کے خواب کو لفظوں میں ڈھال کر ایک پوری نسل کو بیدار کیا۔

ترقی پسند تحریک کی بنیاد 1935ء میں لندن کے ایک ریستوران میں رکھی گئی جہاں سجاد ظہیر، ملک راج آنند، جیوتی گھوش، پرمود سین گپتا اور محمد دین تاثیر نے بیٹھ کر اس کے خدوخال طے کیے۔ بعد میں اس تحریک کا پہلا منشور شائع ہوا، جس میں کہا گیا: ”رفیقانِ قلم! موت کے خلاف زندگی کی ہم نوائی کیجئے، ہمارا قلم، ہمارا فن اور ہمارا علم ان طاقتوں کے خلاف رکنے نہ پائے جو موت کو دعوت دیتی ہیں۔ جو انسانیت کا گلا گھونٹی ہیں، جو دولت کے بل پر حکومت کرتی ہیں، جو سرمایہ داروں اور زر پرستوں کی آمریت قائم کرتی ہیں اور فاشزم کے مختلف روپ دھار کر سامنے آئی ہیں اور کی وہ طاقتیں ہیں جو معصوم انسانوں کا خون چاہتی ہیں۔“(1)

اس منشور کا مقصد ادب کو عوام کے مسائل اور آزادی کی تحریک کے ساتھ جوڑنا تھا۔ روٹی، کسان کی محنت، مزدور کا پسینہ، عورت کی عزت، غریب کی بھوک—یہ سب ادب کے موضوعات ہونے چاہیے تھے، تاکہ انقلابی شعور پروان چڑھے۔ لندن میں ہوئے انجمن کے باقاعدہ جلسہ میں یہ بات کہی گئی تھی لندن میں جو پہلا منشور تیار ہوا اس میں انگریزی سامراج سے مور چہ لینے اور ہندوستان کو آزاد کرانے کی طرف واضح طور پر اشارہ تھا جو کچھ اس طرح تھا ’ہمارا عقیدہ ہے کہ ہندوستان کے نئے ادب کو ہماری موجودہ زندگی کی بنیادی حقیقتوں کا احترام کرنا چاہئے اور وہ ہے ہماری روٹی کا، بدحالی کا، ہماری سماجی پستی اور سیاسی غلامی کا سوال ہم اس وقت ان مسائل کو سمجھیں گے اور ہم میں انقلابی روح بیدار ہو گی‘۔(2)

اپریل 1936ء میں لکھنو میں ترقی پسند ادبی تحریک کی پہلی کل ہند کانفرنس منعقد ہوئی جس کے اعلان نامے میں یہ باتیں پیش کی گئی تھی ”ہمارے ملک میں بڑی بڑی تبدیلیاں ہورہی ہیں، پستی اور رجعت پسندی کو اگرچہ موت کا پروانہ مل چکا ہے لیکن وہ ابھی تک معدوم نہیں ہوئی ہیں۔ نت نئے روپ بدل کر یہ مہلک زہر ہمارے تمدن کے ہر شعبے میں سرایت کرتا جارہا ہے۔ اس لیے ہندوستانی مصنفین کا فرض ہے کہ ملک میں جو ترقی پزیر رجحانات ابھر رہے ہیں ان کی ترجمانی کریں اور ان کی نشو ونما میں پورا

حصہ لیں“(3) اعلان نامہ کے آخر میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ ”ہم ان تمام آثار کی مخالفت کریں گے جو ہمیں لاچاری سستی اور توہم پرستی کی طرف لے جارہے ہیں۔ ہم ان تمام قوتوں کو جو ہماری قوت تنقید کو ابھارتی ہیں اور رسموں اور اداروں کو عقل کی کسوٹی پر رکھتی ہیں تغیر اور ترقی کا ذریعہ قبول کرتے ہیں۔“(4) اسی یا کانفرنس میں منشی پریم چند نے اپنے صدارتی خطبے میں کیا تھا کہ ’ہماری کسوٹی پر وہ ادب کھرا اترے گا جس میں تفکر ہو، آزادی کا جذبہ ہو۔ حسن کا جوہر ہو تعمیر کی روح ہو، زندگی کی حقیقتوں کی روشنی ہو جو ہم میں حرکت، ہنگامہ اور بے چینی پیدا کرے، سلائے نہیں کیوں کہ اب زیادہ سونا موت کی علامت ہوگی۔“(5) حسرت موہانی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ”ہمارے ادب کو قومی آزادی کی تحریک کی ترجمانی کرنی چاہیے۔ اسے سامراجیوں اور ظلم کرنے والے امیروں کی مخالفت کرنا چاہیے۔ اسے مزدوروں، کسانوں اور تمام مظلوم انسانوں کی طرف داری اور حمایت کرنا چاہیے۔ اس میں عوام کے دکھ سکھ ان کی بہترین خواہشوں اور تمناؤں کا اظہار اس طرح کرنا چاہیے جس سے ان کی انقلابی قوت میں اضافہ ہو اور وہ متحد و منظم ہو کر اپنی جدوجہد کو کامیاب بنا سکیں۔“(6) مارچ 1938ء میں جب آلہ آباد دوسری مرتبہ بڑی کانفرس ہوئی جس میں یوپی، بہار اور پنجاب سے ادباء نے شرکت کی تھی اس کانفرنس میں جواہر لال نہرو نے دوران تقریر کہا تھا کہ ”آنے والے انقلاب کے لیے ملک کو تیار کرنا اس کی ذمہ داری ادیب پر ہوتی ہے۔ آپ لوگوں کے مسئلوں کو حل کیجیے، انہیں راستہ بتائے لیکن آپ کی بات آرٹ کے ذریعہ ہونی چاہے نا کہ منطق کے ذریعے۔ آپ کی بات انسان کے دل میں اترنی چاہیے۔“(7) ٹیگور نے الہ آباد کی کانفرنس میں جو پیام نوجوانوں کے لیے بھیجا تھا اس میں یہ بات بھی کی گئی تھی۔ ”آج ہمارا ملک ایک لق ودق صحرا ہے جن میں شادابی اور زندگی کا نام ونشان نہیں ہے۔ ملک کا زرہ زرہ دکھ کی تصویر بنا ہوا ہے۔ ہمیں اس غم واندوہ کو مٹانا ہے اور از سر نو زندگی کے چمن میں آبیاری کرنا ہے۔ ادیب کا فرض یہ ہونا چاہیے کہ ملک میں نئی زندگی کی روح پھونکے، بیداری اور اور جوش کے گیت گائے ہر انسان کو امید اور مسرت کا پیغام سنائے اور کسی کو ناامید اور ناکارہ نہ ہونے دے۔“(8) دوسری کل ہند کانفرنس دسمبر 1938 میں کلکتہ میں منعقد ہوئی۔ اس کے بعد 1936 میں لکھنؤ سے ترقی پسند ادیبوں کا ایک رسالہ ’نیا ادب‘ کے نام سے شائع ہونے لگا۔ اس رسالے نے تھوڑے ہی عرصے میں اپنا ایک معیار قائم کرلیا۔ مارچ 1940ء میں ’آزادی کی نظمیں‘ کے عنوان سے ایک مجموعہ حلقہ ادب لکھنؤ سے شائع ہوا۔ اس کے مرتب سبط حسن نے اس مجموعے کے بارے میں لکھا کہ ”آزادی کی نظموں کا زیر نظر مجموعہ صرف نظموں کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ احساسِ غلامی کے ارتقا کی تاریخ ہے اور مجھے خوشی ہے کہ مرتب نے انتخاب کی بنیاد قومی زندگی کی حقیقتوں پر رکھی ہے۔ اس انتخاب سے اس دعویٰ کی بھی تائید ہوتی ہے کہ ادب اور زندگی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اگر ان نظموں کو غور سے پڑھا گیا تو نہ صرف آزادی کے تصور کا تدریجی ارتقاء واضح ہو جائے گا بلکہ یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ آج ہم کس منزل پر ہیں اور ہمارے رجحانات کیا ہیں اور ہماری آئندہ منزل کیا ہوگی۔“(9) یہ مجموعہ حکومت برطانیہ کی طرف سے بہت جلد ضبط کر لیا گیا تھا۔ تیسری کل ہند کانفرنس دہلی میں مئی 1942ء کو منعقد ہوئی جب پوری دنیا پر دوسری جنگ عظیم کے بادل منڈلا رہے تھے۔ فاشزم کے خلاف اور جمہوریت کی بقا کے لیے ترقی پسند ادیبوں کی کی آوازیں اٹھ رہی تھیں۔ چنانچہ اس کانفرانس میں جو منشور تیار ہوا اس میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ”ہم برطانوی سامراج کے اس رویے کی بھی مزمت کرتے ہیں کہ وہ ان نازک حالات میں ہمارے وطن کی آزادی دینے کے لئے تیار نہیں۔“(10)

دہلی کی کانفرنس میں جنگ کے متعلق جو باتیں کی کی تھیں اس کی حمایت میں جوش اور ساغر کے بیانات بھی اخباروں کی سرخی بن چکے تھے۔ ”ہمارا عملی سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ ہماری زندگی فن شعر اور علم و ادب سے وابستگی رکھتی ہے لیکن باوجود تخلیقی وتعمیری جدوجہد کے ہمارا بھی ایک سیاسی عقیدہ ہے جسے ہم شاعر اور ادیب اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ ہندوستان کی مکمل آزادی اور ایک سوشلسٹ نظام حکومت ہمارا منتہائے خیال ہے............... سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ایک غیر ملکی، غیر ذمہ دار اور مطلق العنان نوکر شاہی ہماری جلیل القدر قوم کو وطن کی مخالفت کا موقع نہیں دیتی۔ دو ہمارے سیاسی رہنماؤں کو یہ عظیم فریضہ سونپنا نہیں چاہتیں۔ دو انہیں گرفتار کر کے ہندوستانی عوام کو مشتعل و برانگیختہ کرتی ہے۔ ہم کامل یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ملک میں تخریب کی تمام برباد کن حرکتیں برطانوی حکومت کی اشتعال انگیزی اور جابرانہ پالیسی کا نتیجہ ہیں۔“(11)

اسی وقت مجاز نے اپنی نظم ’آہنگ نو‘ لکھی اور اخبارات میں بیان شائع کرا دیا تھا جس کا ایک اقتباس یہ ہے۔ ”ہمارے نغموں کو آج دوبارہ وطن کی فضاؤں میں گونجنا چاہیے تا کہ اتحاد، اعتماد، سرفروشی اور حیرت کے جذبات سے معمور ہو کر ہم اپنے راستے سے ہر اس رکاوٹ کو ہٹا دیں جو اندھے سامراجی راہ میں حائل کرتے ہیں اور تمام دنیا کی عوام کے ساتھ مل کر اس جنگ آزادی میں اس طرح شریک ہوں جو ہماری عظیم المرتبت قوم کے شایاں شان ہے۔“(12) خلیل الرحمٰن اعظمی نے لکھا ہے۔ ’مخدوم کا ترانہ‘ یہ جنگ ہے جنگ آزادی‘ اور نظمیں ’اندھیرا‘ سپاہی‘ اس دور کی یادگار چیزیں ہیں جو ترقی پسند تحریک کی ترجمانی کرتی ہیں۔ کرشن چندر کا افسانہ ’موبیؔ اور‘ ایک نافسطائی کی ڈائری‘، خواجہ احمد عباس کا ڈرامہ ’یہ امرت ہے‘، سردار جعفری کا ڈرامہ ’یہ کس کا فون ہے‘ اس کی عکاس ہیں۔ اختر انصاری نے ہولنا کیوں اور فاشزم کی مخلافت میں بہت سی نظمیں لکھیں اور انھیں ’روح عصر‘ کے نام سے شائع کیا۔‘(13)

ترقی پسند ادیبوں نے اپنی شعری اور نثریا قران تصنیفات سے نا صرف اردو زبان و ادب کو باقی رکھا بلکہ ادب کو ادب برائے ادب کے ساتھ ادب برائے زندگی کے سانچے میں ڈھال دیا جس میں مظلوموں کی فریادیں، بیواؤں کا سہاگ، فاقہ کشی، بے روزگاری، اور نوجوان نسل کے مسائل کے علاوہ بھی بہت کچھ شامل ہے۔ ان شعرا نے اپنی نظموں اور غزلوں سے نوجوان نسل کے اندر خود اعتمادی، بلند ہمتی اور انگریزی سامراج سے مقابلہ کرنے کا جذبہ پیدا کیا۔ ہندو مسلم اتحاد کی بقا کے گیت گائے۔ لوگوں کے درمیان محبت قائم کرنے کا درس دیا۔ یہ تحریک محض ایک ادبی رجحان نہیں تھی بلکہ آزادی کے خواب کو لفظوں میں ڈھالنے کا عمل تھی۔ اس نے ثابت کیا کہ قلم کی طاقت بندوق سے کم نہیں، اور کہ ادب جب عوام کی نبض سے جڑ جائے تو وہ انقلاب کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔

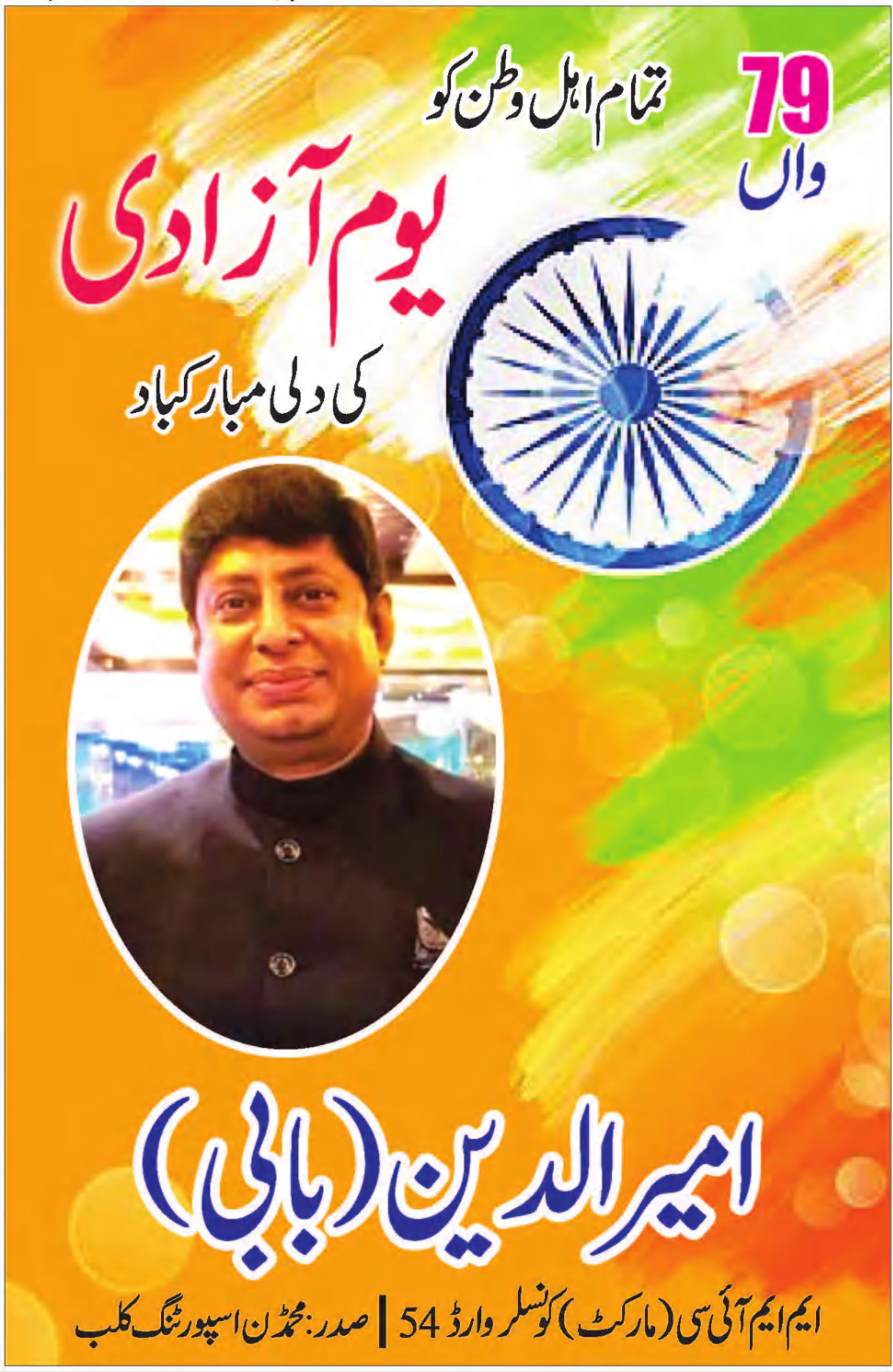

# ہیرا پور ریلوے یارڈ کا علاقہ غیر قانونی بھتہ خوری اور جوئے کا اڈہ

آسنسول:14/اگست،(عوامی نیوز سروس): ہیراپورتھانہ سٹی کے تحت نیوٹاؤن نمبر آٹھ بستی اور ہیراپورریلوے یارڈ کے علاقوں میں جوئے کے اڈوں کی غیر قانونی کارروائی اور کوئلے کے بھتوں کی غیر قانونی وصولی کو لے کر لوگوں میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہیا اس کے خلاف لوگوں نے پولیس سے شکایت بھی کی ہیا لزام ہے کہ اس کے پیچھے سونو-مونو گینگ کا سنڈیکیٹ سرگرم ہے جس کی وجہ سے وہ علاقے میں غنڈہ گردی کر کے دہشت کا ماحول پھیلا رہے ہیں اس سلسلے میں کچھ عرصہ قبل پرتشدد جھڑپ ہوئی تھی مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ ہیراپور ریلوے یارڈ میں ریلوے احاطے میں ہنگامہ لاوارث عمارت کو جوئے کے اڈے کو چلانے کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ اہل علاقہ کا کہنا ہے۔غریب اور محنتی لوگ لالچ کی وجہ سے اپنی محنت کی کمائی جوئے میں کھو رہے ہیں۔اس سے ان کے خاندانوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔یہ برباد ہورہا ہے۔جس کی وجہ سے علاقے کا ماحول بھی خراب ہورہا ہے۔لوگوں کا مطالبہ ہے کہ پولیس سخت ایکشن لے اوران انتشار پھیلانے والے عناصر کی سرکوبی کرے تا کہ علاقے کا ماحول صاف ستھرار ہیلوگوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ یہ سنڈیکیٹ نہ صرف جوئے کا اڈہ چلا رہا ہے بلکہ اس علاقے کے غریب لوگوں سے بھی پیسے بٹور رہا ہے جو بوریوں میں کوئلہ بیچ کر روزی روٹی کماتے ہیں۔اس ناجائز کمائی اور تسلط قائم کرنے کے لیے بھتہ خوری کی وجہ سے علاقے میں کشیدگی دیکھی جارہی ہے۔

# انسانی اسمگلنگ الزام میں 3 دن بعد گرفتار جوڑے کے ساتھ سی بی آئی کا دوبارہ سخت قدم

آسنسول: 14/اگست،(عوامی نیوز سروس): مغربی بردوان ضلع کے آسنسول کے ریلپار حاجی نگر۔علاقے میں سی بی آئی کا پھر آپریشن ٹھیک تین دن بعد پھر صبح سینٹرل انٹیلی جنس ایجنسی کا آپریشن مکمل ہوا۔علاقے میں خوف وہراس پھیل گیا۔رانی خان اور محمود بلال کو انسانی اسمگلنگ کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔آج صبح سے سی بی آئی کی ٹیموں نے حاجی نگر کے مختلف علاقوں میں آپریشن کیا ہے۔ مرکزی فوج کے جوان ان کے ساتھ تھے واضح ہو کہ گذشتہ اتوار کو سی بی آئی کی ایک چار رکنی ٹیم نے مرکزی فوج کے اہلکاروں کے ساتھ حاجی نگر کے ایک گھر پر چھاپہ مارا۔اس گھر کے رہائشی رانی خاتون اور محمود بلال نامی جوڑے کو گرفتار کر کے کولکتہ لے جایا گیا الزام ہے کہ اس جوڑے نے علاقے کے مختلف علاقوں میں غریب لڑکیوں کو شادی کا لالچ دیا اس نے انہیں پیسوں کے عوض بیچ دیا اس کے پیچھے ایک بہت بڑا چکر ہے معلوم ہوا ہے کہ 2024 میں بردوان میں شادی کی تقریب ہوئی تھی۔ وہاں ایک ریلوے والے کی بیٹی کی شادی تھی مبینہ طور پر شادی کے صرف دو دن کے اندر اسے کسی اور کو بیچ دیا جاتا ہے۔ وہ لڑکی کسی طرح بھاگ کر ریانہ تھانے پہنچی اور شکایت درج کروائی لیکن چونکہ اس شکایت کی بنیاد پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی اس لیے اس نے کلکتہ ہائی کورٹ میں اپیل کی معاملے کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے عدالت نے جانچ کی ذمہ داری سی بی آئی کو سونپ دی۔ان کی گرفتاری کے اگلے دن، یعنی پیر کو، جوڑے کو کلکتہ ہائی کورٹ میں پیش کیا گیا۔اس کے بعد عدالت کی ہدایت پر سی بی آئی نے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا۔سی بی آئی افسران نے جوڑے سے دو دن تک تفصیلی پوچھ گچھ کی مزید معلومات اور ثبوت جمع کرنے کے لیے شادی شدہ جوڑے کو آسنسول کے ریلپار حاجی نگر لے جایا گیا۔سی بی آئی ٹیم پہنچ گئی۔سی بی آئی حکام کو شبہ ہے کہ اس جوڑے کے پیچھے انسانی اسمگلنگ کا بڑا ہاتھ ہے۔سی بی آئی حکام کا کہنا ہے کہ اب تک کئی لڑکیوں کو شادی کے نام پر فروخت کیا جا چکا ہے۔معلوم ہوا ہے کہ ریل پار مکھو محلہ، حاجی نگر اور بابوتالاب میں نیٹ ورک یا سائیکل فعال ہے۔ سی بی آئی جوڑے کی لیڈز کا استعمال کرتے ہوئے اس حلقے کے ممبران تک پہنچنے کی کوشش کر رہی ہے۔

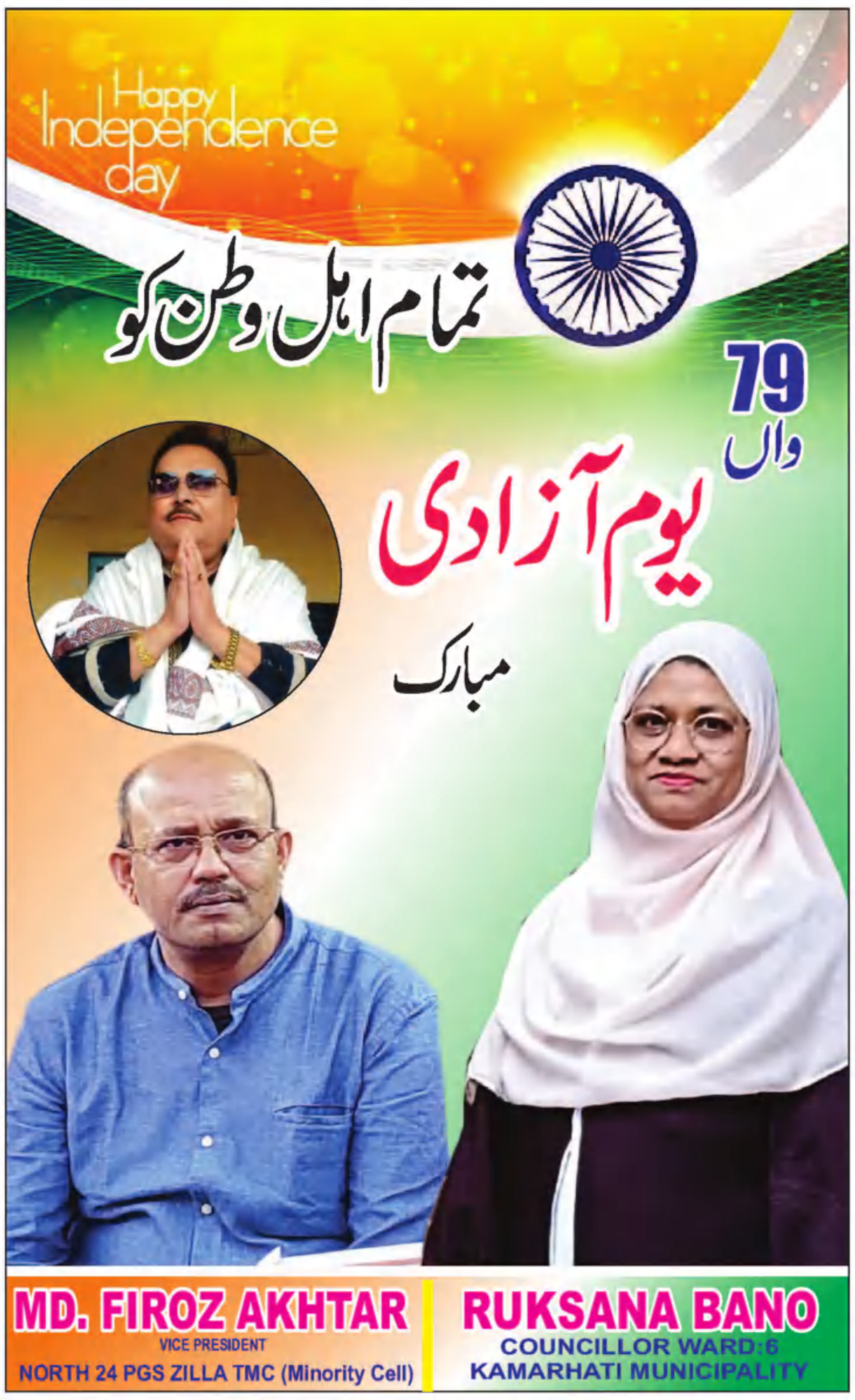

# تہوار کے دوران شہری خدمات اور ترقیاتی کاموں کو لیکر میئر دفتر میں خصوصی میٹنگ

آسنسول:14/اگست،(عوامی نیوز سروس): آسنسول شہر کے میئر تمام MIC یا میئر کونسلرز کے ساتھ میئر چیمبر میں ایک میٹنگ ہوئی۔اس میٹنگ میں کمشنر ادیتی چودھری، چیئر مین امرناتھ چٹوپادھیائے، دو ڈپٹی میئر ابھیجیت گھٹک اور وسیم الحق موجود تھے اس میٹنگ میں آسنسول شہری علاقے کی ترقی پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ خاص طور پر تہواروں کے موسم کو مدنظر رکھتے ہوئے، تہواروں کے موسم میں ترقیاتی کاموں کو تیزی سے کیسے انجام دیا جا سکتا ہے؟ شہریوں کو شہری سہولیات فراہم کرنے پر بات ہوئی ہے۔اس سلسلے میں میئر بیدھان اپادھیائے نے کہا، آج تمام ایم ایم آئی سی کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے۔یہ اجلاس ہر ماہ منعقد ہوتا ہے اس ماہ کی میٹنگ میں آنے والے تہواروں کے سیزن کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔آسنسول شہر کے علاقے میں ترقیاتی کام تیزی سے کیسے ہو سکتے ہیں اس پر بحث ہوئی ہے کونسلر گرو داس عرف راکٹ چٹوپادھیائے نے کہا کہ تہوار کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس دن کی میٹنگ علاقہ کے ترقیاتی کاموں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔انہوں نے مزید کہا، بورو نمبر 3 کے علاقے میں پینے کے پانی کی سپلائی نہیں ہے۔ایک مسئلہ ہو گیا ہے اس معاملے پر انجینئرز کے ساتھ بات چیت کی جارہی ہے اور جلد ہی مسئلہ حل ہو جائے گا۔

# آسنسول شہر کو جام سے پاک بنانے کیلئے محکمہ ٹریفک کی خصوصی مہم

آسنسول:14/اگست،(عوامی نیوز سروس): آسنسول-درگاپور پولس کمشنریٹ کا ٹریفک محکمہ آسنسول شہر کو جام سے پاک بنانے کے لیے مسلسل مہم چلا رہا ہیا سی سلسلے میں اے سی پی ٹریفک وشواجیت ساہا کی قیادت میں جی ٹی روڈ پر ایک خصوصی مہم چلائی گئی۔ اس مہم کے دوران ٹریفک پولیس نے سڑک کنارے تجاوزات قائم کرنے والے دکانداروں کو سخت وارننگ دی۔ پولیس اہلکاروں نے دیکھا کہ بہت سے دکانداروں نے اپنی دکانوں کے سامنے سامان بچھا رکھا تھا جس سے ٹریفک میں رکاوٹ پیدا ہو رہی تھی۔ پولس نے انہیں فوری طور پر سامان ہٹانے کی ہدایت کی۔اس کے ساتھ ساتھ جی ٹی روڈ پر اپنی بسیں کھڑی کرنے والے بس ڈرائیوروں اور کنڈیکٹرز کو بھی سخت وارننگ دی گئی کہ وہ مسافروں کو لینے اور اتارنے کے کئے سڑک پر گاڑی کھڑی نا کریں پولیس نے ان سے کہا کہ وہ مقرر کردہ بس اسٹاپ استعمال کریں تا کہ ٹریفک آسانی سے چل سکے مہم کے دوران سڑک کنارے کھڑی موٹر سائیکلوں اور فور وہیلرز کے خلاف بھی کارروائی کی گئی اے سی پی ٹریفک وشواجیت ساہا نے کہا کہ یہ مہم اس لیے چلائی جارہی ہے تا کہ جی ٹی روڈ پر جام نہ ہو اور ٹریفک میں کوئی پریشانی نہ ہو سڑک کے کنارے تجاوزات کرنے والے دکانداروں اور بسوں کو بے قاعدگی سے کھڑی کرنے والے بس ملازمین کو وارننگ دی گئی ہے۔ یہ مہم مزید جاری رہے گی اور قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

# ڈی ایم سی میں انتخابات کرانے کے مطالبے پر بی جے پی کا احتجاج

آسنسول:14/اگست،(عوامی نیوز سروس): درگاپور میونسپل کارپوریشن (ڈی ایم سی) انتخابات تین سال بعد بھی منعقد نہ ہونے پر ناراض بی جے پی کارکنوں نے دوپہر میونسپل کارپوریشن ہیڈکوارٹر کے سامنے زبردست احتجاج کیا۔اس احتجاج کی قیادت ایم ایل اے لکھن گھروئی اور بی جے پی لیڈر ابھیجیت دتہ نے کی۔ایم ایل اے لکھن گھروئی نے کہا کہ 3 سال قبل اس دن بلدیاتی انتخابات ہوئے تھے لیکن اس کے بعد سے انتخابات نہیں ہوئے ہیں کارپوریشن کے کئی وارڈوں میں ترقیاتی کام ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں، نکاسی آب کا نظام درہم برہم ہے، بارش میں پانی جمع ہو رہا ہے اور کئی سڑکوں کی حالت انتہائی خراب ہے لیکن کارپوریشن آنکھیں بند کیے بیٹھی ہے۔ بی جے پی لیڈروں نے الزام لگایا کہ انتخابات میں یہ تاخیر عوام کے ساتھ ناانصافی ہے اور اس سے بدعنوانی اور غفلت کو فروغ مل رہا ہے۔انہوں نے خبردار کیا کہ اگر انتخابات کا جلد اعلان نہیں کیا گیا تو بی جے پی مرحلہ وار تحریک کو تیز کرے گی اور اس مسئلہ کو سڑک سے ایوان تک اٹھائے گی اس موقع پر بڑی تعداد میں بی جے پی کارکنان موجود تھے جنہوں نے الیکشن کرو کرپشن ہٹاؤ کے نعرے لگائے۔مقامی شہریوں نے بھی اس تحریک کی حمایت کی اور قبل از وقت انتخابات کا مطالبہ کیا۔

# پنڈیشور: رکن اسمبلی طلبہ کو سرکس دکھانے کے آرزومند

آسنسول:14/اگست،(عوامی نیوز سروس): بچوں کی خواہشات کو مدنظر نرین دا نے کہا کہ بچوں کو سرکس دکھایا جانا چاہئے ہاں یہ ٹھیک ہے اسکول کے تمام بچوں کے ساتھ بچوں کی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے گئے، چلو سرکس چلتے ہیں۔ایم ایل اے نریندر ناتھ چکرورتی پنڈیشور اسمبلی حلقہ کے بونگرم پرائمری اسکول کے طلباء کے ساتھ پرانے دنوں میں واپس گئے۔ فطری طور پر طلباء، والدین، اساتذہ خوش تھے۔بچوں نے کہا کہ آج ہم بہت خوش ہیں کہ نرین کا کو ہمارے لیے سرکس لے کر آئے ہیں۔ایک بچے کی دادی نے کہا کہ میں نے سرکس اس وقت دیکھا جب میں 10 سال کی تھی اور اب 60 سال کی عمر میں دوبارہ دیکھ رہی ہوں ماضی میں سرکس بہت مشہور تھا لیکن آج یہ ایک بیمار صنعت بن چکا ہے لیکن ماضی میں یہ سرکس تفریح کے لیے بہترین جگہ تھا بچپن میں والدین اور دادا دادی کے ہاتھوں سرکس جانے کا مزہ تھا آج ایم ایل اے نریندر ناتھ چکرورتی بچوں کے ساتھ کچھ پرانی یادوں میں واپس چلے گئے۔

# ووٹ چوری کا الزامات لگانے والے ایک الیکشن میں دومرتبہ ووٹ دینے کا ثبوت دیں: الیکشن کمیشن

نئی دہلی 14 اگست (یواین آئی) الیکشن کمیشن چاہتا ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس ایک ہی انتخاب میں کسی شخص کے دوبار ووٹ دینے کا ثبوت ہے تو وہ اس معاملے کو حقائق کے ساتھ سامنے لائے تاکہ اس پر کارروائی کی جاسکے۔

الیکشن کمیشن کے ایک اہلکار نے کہا، "ایک شخص ایک ووٹ " کا قانون ہندوستان میں 1952-1951 کے پہلے انتخاب کے بعد سے ہی نافذ ہے، اگر کسی کے پاس کسی بھی انتخاب میں کسی شخص کے ذریعہ دوبار ووٹ دینے کا کوئی ثبوت ہے، تو بغیر کسی ثبوت کے تمام ووٹروں کو "چور" کہنے کے بجائے تحریری حلف نامہ کے ساتھ الیکشن کمیشن کے ساتھ شیئر کیا جانا چاہئے۔

انتخابی اہلکار نے کہا، "ہمارے ووٹروں کے لیے "ووٹ چور "جیسے نازیبا الفاظ کا استعمال کرکے جھوٹی کہانی گڑھنے کی کوشش نہ صرف کروڑوں ووٹروں پر براہ راست حملہ ہے، بلکہ لاکھوں انتخابی عملہ کی سالمیت پر بھی حملہ ہے۔

واضح رہے کہ کانگریس پارٹی کی قیادت میں اپوزیشن اتحاد الیکشن کمیشن پر ووٹرلسٹ میں چھیڑ چھاڑ اور ووٹ چوری کا الزام لگا رہا ہے۔

کمیشن نے باضابطہ طور پر بار بار کہا ہے کہ ووٹرلسٹ میں کسی بھی ووٹر کا نام شامل کرنے یا حذف کرنے کا واضح قانونی نظام اور طریقہ کار موجود ہے۔ اگر کسی کو کسی فہرست میں کسی شخص کے نام پر اعتراض ہو یا کوئی غلطی نظر آئے تو وہ طے شدہ طریقہ کار کی پیروی کرتے ہوئے ترمیم کرا سکتا ہے۔

## آوارہ کتوں پر سپریم کورٹ میں گرما گرم بحث، تین رکنی بینچ نے فیصلہ محفوظ کرلیا

نئی دہلی، 14 اگست (یواین آئی) قومی خطہ راجدھانی دہلی (این سی آر) میں آوارہ کتوں کو پکڑنے اور انہیں پناہ گاہوں میں بھیجنے سے متعلق عدالت عظمیٰ کے 11 اگست کے حکم پر روک لگانے کی درخواستوں پر جمعرات کو ایک بار پھر گرما گرم بحث ہوئی اور متعلقہ فریقین کے دلائل سننے کے بعد سہ رکنی بینچ نے فیصلہ محفوظ رکھ لیا ہے۔

چیف جسٹس بی آر گوئی نے دو رکنی بنچ کے 11 اگست کے حکم پر ازخود نوٹس لیتے ہوئے اس معاملے میں بدھ کو جسٹس وکرم ناتھ کی سربراہی میں تین ججوں کی ایک نئی بنچ تشکیل دی تھی جس میں جسٹس ناتھ، جسٹس سندیپ مہتا اور جسٹس این وی انجاریا کی بنچ نے آج اس کیس کی سماعت کی اور دو رکنی بنچ کے حکم کی صداقت پر سوال اٹھانے والے تمام مداخلت کاروں سے حلف نامہ داخل کرنے کو کہا۔ سہ رکنی بنچ نے ریمارکس دیئے کہ ایک طرف انسانوں کا دکھ ہے تو دوسری طرف جانوروں سے محبت کرنے والے ہیں۔ جمعرات، 14 اگست کو سماعت کے دوران اس بنچ نے میونسپل کارپوریشن آف دہلی (ایم سی ڈی) کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل سے کہا کہ یہ سب ان کی (میونسپل کارپوریشن) کی کوتاہی اور بے عملی کا نتیجہ ہے۔ بنچ نے سرزنش کرتے ہوئے کہا، حکومت کچھ نہیں کرتی، مقامی اہلکار کچھ نہیں کرتے۔ مقامی افسران وہ نہیں کر رہے جو انہیں کرنا چاہیے، انہیں یہاں ذمہ داری لینی چاہیے۔

سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے سپریم کورٹ میں دہلی حکومت کی طرف سے پیش ہوتے ہوئے کہا کہ ہر سال کتے کے کاٹنے کے 37 لاکھ واقعات ہوتے ہیں۔ یعنی روزانہ اوسطاً 10,000 کتے کاٹتے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق ریبیز کی وجہ سے ہر سال تقریباً 20 ہزار اموات ہوتی ہیں۔ یہ دلیل دیتے ہوئے کہا کہ نس بندی سے ریبیز نہیں رکتا، انہوں نے کہا، اگر کتوں کو بھی ٹیکہ لگایا جائے تو وہ بچوں کو زخمی کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔ سانپوں کی صرف چار یا پانچ اقسام ہی زہریلی ہوتی ہیں، لیکن ہم انہیں گھروں میں نہیں رکھتے۔ کوئی نہیں کہتا کہ کتوں کو مارو، لیکن انہیں الگ رکھنا ضروری ہے۔ بچے باہر کھیلنے اور اسکول جانے سے ڈر رہے ہیں۔

سینئر وکیل سبل، ابھیشیک منو سنگھوی، سدھارتھ لوتھرا، سدھارتھ دوے، کولن گونسالویس اور دیگر نے عدالت میں این جی اوز اور دیگر نے سپریم کورٹ کے 11 اگست کے حکم پر روک لگانے کی درخواست کی۔ انہوں نے اپنے مطالبہ پر زور دیا کہ آوارہ کتوں کو رکھنے کے لیے شیلٹر ہوم کافی نہیں ہیں۔ سینئر ایڈوکیٹ سبل نے اپنی دلیل میں کہا کہ اینیمل برتھ کنٹرول (اے بی ای) کے قوانین ہیں، پارلیمانی قانون ہے، اس پر عمل کیا جانا چاہیے، آپ اس پر کیسے عمل کر رہے ہیں؟ کس کو اس پر عمل کرنا ہے، میونسپل کارپوریشن کو، وہ برسوں سے کیا کر رہے ہیں؟ کیا انہوں نے شیلٹر ہوم بنائے ہیں؟ انہوں نے نس بندی نہیں کی ہے، اس لیے کتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، چونکہ ان کا کوئی مالک نہیں ہے، اس لئے کتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ پناہ گاہیں کہاں ہیں؟

## بہار میں 17 اگست سے ووٹ ادھیکار یاترا شروع ہوگی: کانگریس

نئی دہلی، 14 اگست (یواین آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ رائے دہندگان کے حق رائے دہی کو یقینی بنانے، جمہوریت کو بچانے اور آئین کی حفاظت کے لئے بہار میں 17 سے 30 اگست تک ووٹ ادھیکار یاترا کا اہتمام کیا جائے گا، جس میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی اور انڈیا اتحاد کی تمام جماعتوں کے قائدین شرکت کریں گے۔

لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی 17 اگست کو سہسرام سے ووٹ ادھیکار یاترا کا آغاز کریں گے اور پھر کٹیہار، مدھوبنی وغیرہ جیسے مقامات سے گزرنے کے بعد 30 اگست کو پٹنہ میں اس کا اختتام ہوگا۔

کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے کہا کہ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کی قیادت میں انڈیا الائنس کی تمام جماعتوں کے لیڈر رائے دہندگان کے حقوق کے لیے بہار میں ریلی شروع کر رہے ہیں۔

مسٹر کے سی وینوگوپال نے کہا کہ "ہمارے ووٹ، ہمارے آئین اور ہماری جمہوریت کو بچانے کے لیے، قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، تیجسوی یادو اور مہا گٹھ بندھن کے دیگر رہنما مل کر پورے بہار میں ووٹر ادھیکار یاترا کا آغاز کریں گے۔ عوام ان لوگوں کو سزا دیں گے جنہوں نے ہمارے ووٹ چوری کرنے اور ہمارے جمہوری نظام کو تباہ کرنے کی سازش کی ہے۔ یہ ووٹ ادھیکار یاترا 17 اگست کو سہسرام میں زبردست ریلی کے ساتھ شروع ہوگی، اور گیا، مونگیر، بھاگلپور، کٹیہار، پورنیہ، مدھوبنی، دربھنگہ، مغربی چمپارن سے ہوتی ہوئی 30 اگست کو آرہ میں اختتام پذیر ہوگی۔ یکم ستمبر کو، ہم پٹنہ میں بڑی ریلی نکالیں گے۔ جہاں پورے بہار سے ووٹ چوروں کو بھگانے کا واضح پیغام دیا جائے گا۔ "

## سپریم کورٹ نے قتل کے ملزم کنڑ اداکار درشن کی ضمانت منسوخ کردی

نئی دہلی، 14 اگست (یواین آئی) سپریم کورٹ نے رینوکا سوامی قتل کیس میں کنڑ فلم اداکار درشن تھگودیپا اور پاویترا گوڑا سمیت پانچ دیگر ملزمان کو کرناٹک ہائی کورٹ کی طرف سے ملنے والی ضمانت جمعرات کے روز منسوخ کردی۔

جسٹس جے بی پاردی والا اور آر مہادیون کی بنچ نے کرناٹک حکومت کی درخواست قبول کرتے ہوئے ملزمان کو ضمانت دینے کے ہائی کورٹ کے حکم کو منسوخ کردیا۔ ریاستی حکومت نے ملزمان کی ضمانت کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔

بنچ نے اپنا حکم سناتے ہوئے کہا کہ ہائی کورٹ کے حکم میں بہت سی خامیاں ہیں۔ اس میں گواہوں کے بیانات کو بھی زیر غور لایا گیا جو کہ نچلی عدالت کا استحقاق ہے۔

ملزمان کو راحت دینے کے حکم پر عدالت عظمیٰ نے کہا، "ہائی کورٹ کا حکم اختیارات کے میکانکی استعمال کی عکاسی کرتا ہے۔ ضمانت دینے سے ٹرائل متاثر ہوگا۔ اس کے علاوہ گواہوں کو متاثر کرنے کا بھی امکان ہے۔ "جیل میں بااثر ملزمان کو دیے جانے والے مبینہ خصوصی بندوبست کے بارے متنبہ کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ نے کہا کہ جس دن ہمیں معلوم ہوگا کہ ملزمان کو 'فائیو اسٹار 'ٹریٹمنٹ دیا جارہا ہے ،ہمیں پہلے وہاں کے سپرنٹنڈنٹ اور دیگر تمام متعلقہ اہلکاروں کو معطل کرنا پڑے گا۔

24 جولائی کو سپریم کورٹ نے سینئر ایڈوکیٹ سدھارتھ لوتھرا اور ایڈوکیٹ انیل سی نشانی اور ڈی ایل چدانند کے ذریعہ ریاستی حکومت کی طرف سے دائر خصوصی درخواست پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا تھا۔ اس کے بعد، بنچ نے ضمانت کے حکم پر کرناٹک ہائی کورٹ کی سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا تھا کہ جس طرح سے یہ حکم سنایا گیا، اس سے ایسا لگتا ہے کہ یہ بری ہونے کا معاملہ ہے۔ 17 جولائی کو عدالت عظمیٰ نے بھی ہائی کورٹ کے اس حکم پر اپنا اعتراض ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جس طرح سے ہائی کورٹ نے اپنی صوابدید کا استعمال کیا وہ اس سے بالکل مطمئن نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے پہلے طبی بنیادوں پر 30 اکتوبر 2024 کو درشن تھگودیپا کو عبوری ضمانت دی تھی۔ عدالت نے 13 دسمبر 2024 کو درشن تھگودیپا، پاویترا اور دیگر پانچ ملزمان کو باقاعدہ ضمانت دی تھی۔ اس کیس کے تمام ملزمان فی الحال ضمانت پر باہر ہیں۔

واضح رہے کہ کنڑ اداکار درشن (47) کو 11 جون 2024 کو چتردرگا کے باشندے 33 سالہ رینوکا سوامی کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ مقتولہ کی لاش 9 جون 2024 کو بنگلور میں ایک نالے کے قریب سے ملی تھی۔ رینوکا سوامی نے مبینہ طور پر اداکار درشن کے ساتھی پاویترا گوڑا کو فحش پیغامات بھیجے تھے، جس پر اداکار کو غصہ آیا تھا۔

اداکار درشن، ان معشوقہ پاویترا گوڑا اور دیگر 15 ساتھیوں کو پولس کی تفتیش میں گرفتار کیا گیا۔

بنگلور میں پولس نے 3 ستمبر کو پاویترا کو ملزم نمبر ایک اور درشن کو ملزم نمبر دو کے طور پر نامزد کرتے ہوئے چارج شیٹ داخل کی تھی۔ پولس نے دعویٰ کیا کہ رینوکا سوامی کے ذریعہ پاویترا کو قابل اعتراض پیغامات بھیجنا اس جرم کا محرک تھا۔

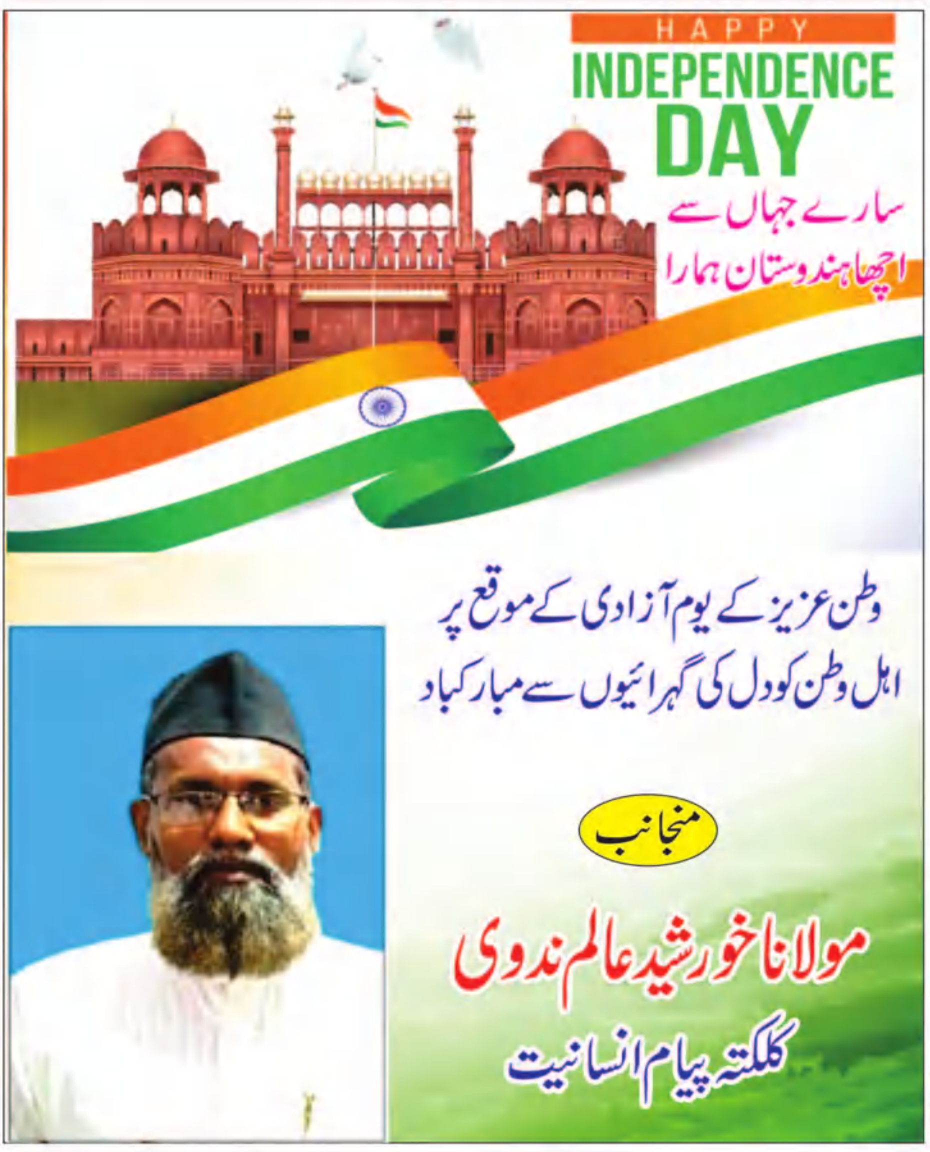

# کنیا شری 62 ممالک کے 552 پروجیکٹوں میں سرفہرست ہے: ممتا

## وزیر اعلیٰ نے 'کنیا شری دیوس' پر پروجیکٹوں کی کامیابی کی کہانیاں پیش کیں

کولکاتا: 14 اگست (عوامی نیوز سروس) کنیا شری دیوس پر، وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے دھندھنیا اسٹیڈیم سے پروجیکٹ کی کامیابی کی کہانیاں پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ کنیا شری 62 ممالک کے 552 پروجیکٹوں میں سرفہرست ہے۔ اس سے 93 لاکھ طلباء مستفید ہوئے ہیں۔ اس نے اسٹیج سے اپنے کالج میں داخلہ کے وقت کے مسئلے کا ذکر کیا۔

آج کنیا شری دیوس ہے۔ اس پروجیکٹ کا افتتاح 14 اگست 2013 کو کیا گیا تھا۔ آج 12 ویں سالگرہ کے موقع پر وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی، ششی پنجا اور دیگر نے دھندھنیا اسٹیڈیم میں ایک خصوصی پروگرام میں شرکت کی۔ جس میں مختلف اسکولوں کے طلباء موجود تھے۔

آج، انہوں نے اسٹیج سے کنیا شری اور سبز ساتھی جیسے پروجیکٹوں کی کامیابی کی کہانیاں پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ کنیا شری پروجیکٹ دنیا کے 552 پروجیکٹوں میں سرفہرست ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پروجیکٹ کی وجہ سے اسکول چھوڑنے والوں میں کمی آئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سبز ساتھی پروجیکٹ کے تحت 1 کروڑ 38 لاکھ سائیکلیں دی گئی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ رواں ماہ دوبارہ سائیکلیں دی جائیں گی۔ اس کے بعد انہوں نے والدین سے اپیل کی کہ وہ لڑکیوں کی کم عمری میں شادی نہ کریں۔ اس کے بجائے، انہوں نے کہا کہ وہ اپنی تعلیم جاری رکھیں۔ آج وزیر اعلیٰ اسٹیج سے واپس اپنے بچپن میں چلی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ کالج میں داخلہ لینے کے لیے انہیں اپنا ہار بیچنا پڑا۔ انہوں نے کہا، میں امید کرتی ہوں کہ بچوں کو وہ تکلیف نہیں اٹھانی پڑے گی جو میں نے اٹھائی ہے۔

آج، ممتا بنرجی نے اپنے ایکس ہینڈل پر کنیا شری کی کامیابی کو بھی اجاگر کیا۔ انہوں نے لکھا، "آج کنیا شری کا دن ہے۔ کنیا شری پروجیکٹ، جو ہم سب کا فخر ہے، نے آج 12 سال مکمل کر لیے ہیں۔ پوری دنیا میں، پورے ملک میں، پورے بنگال میں کنیا شری خواتین کو بہت بہت مبارک ہو۔ نیشنز پبلک سروس ایوارڈ، 62 ممالک کے 552 پراجیکٹس میں پہلا مقام حاصل کرنا، میں ہمیشہ سوچتی ہوں کہ جس معاشرے میں خواتین بہتر نہیں ہیں وہ معاشرہ کبھی بھی بہتر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے معاشرے کی ترقی کیلئے خواتین کا با اختیار ہونا ضروری ہے۔

☆

# "کنیا شری" اسکیم کا بارہواں سال ہوڑہ سرت سدن اور ہگلی ربندر بھون میں عظیم الشان انداز میں منایا گیا

ہوڑہ: 14 اگست (محمد شبیب عالم) آج اس تقریب کا بارہواں سال کے موقع پر ہگلی ضلع کے ربندر بھون میں ایک عظیم الشان تقریب منعقد کی گئی جس میں ڈی ایم مکتا آریہ سے لیکر ضلعی انتظامیہ، ضلع پریشد کے افسران کی موجود تھے جہاں ایک "لائیو جوئنٹ اسکرین" کی مدد سے ریاستی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کو براہ راست اس تقریب کے متعلق باریکیاں بتاتے دیکھ رہے تھے۔ وزیر اعلیٰ کی تقریر کے بعد یہاں کے مختلف اسکولوں کی بچیاں اور تعلیم کے علاوہ دوسرے شعبے میں کامیابی حاصل کرنے والی بچیوں کو اعزازات سے نوازا گیا چیک کی شکل میں رقم بھی تقسیم کی گئی۔

ٹھیک اسی طرح سے ہوڑہ کے سرت صدن میں بالکل اسی وقت یعنی وزیر اعلیٰ کی مکرر وقت پر اسکول کی بچیاں پہنچ گئی تھیں۔ یہاں بھی ڈی ایم دیپا پریہ، ایم ایل اے و وزیر اروپ رائے، کاویری داس ضلع پریشد کے سبھا دھپتی، انکے علاوہ مانب گھوش، ڈی ایم، اے ڈی ایم موجود تھے سبھی لوگ ممتا بنرجی کی تقریب پردے پر دیکھے۔ اسکے بعد کنیا شری اسکیم کے تحت ہوڑہ ضلع کے مختلف اسکولوں کی بچیوں کو انکے مختلف شعبے میں بہترین کارکردگی کیلئے اعزازات و مالی تعاون سے نوازا گیا۔ وزیر اروپ رائے نے کہا کہ " کنیا شری وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی ذہنی تخلیق ہے " آج ہمیں فخر ہے کہ ہم بنگالی ہیں بنگال میں پیدا ہوئے ہیں۔ آج یہ کنیا شری صرف اپنے ریاست میں ہی نہیں دیگر ممالک میں بھی اپنی رتبہ قائم کی ہے اور دنیا کی ہزاروں عوامی مفاد کی اسکیم میں یہ سرفہرست ہے۔ اس اسکیم کی وجہ سے ہمارے یہاں اسکولوں میں ڈراپ آؤٹ کی تعداد کم ہوئی ہے۔ بچیاں ڈاکٹر، انجینئر، ماسٹر بن رہی ہیں۔ اسکے بعد ڈی ایم دیپا پریہ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی باتیں سننے کے بعد مزید کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی ہے کچھ کہنے کی۔ یہاں اس تقریب میں شامل سبھی لوگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ہاں یہاں ضرور کہونگی کہ اس اسکیم کا مقصد ہی تھا کہ ریاست کی بچیوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلوائی جائے تعلیم کیساتھ ساتھ صحت، خواتین و بچوں کی ترقی سماجی بہبود کیلئے یہ اسکیم وزیر اعلیٰ شروع کی تھیں۔ آج پوری دنیا کے سامنے اسکی اہمیت کیا ہے آپ لوگ دیکھ ہی رہے ہیں۔ ڈی ایم نے یہاں بچیوں کی کم عمری کی شادی پر سختی سے روک تھام کیلئے گارجین کیساتھ اساتذہ کو بھی بیدار ہونے کو کہیں۔ ساتھ ہی بچیوں کو بھی آگاہ کرائیں کہ کم عمری میں شادی کے کیا نقصانات ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ بہتوں بار بہت سی ہماری بچیاں کسی لڑکے کے چکر میں پڑکر اپنی زندگی خراب کرلیتی ہیں ان سے گزارش کرونگی کہ پہلے آپ تعلیم حاصل کرلیں اور خود کو پہچان لیں تب کوئی قدم اٹھائیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ اگر آپکے والدین کم عمری میں شادی کروا دینا چاہتے ہیں تو آپ سرکاری ہیلپ لائن نمبر 198 پر شکایت کریں۔ آپ کے نام کو پوشیدہ رکھ کر پولیس/ضلعی انتظامیہ کارروائی کریگی۔ آج حکومت آپ کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے کنیا شری ون ٹو تھری وقفے وقفے سے دے رہی ہے ساتھ ہی اسمارٹ کارڈ کے زریعے دس لاکھ روپے بھی دے رہی ہے تا کہ آپ ڈاکٹر، انجینئر، ماسٹر بنیں۔

# نبنو مہم میں بی جے پی کی 'غنڈہ گردی'، پولس کو پیٹنے کے الزام میں ایک اور کارکن گرفتار

کولکاتا: 14 اگست (عوامی نیوز سروس) نبنو مہم میں بی جے پی کا ایک اور کارکن پولیس کو پیٹنے کے الزام میں گرفتار۔ اسے نیو مارکیٹ تھانے نے گرفتار کیا تھا۔ اسے بدھ کی رات دیر گئے گرفتار کیا گیا۔ گرفتار شخص کو آج عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ گرفتار بی جے پی کارکن کا نام مہندر چندر ساہا ہے۔ وہ نئی ہٹی کے مشرقی کنتھلیا علاقہ کا رہنے والا ہے۔ پولیس نے اسے بدھ کی صبح تقریباً ڈیڑھ بجے گرفتار کیا۔ پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کے بعد ملزم کی شناخت کر لی۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں مظاہرین کے ایک گروپ کو پولیس کو مارتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ مہندر چندر کو اس گروپ میں دیکھا گیا تھا۔ نبنو مہم کے دوران پولیس کی پٹائی کے الزام میں گرفتار لوگوں کی تعداد بڑھ کر 2 ہوگئی ہے۔ اس سے پہلے پولیس نے جگدل کے رہنے والے چندن گپتا نامی بی جے پی کارکن کو سڑک پر ڈی سی ایس ایس ڈی بدیشا کلیتا اور کانسٹیبل پرشانت پودار کو مارنے اور قتل کرنے کی کوشش کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ اسے بوبازار اور بینٹک اسٹریٹ کے سنگم سے گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے بعد بدھ کو نئی ہٹی کے رہنے والے کو گرفتار کیا گیا۔

غور طلب ہے کہ ابھیا کے والدین نے سی بی آئی پر دباؤ ڈالنے کے لیے 9 اگست کو نبنو مہم کی کال کی تھی، یہ الزام لگایا تھا کہ آر جی کار کے ذریعہ ایک نوجوان ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل میں مناسب انصاف نہیں دیا گیا ہے۔ ہفتہ کو بی جے پی کی قیادت میں ایک طرف پارک اسٹریٹ اور دوسری طرف سنترا گچی میں احتجاج شروع ہوا۔ پارک اسٹریٹ پر اپوزیشن لیڈر شبھیندو ادھیکاری کی قیادت میں دھرنے میں شامل ہونے والے بی جے پی کارکنان کی پولیس کے ساتھ ہاتھا پائی ہوئی۔ کئی پولیس اہلکاروں پر حملہ کیا گیا۔ پولیس اہلکاروں کو قتل کرنے کی کوشش کے الزامات تھے۔ کولکاتا پولیس نے واقعے کی تحقیقات شروع کردی ہے۔

# مشہور کمپنی کا لوگو استعمال کرنے کے الزام میں 2 دکانوں پر چھاپہ

کولکاتا: کولکاتا میں ایک مشہور برانڈ کا لوگو استعمال کرتے ہوئے جعلی جوتے اور بیگ بیچنے کا الزام۔ تھانہ بوبازار کی پولیس نے رابندر سرانی علاقہ میں دو دکانوں پر چھاپہ مارا۔ پولیس نے واردات میں لاکھوں روپے مالیت کا سامان قبضے میں لے لیا۔

پولیس ذرائع کے مطابق دو تاجر اتر پردیش میں ایک مشہور برانڈ کے جعلی جوتے اور بیگ بیچ رہے تھے۔ یہ خبر بوبازار تھانے کی پولیس کو پہنچی۔ تمام معلومات اور شواہد حاصل کرنے کے بعد افسران نے جمعرات کو اچانک چھاپہ مارا۔ پولیس نے تاجروں کو رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ دکانداروں کو نوٹس جاری کردیے گئے ہیں۔ دونوں دکانوں سے بڑی تعداد میں جعلی جوتے اور تھیلے برآمد ہوئے۔ پولیس نے انہیں پکڑ لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ سامان کی تخمینہ مارکیٹ مالیت لاکھوں روپے ہے۔


**پوربی ریلوے**

مندرجہ ای-ٹنڈر مطلوب ہے آن لائین بذریعہ ڈویژنل ریلوے منیجر، پوربی ریلوے، ہوڑہ-711101 کو ٹنڈر گزاروں سے اسی نوعیت کے کاموں کے سلسلے میں جس میں مالی قابلیت کی ضرورت ہوگی بشمول وہ جو رجسٹرڈ ہیں آبپاشی/سی پی ڈبلوڈی/ایس ای بی/ایم ای ایس یا کسی بھی پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگ سے برائے مندرجہ کام: **سینئر ڈی ای این/ سی/ ایچ ڈبلو ایچ- شمار نمبر 1، ای-ٹنڈر نمبر : 115-25-2024، بتاریخ : 11.08.2025، کام کی وضاحت :** ویلڈنگ برائے جوائنٹس پٹریوں کے بذریعہ الیمنو تھرمٹ ایس کے وی عمل کے بشمول سپلائی برائے ویلڈنگ کے حصے اور سپر ویژن اسی دائرہ کار کے ہوڑہ ڈویژن میں۔ **اندازاً لاگت :** 5,52,35,499/- روپے۔ **زر بیعانہ :** 4,26,200/- روپے۔ **شمار نمبر-2، ای-ٹنڈر نمبر : 115-26-2025، بتاریخ: 11.08.2025، کام کی وضاحت :** فلیش بٹ ویلڈنگ برائے 60 کے جی/52 کے جی (90 یو ٹی ایس/72/یو ٹی ایس، آر-260) (نیو/ایس ایچ ایس آر/ایس ڈبلو آر/ایل ڈبلو ایل) پٹریاں سائیٹ پر ٹھیکہ داروں کے ساتھ موبائل فلیش بٹ ویلڈنگ پلانٹ اسی دائرہ کار ہوڑہ کے۔ **اندازاً لاگت :** 3,15,01,404.78/ روپے۔ **زر بیعانہ :** 3,07,500/- روپے۔ **شمار نمبر: 3، ای-ٹنڈر نمبر: 117-26-2025، بتاریخ: 11.08.2025، کام کی وضاحت :** سپلائی، لیڈنگ اور لوڈن برائے 100000 کم مشین کرھڈ ہارڈ اسٹون ٹریک بیلسیٹ بی او بی وائی این ٹائپ ریلوے ویگنوں میں پاکوڑ کواڑی سے برائے ہوڑہ ڈویژن۔ **اندازاً لاگت:** 18,52,62.000/- روپے۔ **زر بیعانہ:** 10,76,300/- روپے۔ **ٹنڈر فارم کی لاگت :** نل ہر ایک کے۔ **مدت تکمیل :** 9 مہینے (برائے شمار نمبر 1 اور 2) اور 12 مہینے (برائے شمار نمبر 3) **ٹنڈر کے بند ہونے کی تاریخ اور وقت :** 01.09.2025 کو 14.00 بجے ہر ایک کے۔ اس صورت میں اگر بند ہونے کی تاریخ جو ٹنڈر طلبی نوٹس میں نشاندہی کئے گئے ہیں اسے اعلان کردیا گیا چھٹی/بند/ ہڑتال یا کسی بھی وجہ سے تب بند ہونے کی تاریخ آن لائین میں تبدیل نہیں ہوگی کیونکہ درخواست برائے ویب سائٹ آئی آر ای پی ایس اس کی اجازت نہیں دیتی کہ کوئی بھی پیشکش ٹنڈر کے بند ہونے کی تاریخ اور وقت کے گزر جانے کے بعد جمع کرائی جائے۔ بہرکیف ٹنڈر کا آن لائین بعد کھلنا دوسرے کام کے دن میں ہوگی۔ تفصیلات برائے ٹنڈر دستیاب ہیں ویب سائٹ: www.ireps.gov.in ٹنڈر گزاروں سے درخواست ہے کہ داخل کریں اپنی پیشکش آن لائین مذکورہ ویب سائٹ پر۔ کوئی بھی دستی پیشکش منظور نہیں کیا جائے گا۔

(HWH-244/2025-26)

**ٹنڈر نوٹس ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہے**

www.er.indianrailways.gov.in/www.ireps.gov.in

Follow us at : @EasternRailway
@easternrailwayheadquarter



**چترنجن لوکو موٹیوب ورکس**

**ای-ٹنڈر نوٹس**

**ٹنڈر نوٹس نمبر: پی سی ایم ایم/سی ایل ڈبلو/ایچ ڈبلو ایچ/ ای-پروکیورمنٹ/ 44، تاریخ: 06/08/2025**، صدر ہند کی جانب سے طلب کرتے ہیں الیکٹرونکس بولیاں جمع ہوئے قابل بھروسہ منوفیکچرر سے مندرجہ ذیل کی سپلائی کے لئے: مذکورہ ای-ٹنڈر/ٹنڈرس الیکٹرونکس لوکوموٹیوب کے منوفیکچرر کے مٹریل کی سپلائی کے لئے۔ امکانی/ممکنہ سپلائروں سے درخواست ہے کہ وہ ویب سائٹ: www.ireps.gov.in دیکھیں۔ یہ سب ای-ٹنڈرس ہیں۔ صرف الیکٹرونک آفر کی بولیاں تسلیم کی جائیں گی۔ تفصیلی ہدایت کیلئے برائے مہربانی ویب سائٹ کا حوالہ دیں۔ **شمار نمبر: ٹنڈر نمبر: سامان کی صراحت: مقدار جمع دینے کی تاریخ، ٹنڈر کی قیمت:** اس طرح ہیں [264]؛14252982D، ووڈین اسکیڈ برائے ڈبلو اے جی-9/ڈبلو اے پی-7-ڈبلو اے پی-5/ڈبلو اے پی-4 اور ڈبلو اے بی-7 (ایم او ڈی)/آئی این وی بمطابق سی ایل ڈبلو ڈرائنگ/اسپی فیکیشن نمبر سی ایل ڈبلو، 4 ڈبلو - 1200.054B [مقدار کی ٹالیرنس (+/-) 5% آئیٹم کیٹاگری: نارمل، ٹوٹل پی او ویلیو ویریشن کی اجازت: زیادہ سے زیادہ 8 لاکھ] **بمطابق ٹنڈر/ دستاویز:** 22/08/2025: **روپے** 0.00.[265]: 1425984E، (1) پینٹوگراف ماؤنٹنگ انسولیٹر بمطابق ڈرائنگ/اسپی فیکیشن نمبر سی ایل ڈبلو/ای ایس/اے سی/1-1/کے سی ایل ڈبلو/ای ایس/ایس کے-4/اے سی/1-1 کے، 2) روف لائن انسولیٹر بمطابق ڈرائنگ/ اسپی فیکیشن نمبر سی ایل ڈبلو/ای ایس/اے سی/1-1/کے: **بمطابق ٹنڈر/ دستاویز:** 26/08/2025، **روپے** 0.00-[266]:1425649/A؛ سیٹ برائے میٹالک پائپ اور ماؤنٹنگ ٹی-سینسر برائے ڈبلو اے جی-9/ایچ سی لوکوموٹیوب بمطابق سی ایل ڈبلو اسپی فیکیشن نمبر سی ایل ڈبلو/ای ایس/3/0253/ایس (اسکوپ آف سپلائی بمطابق اپ لوڈ کیا ہوا انیکچر -**مقدار کی ٹالیرنس** (+/-): 5%، آئیٹم کیٹاگیری: نارمل، ٹوٹل پی او ویلیو وریشن کی اجازت: زیادہ سے زیادہ 8 لاکھ): **ٹنڈر/ دستاویز کے مطابق :** 27/08/2025: **روپے** 0.00-[267]،25255088A سی این سی سلینڈریکل ایکسل گرائنڈنگ مشین، مقدار 01 عدد بمطابق اسپی فیکیشن نمبر ایم ٹی/2372 تاریخ: 25/07/25، ایچ ایس این کوڈ: 84602300، [**وارنٹی کی مدت** : ڈیلیوری کی تاریخ کے بعد 24 ماہ]؛ **ٹنڈر/دستاویز کے مطابق :** 28/08/2025: **روپے** 0.00،[268]،25255083A؛ سی این سی ایکسل ٹرننگ لیڈ، مقدار 01، عدد بمطابق اسپی فیکیشن نمبر ایم ٹی/ 2365 تاریخ: 25/07/2025، ایچ ایس این کوڈ: 8458993 [**وارنٹی کی مدت** : ڈیلوری کی تاریخ کے بعد سے 24 ماہ]؛ ٹنڈر/ دستاویز کے مطابق: 28/08/2025: **روپے** 0.00، [269]، 25255077S: سی این سی ورٹیکل ٹرننگ لیڈ، مقدار 01، عدد بمطابق اسپی فیکیشن نمبر ایم ٹی/2362 تاریخ: 25.07.25 ایچ ایس این 84581100 [**وارنٹی کی مدت** : ڈیلیوری کی تاریخ کے بعد 24 ماہ] **بمطابق ٹنڈر/ دستاویز:** 28/08/2025: **روپے** 0.00، [270]، 25255084C، سی ٹی اکین مشین: 128 س؛ ایس مقدار 01 عدد بمطابق اسپی فیکیشن نمبر ایم ٹی/ 2368 تاریخ 29.05.2025، 29. ایچ ایس این کوڈ: 90221200 [**وارنٹی کی مدت:** ڈیلیوری کی تاریخ کے بعد 24 ماہ]: **بمطابق ٹنڈر/دستاویز:** 28/08/2025: **روپے** 0.00، [271]، 29253571: (1) انڈسٹریل سیفٹی لیدر شو، ٹائپ-2/مرد) نن کنڈکٹیو فائبر ٹو کیپ کے ساتھ بمطابق سی ایل ڈبلو اسپی فیکیشن نمبر ایم ایس او/ 33/ ٹیک-اسپی فیکیشن/ریویزن 8، تاریخ: 31/08/2025 اور بمطابق آئی ایس 15298/ پارٹ-2) 2016، دوبارہ تصدیق شدہ 2022-2) انڈسٹریل سیفٹی لیدر شو-ٹائپ-(مرد) مع اسٹیل ٹو کیپ بمطابق سی ایل ڈبلو اسپی فکیشن نمبر ایم ایس او/33 ٹیک-اسپی فیکیشن ریویزن 8، تاریخ: 31/08/2025 اور بمطابق آئی ایس -2) 152998 (پارٹ-2) 2016، دوبارہ تصدیق شدہ 2022-3) انڈسٹریل سیفٹی لیدر شو، ٹائپ-4 (خواتین) مع نن کنڈکٹو فائبر ٹو کیپ بمطابق سی ایل ڈبلو اسپی فکیشن نمبر ایم ایس او/33/ ٹیک-اسپی فکیشن/ ریویزن 8، تاریخ: 31/08/2025، اور بمطابق آئی ایس 15298 پارٹ-2) 2016، دوبارہ تصدیق شدہ 2022-3) انڈسٹریل سیفٹی لیدر شو، ٹائپ-3 (خواتین) مع اسٹیل ٹو کیپ بمطابق سی ایل ڈبو اسپی فیکیشن نمبر ایم ایس او/33/ ٹیک-اسپی فیکیشن/ریویزن-8، تاریخ: 31/08/2025، اور بمطابق آئی ایس 15298 (پارٹ 2) 2016، دوبارہ تصدیق شدہ 2022 (شیلف لائف؛ 12 ماہ سے کم نہیں [**وارنٹی کی مدت** : ڈیلیوری کی تاریخ کے بعد 12 ماہ) **ٹنڈر/دستاویز کے مطابق :** 04/11/2025 **روپے** 0.00۔

**پی سی ایم ایم/سی ایل ڈبلو/ہوڑہ**

PR6/174

Visit us on: www.facebook.com/clwrailways


# خلیج بنگال میں پانی کے بخارات داخل ہونے لگے، بنگال میں شدید بارش کی وارننگ

کولکاتا: 14 اگست (عوامی نیوز سروس) علی پور میٹرولوجیکل آفس نے پہلے پیشین گوئی کی تھی کہ 13 اگست کو خلیج بنگال میں ایک کم دباؤ کا علاقہ بن جائے گا۔ اور اس کے اثر و رسوخ کی وجہ سے جمعرات کو سارا دن بارش ہوگی، محکمہ موسمیات نے کہا۔ علی پور میٹرولوجیکل آفس کی پیش گوئی کے مطابق شمال مغربی خلیج بنگال میں کم دباؤ کا علاقہ بن گیا ہے۔ پھر یہ طاقت میں بڑھ جائے گا اور ایک واضح ڈپریشن میں بدل جائے گا. یہ اگلے دو دنوں میں شمالی آندھرا پردیش اور جنوبی اوڈیشہ کے ساحلوں کی سرزمین میں داخل ہوگا۔ اگرچہ اس کا براہ راست اثر بنگال پر نہیں پڑے گا، لیکن بہت سارے پانی کے بخارات بنگال میں داخل ہوں گے۔ جس کی وجہ سے آئندہ چند روز میں بارش ہوگی۔

کولکاتا میں آج آسمان بنیادی طور پر ابر آلود ہے۔ کہیں کہیں ہلکی بارش کا امکان ہے۔ آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ آئندہ چند روز میں گرج چمک کے ساتھ ہلکی سے درمیانی بارش کا امکان ہے۔ ہوا میں پانی کے بخارات کی مقدار زیادہ ہوگی۔ بارش نہ ہونے کی صورت میں نمی سے متعلق تکلیف برقرار رہے گی۔ ہفتہ سے بارش کا امکان کم ہوجائے گا۔

آج کولکاتا سمیت جنوبی بنگال کے تمام اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ بنیادی طور پر ابر آلود آسمان رہے گا۔ ایک یا دو بارشوں کی پیشین گوئی ہے۔

جمعہ کو جنوبی بنگال کے ساحلی اور مغربی اضلاع میں بارش کا امکان ہے۔ ساحلی اور مغربی اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ شمالی اور جنوبی 24 پرگنہ، مشرقی اور مغربی مدنی پور اور جھارگرام اضلاع کے کچھ حصوں میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ ہفتہ کو بارش کی مقدار اور شدت میں نمایاں کمی واقع ہوگی۔ کئی اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ ندیا، مرشد آباد اور بیر بھوم میں گرج چمک کے ساتھ ہلکی سے درمیانی بارش کا امکان ہے۔ اتوار اور پیر کو بارش کی مقدار مزید کم ہوگی۔ اگرچہ جنوبی بنگال میں بارش کی مقدار کم ہے لیکن شمالی بنگال میں شدید بارش کا امکان ہے۔ جمعرات کو دارجلنگ، کالمپونگ، کوچ بہار، علی پور دوار اور جلپائی گوڑی میں بکھرے ہوئے موسلا دھار بارش ہوگی۔ مالدہ اور شمالی اور جنوبی دیناج پور میں ہلکی سے درمیانی بارش ہوگی۔ شمالی بنگال میں جمعہ اور ہفتہ کو بارش کی مقدار کافی کم ہو جائے گی۔ تاہم ایک یا دو مقامات پر گرج چمک کے ساتھ بارش ہوسکتی ہے۔ اتوار اور پیر کو کہیں کہیں تیز بارش کا امکان ہے۔ دارجلنگ، کالمپونگ، جلپائی گوڑی، علی پور دوار اور کوچ بہار اضلاع میں موسلا دھار بارش ہوسکتی ہے۔ دریں اثنا، دارجلنگ، کالمپونگ کے پہاڑی علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ ہے۔ سکم میں لینڈ سلائیڈنگ کا بھی خطرہ ہے۔ نشیبی علاقوں میں سیلاب کا خدشہ ہے۔


**مقام ائمہ و موذنین کانفرنس**

**بموقع عرس اعلیٰ حضرت**

ہر سال کی طرح اس سال بھی خضر پور موڑ کولکاتا کی لال مسجد میں بموقع عرس اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ بتاریخ 21/صفر 1447ھ مطابق 16/اگست 2025ء بروز سنیچر بعد نماز عشاء، تا 12 بجے شب مقام و موذنین کانفرنس ہونے جارہی ہے جس میں مقامی علمائے عظام ائمہ کرام اور اساتذہ ذوی الاحترام کے علاوہ خصوصی مقرر کی حیثیت سے خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور گلزار ملت ادیب شہیر حضرت علامہ مولانا الحاج محمد شاہد القادری رضوی صاحب قبلہ جنرل سکریٹری مجلس علمائے اسلام مغربی بنگال مٹیا برج کولکاتا تشریف لا رہے ہیں موصوف مکرم ہندستان کی تعمیر و ترقی میں امام احمد رضا کا کردار کے عنوان سے خطاب فرمائیں گے۔

**خوش خبری** :ان شاءاللہ تعالیٰ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی خضر پور سنی مساجد کے مؤذن صاحبان کی بارگاہوں میں مخصوص نذرانے اور تحفے پیش کئے جائیں گے۔

لہذا آپ تمامی حضرات سے گزارش ہے کہ اس کانفرنس میں شرکت فرما کر علمائے کرام کے بیانات کو سماعت فرمائیں اور اعلیٰ حضرت کے فیوض و برکات سے مالا مال ہوں۔

**نوٹ** :قل شریف ان شاءاللہ تعالیٰ 25/صفر 1447ھ مطابق 20/اگست 2025ء بروز بدھ بعد نماز ظہر 2:38 منٹ پر ہوگا۔

محمد فیض عالم قادری مصباحی
خطیب و امام لال مسجد خضر پور موڑ، کولکاتا (مغربی بنگال)


# آئین اور ملک بچانے کیلئے ہائی کورٹ میں لائرز یونین کا جلوس

ملک کا آئین تباہ ہونے کے دہانے پر ہے، عوام کے بنیادی حقوق سلب کیے جارہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک کی تکثیریت اور سیکولر طاقت محض ایک قبر بن کر رہ گئی ہے۔ مرکزی حکومت کے اس ہٹلرانہ رویہ کے خلاف جمعرات کو آل انڈیا لائرز یونین نے کلکتہ ہائی کورٹ میں متعدد وکلاء کے ساتھ احتجاجی جلوس نکالا۔ اس جلوس میں ملک کے تمام وکلاء اور آزادی پسندوں کی تصویریں آویزاں کر کے احتجاج کیا گیا۔ اس دن جدوجہد آزادی میں حصہ لینے والے وکلاء اور دیگر آزادی پسندوں کی خدمات کو یاد کیا گیا۔ تنظیم کے آل انڈیا صدر سینئر وکیل بیکاش رنجن بھٹا چاریہ نے کہا کہ ہفتہ بھر میں تمام آزادی پسندوں کی خدمات کو عام لوگوں تک اجاگر کیا جارہا ہے۔ کیونکہ ملک کی جمہوریت آج گہرے بحران کا شکار ہے۔ اس لیے ہمیں ان کی خدمات کو یاد رکھنا چاہیے اور ملک کے آئین کے تحفظ کی خاطر ایک نیا حلف اٹھانا چاہیے۔ اور ملک کی جمہوریت۔ تنظیم کے سیکرٹری قانون دان شمیم احمد نے کہا کہ یوم آزادی کے موقع پر ہم ان آزادی پسند وکلاء کی خدمات کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ کیونکہ جو آئین ہمیں ملا ہے اگر ہم اس کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو ان کے مقصد اور جدوجہد کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس میٹنگ میں صدر، وکیل سدھارتھ شنکر منڈل، تاپس پتی، سبیا ساچی چٹرجی، انجانا محبوب، گلشن پروین اور امبیا خاتون اور کئی دوسرے وکلاء موجود تھے۔ سب نے کہا کہ اس طرح ہم تمام آزادی پسندوں کو خراج عقیدت پیش کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے ملک کی آزادی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ وکلاء ایسوسی ایشن نے افسوس کا اظہار کیا کہ اس سلسلے میں ہائی کورٹ انتظامیہ کی جانب سے تعاون نہ ہونے کی وجہ سے وہ پروگرام کا اہتمام نہیں کر سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ نمائش خودی رام کے مجسمے کے پاس بھی لگائی جائے گی۔ (نورالاسلام خان)

انجمن ترقی اردو ھند (مغربی بنگال) کے عہدے داران نے ڈاکٹر نعیم احمد، جنرل سیکرٹری دی مسلم انسٹی ٹیوٹ، کولکاتا کی خدمت میں گلہائے عقیدت اور شال پیش کیا۔ تصویر میں ڈاکٹر واصف اختر، ڈاکٹر نعیم احمد، محمد اظہار عالم، قرۃ العین ملک، غلام محمد وغیرہ دیکھے جاسکتے ہیں۔


**حج عمرہ زیارت**

**مدینہ ٹراویلس**

گرام + پوسٹ: چوہاٹی، تھانہ سنار پور، کولکاتا-149

گورنمنٹ رجسٹریشن نمبر IV1603-00060

امام حسین مظاہری - 9433542550/9830401057

حج، عمرہ کے لئے 100% بھروسہ مند ادارہ و معزز عالم و دانشوروں کے مشورے سے منضبط پورے طور پر گائیڈ کی رہنمائی میں چلنے والا ایک قابل اعتماد ادارہ

**آپ اگر 2026 سال میں فرض حج کے لئے روانہ ہونا چاہتے ہیں تو ملاقات کرسکتے ہیں**

اکتوبر کے مہینے میں پوجا کی چھٹی میں اسپیشل گرین پیکیج -/95,000 روپئے کا ہے

- مکہ و مدینہ ہوٹلوں کے نہایت ہی قریب رہنے کا انتظام
- 2 وقت بنگالی طرز کا مزیدار کھانے کا بندوبست، بوفے سسٹم کے اور صبح کا ناشتہ کا بھی بہتر انتظام ہوگا
- مکہ و مدینہ سبھی مقامات کی زیارتیں و پس منظر کا خوبصورت نظارہ
- ہر مہینے میں گروپ میں جانے کا انتظام
- خصوصی تحائف زم زم کا پانی، گائیڈ بک، سات دانے والی تسبیح، سائڈ بیگ، عطر
- 15 سے 17 دنوں کے لئے عمرہ۔ حج کا اسپیشل پیکیج -/95,000 روپئے مقرر

کم خرچ میں اعلیٰ معیار کی خدمات ہم لوگوں کا ہدف دنیا میں ہمارا ہدف ہے

**کم خرچ کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں**

- مفتی لیاقت صاحب (جوگدیا)
- حاجی عبدالرحمٰن صاحب (خاص ملک بروئی پور)
- حاجی کرم علی سردار (کمال غازی)
- حاجی نور محمد (ندیا، پلاسی)
- حاجی ابوطاہر (لال باغ، مرشد آباد)
- قاضی نذرالاسلام (بردوان ٹاؤن)

رمضان مہینے کے لئے عمرہ حج کی بکنگ چل رہی ہے

**ہر مہینے عمرہ گروپ کا انتظام ہے**

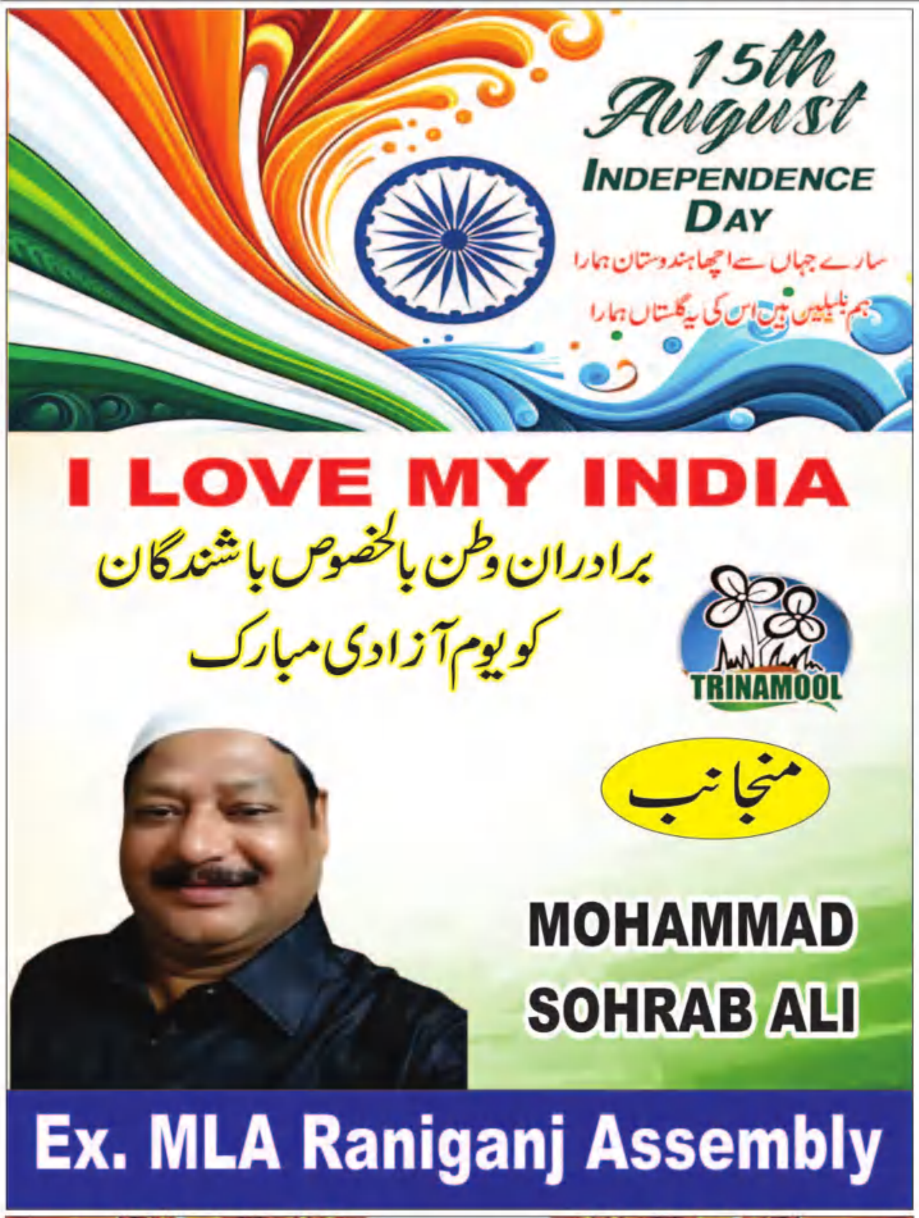


# رسول مکرم و معظم کا ۱۵ سو سالہ جشنِ ولادت کو یادگار و تاریخی بنایا جائے: مجلس علمائے اسلام

## محدثِ کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب کی سرپرستی میں کلکتہ و اطراف کے علماء و ائمہ کی ہوئی اہم میٹنگ

آقائے نامدار، وجہِ لیل ونہار، سرکارِ ابد قرار، دونوں عالم کے مالک ومختار، رسول مکرم ومعظم ? کے یومِ ولادت کے 1500 سال (قبلِ ہجرت 53 سال اور بعد ہجرت سے ابتک 1447 سال) سالِ رواں 1447 ھجری کے ماہِ ربیع الاوّل کے بارہویں تاریخ کو مکمل ہورہے ہیں۔ اس عظیم الشان اور تاریخی موقع کو یادگار بنانے کی غرض سے ملک بھر میں تحریک جاری ہے۔ بالخصوص رضا اکیڈمی کے بانی وروحِ رواں جناب الحاج محمد سعید نوری اس عظیم الشان اور بابرکت موقع سے فیضیابی کے حصول کیلئے مسلمانوں سے اس جشن کو بڑے تزک واحتشام سے منانے کی درخواست کررہے ہیں۔ اس سلسلے میں موصوف ملک کے مختلف علاقوں کا دورہ بھی کررہے ہیں۔

اسی عظیم الشان جشن یومِ ولادت کے پندرہ سو سالہ جشن کو تاریخی اور یادگار بنانے کی غرض سے عالم اسلام کی ایک انتہائی معتبر ومعمر شخصیت حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ المعروف بہ محمدثِ کبیر کی سرپرستی میں گذشتہ 13 اگست بروز بدھ بعد نماز ظہر حضرت مولانا روشن ضمیر نوری کی قیادت میں صوبہ مغربی بنگال میں جماعت اہلِ سنّت کی متحرک سماجی اور فلاحی تنظیم مجلسِ علمائے اسلام مغربی بنگال کی ایک انتہائی اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں شہرِ نشاط کولکاتا واطراف اور اضلاع سے کثیر تعداد میں علمائے کرام اور ائمہ عظام نے اپنی شرکت درج کرائی۔

مذکورہ میٹنگ میں جشن ولادت سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم الشان طریقے سے منائے جانے پر علمائے کرام نے مختلف تجاویز پیش کیے۔ دارین اکیڈمی کے بانی مفتی عبد المالک مصباحی نے کہا کہ صحاح ستہ میں سے جن کتابوں کا ترجمہ ابھی تک نہیں ہوا ہے اسے کردیا جائے۔ مولانا مشرف صاحب نے کہا کہ تمام مسلمان بارہویں شریف کے موقع پر اپنی گاڑیوں پر جشن آمد رسول کا جھنڈا لگائیں۔ مولانا غلام آسی مصباحی نے یہ تجویز رکھی کہ اس موقع پر محسن انسانیت نمبر کے نام سے سیرت مبارکہ پر مشتمل ایک کتاب شائع کرکے کثیر تعداد میں مسلمانوں کے گھروں تک پہنچایا جائے۔ مفتی رحمت علی مصباحی صاحب نے یہ مشورہ پیش کیا کہ سیرت النبی پر کام ہو اور ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہو۔ مفتی رفیق الاسلام مصباحی نے اس پر زور دیا کہ ملکی سطح کی کانفرنس ہو، متعدد خانقاہوں سے مشائخ مدعو کئے جائیں، قراءت اکیڈمی کے ڈائریکٹر مولانا روشن ضمیر صاحب نوری نے کہا کہ صحاح ستہ کا بنگلہ ترجمہ لکھا جائے اس کی اشاعت ان شاء اللہ تعالیٰ دارالترجمہ والنشر کولکاتا کی جانب سے ہوگی۔ ان کے علاوہ درجنوں علما نے اپنے قیمتی آرا سے نوازا۔ اخیر میں صدر مجلس مفتی مختار عالم رضوی نے اعلان کیا کہ تمام علمائے کرام کی قیمتی آرا سننے کے بعد یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ تمام طریقے سے آپ حضرات جلوس محمدی کو شاندار بنائیں، اس میں کثرت سے عوام کو شریک کریں، ان شاء اللہ بارہویں شریف کے بعد میلاد شریف کے مہینے میں ہی کلکتہ کے سب سے بڑے میدان میں ملکی سطح کی عظیم الشان کانفرنس ہوگی اور اسی میں محسن انسانیت نمبر کا اجرا ہوگا جس میں حضور محدث کبیر کی خصوصی آمد ہوگی۔ پھر حضور محدث کبیر نے تاریخ دینے کی حامی بھری اور مجلس کو نصیحت فرمائی کہ آپ لوگ نوجوان ہیں، کام کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں، پندرہ سو سالہ جشن ولادت سرکار کو خوب سے خوب تر بنائیں اور محسن انسانیت نمبر کو اپنے اپنے حلقوں میں زیادہ سے زیادہ تقسیم کریں، میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

قبل نماز عصر حضور محدث کبیر کی دعا پر نشست کا اختتام ہوا۔

اس اہم نشست میں ڈاکٹر صدر الاسلام مصباحی، ڈاکٹر علی رضا رضوی، مجلس علمائے کے صدر مفتی مختار عالم رضوی، مفتی رحمت علی مصباحی، مفتی عبد المالک مصباحی، مولانا شبیر ملک مصباحی، مولانا غلام آسی مصباحی، مولانا روشن ضمیر رضوی، مولانا احمد رضا مصباحی، مولانا رضوان ساحل برکاتی، مولانا فیض عالم مصباحی، مولانا مشرف حسین رضوی، مفتی توقیر المصطفیٰ ازہری، مفتی اشتیاق عالم مصباحی، مفتی رفیق الاسلام مصباحی، مفتی افضل حسین مصباحی، مولانا عمیم الزمان قادری، مولانا شمیم احمد فردوسی، مولانا نور عالم، مفتی محفوظ علیمی، مولانا غلام محمد مصباحی، مولانا غلام ربانی فیضی، قاری افروز عالم، قاری زین العابدین، قاری بشیر القادری، حافظ فیروز رضوی وغیرہ بنفسِ نفیس شریک تھے۔

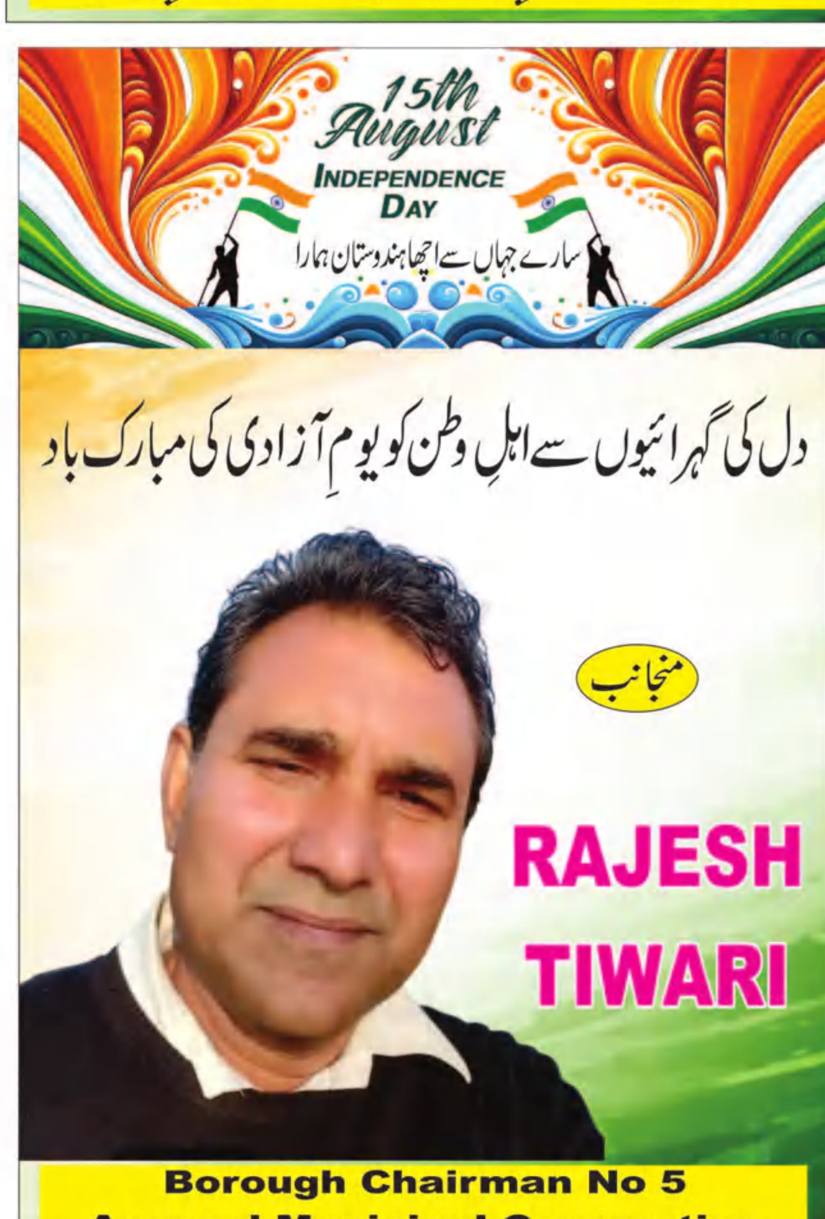

# ایتھلیٹ بینا مول کے کریئر کے دو ستون، محنت اور استقامت

نئی دہلی، 14اگست (یو این آئی) اپنے گاؤں میں بنیادی سہولیات کے فقدان کے باوجود وہ کامیابی کی چوٹی تک پہنچنے میں کامیاب رہنے والی ہندوستان کی لیجنڈری ایتھلیٹ بینا مول نے بھائی کے ساتھ مل کر بین الاقوامی ایونٹ میں تمغہ جیت کر تاریخ رقم کی۔ ہندستان کو اولمپکس میں بھلے ہی بڑی کامیابی نہیں ملی۔ زیادہ تر کھلاڑیوں کو کوالیفائی کرنا بھی مشکل لگتا تھا۔ سال 2000 خاصا مایوس کن ثابت ہوا تھا۔ تمام امیدیں دم توڑ گئیں، پھر اچانک ایک اسپرنٹر ابھری، جس نے پوری قوم کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی۔ وہ سرشار، باصلاحیت اور توجہ کا مرکز بنی۔ جب دوسرے ناکام رہے، تب بھی وہ اولمپکس کے سیمی فائنل تک پہنچنے میں کامیاب رہی۔ یہ کوئی آسان کارنامہ نہیں تھا، اگر چہ اس نے اولمپک تمغہ نہیں جیتا لیکن ان کی کارکردگی نے سب کو خوشی سے بھر دیا۔ وہ کوئی اور نہیں بلکہ کیرالہ کی چست اسپرنٹر کے ایم بینا مول ہیں۔

کے - ایم بینا مول کا پورا نام کلیاتھوکھوزی میتھیوز بینا مول ہے۔ ان کا تعلق ریاست کیرالہ سے ہے۔ بینا مول کی پیدائش 15اگست 1975 کو ہوئی۔ کیرالہ کے اڈوکی ضلع کے کومبیڈ ینجل نامی ایک چھوٹے سے گاؤں میں پرورش پانے والی بینا مول بچپن سے ہی ایتھلیٹ بننا چاہتی تھیں۔ بینا مول کا خاندان کھیلوں کے ہنر سے بھرا ہوا ہے۔ دونوں بچے، کے ایم بینا مول اور کے ایم بنو، مشہور کھلاڑی ہیں۔ بینا مول کے والدین نے ہمیشہ ان بہن بھائیوں کی ہر کوشش میں ساتھ دیا ہے۔ کے - ایم بینا مول کے والد کا تعلق کولم سے ہے اور ان کی والدہ کا تعلق ہندستانی ریاست تمل ناڈو کے کوئمبٹور سے ہے۔ والدین نے اپنے بچوں کو بہت چھوٹی عمر سے ہی تربیت دینا شروع کر دی تھی۔ دونوں بہن بھائیوں نے آس پاس کے گاؤں میں پڑھنا شروع کر دیا حالانکہ ان کے گاؤں میں کوئی سہولت نہیں تھی۔ اچھی سڑکوں کی کمی اور ٹرانسپورٹ کے محدود ذرائع نے ان کے لیے باقاعدگی سے سفر کرنا بہت مشکل بنا دیا۔ انہیں بچپن سے ہی سخت محنت کرنی پڑی۔ خوش قسمتی سے، جلد ہی ان کی محنت رنگ لائی۔ بینا مول نے اسکول میں رہتے ہوئے کئی ٹورنامنٹ جیتے تھے۔ انہوں نے پہلی بار 1991 میں قومی اسکولوں کے مقابلے میں شہرت حاصل کی۔ انہوں نے 1992 میں ایشین جونیئرز میں بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

کے ایم بینا مول کا تعلق کیرالہ کے اڈوکی ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں کمبوڈ ینجل سے ہے۔ وہ ایک متوسط کسان خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ کمبوڈ ینجل گاؤں ضلع میں اڈیمالی سے 20 کلومیٹر دور پہاڑیوں پر واقع ہے۔ یہاں کے زیادہ تر لوگ کسان ہیں اور چند دہائیاں قبل میدانی علاقوں سے آ کر آباد ہوئے ہیں۔ بینا نے بہت چھوٹی عمر میں کھیلوں میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ جب وہ پیراتھوڈ ہائی اسکول میں پڑھ رہی تھی، کوچ راجو نے اس کی صلاحیتوں کو پہچانا اور محنت اور مشق کے ذریعے اس کی صلاحیتوں کو نکھارنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ سال 1990 سے 1996 تک، انہوں نے جی وی میں کوچ پروشوتمن کے تحت تربیت حاصل کی۔ تروانت پورم میں راجہ اسپورٹس اسکول، 1991 نیشنل اسکول میٹ اور 1992 ایشین جونیئر میٹ میں حصہ لے کر لوگوں کی نظروں میں آئی۔ اس کے بعد انہوں نے قومی ریکارڈ بنایا اور سال 2000 میں سڈنی اولمپکس میں جانے کے لیے منتخب ہوئیں۔ وہاں وہ سیمی فائنل تک پہنچنے میں کامیاب ہوئیں۔ جکارتہ میں انہوں نے اسپرنٹ کوئین پی ٹی کا 400 میٹر کا ریکارڈ توڑا۔ اوشا اس کے بعد انہوں نے بوسان ایشین گیمز میں 2 گولڈ اور ایک سلور میڈل جیت کر شہرت حاصل کی۔ کے ایم بینا مول 2002 کے ایشین گیمز کی گولڈ میڈلسٹ رہی ہیں جنہوں نے 2000 میں اولمپک سیمی فائنل تک پہنچنے کا باوقار کارنامہ انجام دیا۔ پی ٹی اوشا کے بعد، وہ اپنے پسندیدہ ایونٹ - 800 میٹر میں سیمی فائنل کے لیے کوالیفائی کرنے والی دوسری ہندوستانی خاتون بنیں۔

بینا مول اور ان کے بھائی کے ایم بنو نے ایک اور بڑا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ وہ ہندوستانی کھیلوں میں پہلے ایسے بہن بھائی ہیں جنہوں نے ایک ہی بین الاقوامی ایونٹ میں تمغے جیتے ہیں۔ انہوں نے 2002 کے بوسان ایشین گیمز میں تمغے جیتے تھے۔ بینا مول نے نے خواتین کی 800 میٹر دوڑ میں طلائی تمغہ جیتا، جبکہ ان کے بھائی نے مردوں کے مقابلے میں کانسہ کا تمغہ جیتا تھا۔

اپنی بین الاقوامی کامیابیوں کے علاوہ، انہوں نے ہمیشہ قومی سطح پر بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ بینا مول نے 2000 کے سڈنی، آسٹریلیا میں منعقدہ اولمپکس میں ہندوستانی ایتھلیٹکس ٹیم کے لیے ایک سرپرائز پیکج کے طور پر ثابت کیا، جب انہوں نے 800 میٹر ہیٹ جیت کر سیمی فائنل کے لیے کوالیفائی کیا۔

سال 2000 کے اولمپکس میں ان کی شاندار کارکردگی کے بعد کے ایم بینا مول کی مقبولیت آسمان کو چھونے لگی۔ وہ اولمپک سیمی فائنل میں پہنچنے والی تیسری خاتون بن گئیں۔ اگرچہ وہ کوئی تمغہ نہیں جیت سکی لیکن انہوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بوسان ایشین گیمز ان کے لیے بہت اچھے تھے۔ انہوں نے ایک نہیں بلکہ دو گولڈ میڈل جیتے۔ انہوں نے خواتین کی 800 میٹر ریس اور خواتین کا ریلے بھی جیتی۔ سب سے خاص بات یہ تھی کہ ان کے بھائی کے ایم بنو بھی جیتنے والوں کی فہرست میں شامل تھے۔

بینا مول 2000 کے سمر اولمپکس کے دوران روشنی میں آئے۔ وہ پی ٹی اوشا اور شائنی ولسن کے علاوہ اولمپکس کے سیمی فائنل میں پہنچنے والی تیسری ہندوستانی خاتون تھیں۔ انہوں نے یہ کارنامہ 400 میٹر

# محمڈن کی جیت کا سلسلہ جاری

## بھوانی پور نے طاقتور یونائیٹیڈ کولکاتا کو شکست دی

کولکاتا، 14راگست: محمڈن اسپورٹنگ کلب نے آخری میچ میں سدرن سمیتی کو شکست دے کر جاری کلکتہ لیگ میں اپنی پہلی جیت حاصل کی۔ مہراج الدین واڈو کے لڑکوں نے جمعرات کو سری بھومی کے خلاف جیت کا سلسلہ جاری رکھا۔ محمڈن بریگیڈ نے طاقتور سری بھومی کو 3-1 سے شکست دی تھی۔ ایک اور میچ میں بھوانی پور نے طاقتور یونائیٹڈ کلکتہ کو شکست دی۔ بیرک پور اسٹیڈیم میں آج سری بھومی سے ہارنے کے بعد محمڈن کو کافی محنت کرنی پڑی۔ اگرچہ سفید اور سیاہ کی ٹیم نے 18 ویں منٹ میں شیوا منڈی کے گول سے برتری حاصل کر لی لیکن یہ خوشی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔ اگلے ہی منٹ میں سری بھومی کے لیے اریترا گھوش نے برابری کر دی۔ اس کے بعد دونوں ٹیموں نے ٹیکٹیکل فٹ بال کھیلا۔ دونوں ٹیموں کو کچھ مواقع ملے۔ اگرچہ ان کی جانب سے کوئی گول نہیں کیا گیا۔ دونوں ٹیمیں 1-1 سے اسکور لائن پر بریک میں چلی گئیں۔ دوسرے ہاف میں دونوں ٹیموں نے برابر فٹ بال کھیلا۔ تاہم 78 ویں منٹ میں لالتھانکیما کے گول نے محمڈن کے لیے وقفہ بڑھا دیا۔ کھیل کے بالکل اختتام پر، ایڈیسن سنگھ نے اضافی وقت میں سری بھومی کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔ اس فتح کے ساتھ ہی بلیک اینڈ وائٹ بریگیڈ نے ڈومیسٹک لیگ میں دوسری جیت حاصل کی۔ آج ایک اور میچ میں یونائیٹڈ کلکتہ کا مقابلہ بھوانی پور کلب سے کلیانی اسٹیڈیم میں ہوا۔ بھوانی پور کلب نے گروپ بی میں لیگ ٹیبل میں سرفہرست یونائیٹڈ کلکتہ کو 2-1 سے شکست دی۔ ایک اور میچ میں یونائیٹڈ ایس سی نے سدرن سمیتی کو 2-0 سے شکست دی۔

# ایشیا کپ میں ہندوستانی اسپن اٹیک کیسا رہے گا؟

نئی دہلی، 14اگست (یو این آئی) کرکٹ شائقین کی نظریں جب ایشیا کپ 2025 میں ٹی 20 ورلڈ کپ چیمپئن ہندوستان پر ہوں گی تو ایک اہم سوال یہ ہوگا کہ کون سے اسپنر اس ٹورنامنٹ میں اپنی گوگلیوں اور کیرم گیندوں سے مخالف ٹیم کو بکھیرنے کی پوری کوشش کریں گے؟ کیا کلدیپ یادو کی کلائی کا جادو پھر سے کام کرے گا یا ورون چکرورتی کی پراسرار گیندیں بلے بازوں کے لیے ایک بار پھر خطرناک صورتحال پیدا کر دیں گی؟ اگرچہ کھیلنے کا عمل بعد میں ہوتا ہے، پہلے ٹیم کا انتخاب ہوتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ کیا روی بشنوئی، سائی کشور اور گویش راٹھی جیسے نوجوان کھلاڑیوں کو بھی ٹیم سلیکشن کے اس مشکل، پیچیدہ اور جوابدہی کا تاج پہنانے کے عمل میں موقع ملے گا، یا پھر ہندوستان پھر سے فیلڈ بیلنسنگ کے تجربے اور نوجوانوں کے جوش و جذبے سے کام لے گا۔ آیئے کرکٹ کی اس بساط پر ہندوستانی اسپن حملے کی حکمت عملیوں کو ڈی کوڈ کرتے ہیں۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ ایشیا کپ میں ہندوستانی ٹیم کی پلیئنگ الیون میں سب سے پہلے کون سا اسپنر ہوگا، تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ورون اس پوزیشن کے مضبوط دعویداروں میں سے ایک ہوں گے۔ جنوبی افریقہ کے دورے (نومبر 2024) سے ہندوستانی ٹیم میں واپسی کے بعد انہوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس دوران وہ چار میچوں کی ٹی۔ ٹوئنٹی سیریز میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے بولر (12) تھے۔ اس سیریز میں انہوں نے دو طرفہ ٹی۔ ٹوئنٹی سیریز میں ہندوستان کے لیے سب سے زیادہ وکٹیں لینے کا سابقہ ریکارڈ توڑا۔ اس کے بعد انہوں نے انگلینڈ کے خلاف ٹی ٹوئنٹی سیریز میں پانچ میچوں میں 14 وکٹیں حاصل کیں۔ ٹی۔ ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے بعد سے ورون نے کل 12 میچ کھیلے ہیں اور کل 31 وکٹیں حاصل کی ہیں۔

اس شاندار کارکردگی کا نتیجہ ہے کہ وہ آئی سی سی کی ٹی ٹوئنٹی میں ٹاپ باؤلرز کی فہرست میں چوتھے نمبر پر ہیں۔ آئی پی ایل 2025 میں بھی انہوں نے 13 میچوں میں 17 وکٹیں حاصل کیں۔ اس کے ساتھ، انہوں نے ٹی این پی ایل میں اچھی گیند بازی کی اور 10 وکٹیں حاصل کیں۔

کلدیپ کو ہندوستانی ٹیم کے اہم اسپنروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ کلدیپ نے ٹی۔ ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے بعد سے ہندوستان کے لیے ایک بھی ٹی۔ ٹوئنٹی میچ نہیں کھیلا ہے۔ ہرنیا کی سرجری کے علاوہ انہیں کچھ معمولی چوٹیں بھی آ ئیں۔ آئی پی ایل میں انہوں نے کل 15 وکٹیں حاصل کیں اور شاندار واپسی کی۔ اب وہ پوری طرح فٹ ہے۔ اگرچہ انہوں نے ہندوستان کے دورہ انگلینڈ کے دوران کوئی میچ نہیں کھیلا لیکن وہ مکمل طور پر فٹ تھے۔ اس میں بہت کم شک ہے کہ وہ ایشیا کپ میں ہندوستانی ٹیم کے اسپن اٹیک کا حصہ نہیں ہوں گے۔

تاہم، کلدیپ کے انتخاب میں ایک بڑا چیلنج یہ ہے کہ کیا ٹیم دو اسپن آل راؤنڈرز (اکشر پٹیل اور واشنگٹن سندر) کے ساتھ جائے گی۔ ایک اور اسٹریٹجک سوال یہ ہے کہ کیا ہندوستانی ٹیم چار اسپنرز کے ساتھ کھیلنے کا خطرہ مول لے گی، جو صرف اسپن دوست پچوں پر ہی ممکن ہوگا۔ اس کے علاوہ ایک طریقہ یہ ہے کہ ورون کی جگہ کلدیپ کو ٹیم میں موقع دیا جائے، لیکن ورون کی فارم کو دیکھتے ہوئے ایسا ہونے کے امکانات بہت کم ہیں۔

☆

مغربی بنگال اردو اکاڈمی
محکمہ اقلیتی امور و مدرسہ تعلیم، حکومت مغربی بنگال
کی جانب سے
آج
جشنِ آزادی کے موقع پر
تہنیتی تقریب اور محفل مشاعرہ
بروز جمعہ، ۱۵راگست، ۲۰۲۵ء، شام ۴ بجے
بمقام: مولانا ابوالکلام آزاد آڈیٹوریم مغربی بنگال اردو اکاڈمی
تہنیتی تقریب
صدارت: جناب محمد ندیم الحق (ایم پی) وائس چیئرمین، مغربی بنگال اردو اکاڈمی
خیر مقدمی کلمات: جناب سید محمد شہاب الدین حیدر، چیئرمین فنکشن سب کمیٹی
نظامت: ڈاکٹر دبیر احمد، چیئرمین، ایوارڈ سب کمیٹی
مشاعرہ
صدارت: جناب حلیم صابر | شعرا | نظامت: جناب نسیم فائق
جناب انجم عظیم آبادی | جناب انور حسین انجم | جناب مشاق ہاشمی | جناب مبارک علی مبارکی
جناب احمد معراج | محترمہ نادرہ ناز | محترمہ فرزانہ پروین | جناب فہد پاشا
محفل مشاعرہ
صدارت: ڈاکٹر صابرہ خاتون حنا
نظامت: محترمہ شازیہ نیازی
محترمہ صفیہ حسن | محترمہ غزالہ تبسم | محترمہ طلعت انجم فخر | محترمہ زارا آفرین | محترمہ نگار آرا
بمقام: ملٹی پرپز بلڈنگ مغربی بنگال اردو اکاڈمی، آسنسول، شام ۴ بجے
آپ سے شرکت کی مودبانہ درخواست ہے۔
نزہت زینب، ڈبلو بی سی ایس (ایکزیکٹیو) سکریٹری، مغربی بنگال اردو اکاڈمی

HOTEL Crestwood
A luxury budget destination
Indulge In The
BEST CONVENIENCE
Centrally located
3 Star Property
Conference hall
Banquet hall
Doctor's on call
In-house Restaurant
Wifi System
FOR BOOKING : 9836183014
Reception : (033) 2290 3052 / 81000 22214
Email : crestwood@hotelcrestwood.com www.hotelcrestwood.com
8A, Mrigendralal Mitter Road, (Near Park Circus 7 Pt. Crossing) Kolkata- 700 017

OPENING
SHORTYLY
OF
OUR NEW OFFICE
KOLKATA TOURS & TRAVELS (I) PVT. LTD.
At
SILCHAR (ASSAM) BAREK VALLEY
We welcome All our customers in this Auspicious occassion
OUR SERVICES
HAJ PACKAGE, UMRAH PACKAGE,
ZIYARAT PACKAGE
INTERNATIONAL & DOMESTIC PACKAGE
TICKET, VISA, FOREX, CAR RENTAL,
MANPOWER CONSULTANT
OUR HEAD OFFICE
KOLKATA TOURS & TRAVELS (I) PVT. LTD.
Recognised by Ministry of Minority Affairs (Hajj) Govt. of India
MOB: 9830146833 | 9330689678 | 7896414910 | 033-22836018
NORTH EAST BRANCH OFFICE : H. No.33, Elora Upa Path, Hatigoan Beltola, Sanjogi Path (Abdul Hamid Residence, Guwahati, Assam (Pin - 781038)
HEAD OFFICE : 209, A.J.C. BOSE ROAD, KARNANI ESTATE
1st, Floor Office No.6, Kolkata-700 017
E-mail:ktt_in@hotmail.com | kttguw@gmail.com • Website : www.kolkatatours.net

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804
پرنٹرو پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/ چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔-(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804